جملہ حقوق محفوظ

سرگذشت مرد خسیس

مترجمہ

مرزا جعفر قراجہ داغی

بہ اضافۂ

تمہید۔ مقدمہ و حلِ لغات

از

جناب قاضی فضل حق صاحب ایم اے۔ منشی فاضل۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لنڈن)
لکچرار گورنمنٹ کالج و پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۹۲۵ء

بفرمائش شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

(قیمت فی جلد ۱۲؍) (طبع سوم ۱۰۰۰)

از دیباچہ طبع اوّل

بیا تا گل برافشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح نو در اندازیم

یہ عام شکایت ہے۔ کہ فارسی زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں۔ جن کی زبان دلچسپ اور مضمون پسند ہو۔ اور جو تفنّن طبع کے لئے مفید ہو سکیں درسی کتابیں مشکل ترکیبوں۔ مغلق الفاظ اور پیچ در پیچ فقرات کی بھرمار کی وجہ سے یہ غرض پوری نہیں کر سکتیں۔ کالجوں اور مدرسوں کے طالب علم سوائے مروجہ نصابوں کے (جو انہیں امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے خواہ مخواہ پڑھنے ہی پڑتے ہیں) دوسری کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ اس لئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے جو دلچسپ اور آسان زبان میں لکھی ہوئی ہوں۔ تاکہ طالب علم دماغ پر زیادہ زور ڈالے بغیر فارسی زبان میں مہارت حاصل کر سکیں +

علاوہ ازیں ایران کی جدید زبان تکلمی، کتابی زبان سے بہت مختلف ہے۔ اور اہل زبان کتابی فارسی دان کی زبان سنکر ہنسی اُڑاتے ہیں۔ کیونکہ جو فارسی ہم ہندوستان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں وہ قریباً آٹھ نو سو سال پہلے کی زبان ہے اور آج تک خصوصاً گذشتہ ایک صدی سے، اس میں بہت تبدیلیاں

M.A.LIBRARY, A.M.U.
PE2350
۶۸۶

مقدمۂ ناشر

فنِ تمثیل

تعریف:- تمثیل کے لغوی معنی "صورت بستن پیکر کسے را بہ نگاشتن وجز آں"[۱] اور اصطلاح میں اس فن کا نام ہے جس میں کسی حکایت یا واقعۂ تاریخی کے افراد متعلقہ کے لباس، طرزِ کلام اور لہجہ کی بذریعہ اشخاص ہوبہو نقل اُتاری جائے۔ ایسے اشخاص کو ممثل کہتے ہیں۔

اس فن کو تقلید بھی کہتے ہیں۔ مولانا غنیمتؒ مقلدوں کی ایک جماعت کے متعلق یوں حوالۂ قلم فرماتے ہیں:-[۲]

بہ فنِ خویشتن استاد ہر یک | گہے مرد و گہے زن گاہ طفلک
گہے سناسیان مو پریشاں | گہے اسلامیاں اہلِ ایماں
گہے در غربت و گاہے بہ شنگی | گہے کشمیری و گاہے فرنگی
گہے دہقان زن و گہ پیر دہقاں | گہے گبر مشش نامسلماں
گہے رنگ باز زن نوزادہ بر رو | بدست دایہ گریاں زادہ او

۱؎ منتہی الارب جلد چہارم۔
۲؎ نیرنگ عشق مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۰-۲۱

بہر رنگے کہ گوئی عشوہ بازند   زہر قومے کہ خواہی جادہ سازند

فن تمثیل کا آغاز یقینی طور پر یہ کہنا کہ اس فن کا رواج ارتقائے تمدن کے کس درجہ میں اور کب ہوا بہت مشکل ہے لیکن چونکہ اس فن کی غرض اُولے (کم از کم اس کے ابتدائی مدارج میں) لہو و لعب اور تفنن طبع ہے - اور لہو و لعب کی طرف میلان قدرتاً طبیعت انسانی میں پایا جاتا ہے - اس لئے یہ فن کسی نہ کسی حالت میں قریباً ہر قوم اور اس کے ارتقا کے ہر ایک زمانہ میں موجود رہا ہے - اور اس فن کی ترقی تہذیب قوم کی ترقی کے ہمدوش رہی ہے - الّا اس صورت میں کہ مذہب یا حکومت (جو تغیّر رسوم و رواج کے سب سے بڑے باعث ہوتے ہیں) اس کی ترقی کے مانع نہ ہوئے ہوں +

تمثیل و اقوام آریہ آریہ نسل کی قوموں نے اس فن کو ہمیشہ سے اپنی مذہبی قومی اور ملّی ہستی کا ایک لازمہ قرار دے رکھا ہے - بلکہ یہاں تک کہ مذہبی و ملّی روائیتوں کے تحفظ، جذبات حب قومی کے ہیجان، اور رسوم و رواج و اخلاق و تمدّن کی اصلاح میں اس فن کی مدد سے اُنھوں نے معتدبہ کام لئے ہیں +

تمثیل اور اہل فرنگ اہل فرنگ جو آج تہذیب و تمدّن کی علم برداری کے مدعی ہیں، نے اسے فنون لطیفہ میں شمار کیا - اور اس قدر رواج دیا ہے کہ وہ ان کی حیات ملّی میں ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے +

تمثیل و اقوام سامیہ لیکن سامی قوموں نے کبھی اس فن کی پرورش اور ترقی میں [illegible] نہیں کیا ۱

ان کے ہاں اپنی قدرتی اور ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکا ان قوموں کی تاریخ اور ان کا علم ادب اس فن کے ذکر سے بالکل خالی ہے۔

تمثیل اور اہل عرب عربوں کے وسیع علم ادب سے بھی یہ نہیں معلوم ہو سکتا۔ کہ کسی زمانہ میں یہ فن سوائے ابتدائی حالت کے ان کے ہاں مروج رہا ہو۔

تمثیل و اسلام لیکن اسلام کے بعد اگر اس فن سے اہل عرب نے بے اعتنائی کی تو اس کی وجہ صاف اور صریح ہے۔ مسلمان مذہب کو اپنی قومیت سے جدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تمدن ان کے مذہب سے علیحدہ نہیں۔ ان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں مذہب ہی کا رنگ غالب ہے۔ اس لئے ان کا تدین بہت حد تک اس فن کی ترقی میں سدّ راہ رہا۔

چونکہ ایک پکا مسلمان لہو و لعب کو لغو سمجھتا ہے۔ اور "و اذا مرّوا باللغو مرّوا کراما" کے مفہوم کے مطابق اسے خلاف عبودیت رحمٰن ماننے پر مجبور ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے رواج سے سخت متنفر ہے۔ مزید براں ایک حدیث نبوی کا مفاد یہ ہے کہ "مردوں کے سوانگ بھرنے والی عورتیں۔ اور عورتوں کا سوانگ بھرنے والے مرد دونوں لعنتی ہیں" [1] اس لئے کچھ تعجب نہیں اگر ان کا بیشتہ ادب بھی اس نقص سے بالکل خالی ہو۔

---

[1] لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال (مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الترجل صفحہ ۳۸۲)۔

تمثیل و اہل ایران — اہل ایران جو اسلام قبول کرنے کے بعد خوشہ چین تہذیب عرب تھے اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اور انہوں نے بھی اپنے استادوں (اہل عرب) کا اقتدا کیا۔

یہ بتلانا مشکل ہے کہ اسلام سے پہلے ایران میں اس کا رواج تھا یا نہیں۔ اور اگر تھا تو کس حد تک کیونکہ مسلمانوں سے پہلے کا فارسی علم ادب قریباً معدوم ہے۔ اور جو کچھ موجود ہے وہ اس بارے میں بالکل ساکت ہے۔

تاہم یہ فن حالت "طفولیت" میں اب بھی وہاں موجود ہے۔ اور اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) تمثیل انفرادی۔
(۲) تمثیل مجلسی۔

تمثیل انفرادی — اس میں صرف ایک ہی شخص کسی خاص واقعہ یا حکایت کو (خواہ نثر میں ہو یا نظم میں) اس طریق پر نقل کر کے بیان کرتا ہے گویا اصلی افراد قصہ کی روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے۔ اور وہ خود آپ بیتی بیان کر رہا ہے۔

مولانا آزاد مرحوم ایک ایسے "ممثل" کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں[1]:۔

۱؎ سخندان پارس صفحہ ۱۵۱۔

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئے گا۔ کہ سرو قد کھڑا داستان کہہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر مطلب کو نہائیت فصاحت کے ساتھ نظم ونثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے۔ کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکے یا غصّہ کے موقعہ پر شیر کی طرح بپھر کھڑا ہوتا ہے۔ خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں۔ غرضیکہ غیظ وغضب، عیش وطرب یا غم والم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت میں بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہئیے کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھئیٹر میں ایک سنگت کر سکتی ہے۔"

ایسے ممثلوں کو "قصہ خوان" کہتے ہیں۔

سرجان مالکم صاحب اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں[۱]:۔

"از اسباب واوضاع سلطنت ایران یکے قصہ خوان است کہ آں را نقال شاہ گویند۔ صاحب ایں منصب شخصے باخبر از تواریخ ومستحضر از اخبار واشعار نوادر ونکات وقبیقہ باب ونکتہ سنج باید۔ ایرانیاں اسباب تماشا بسیار دارند لیکن بلغے

---

[۱] ترجمہ مرزا حیرت جلد دوم صفحہ ۱۵ – ۱۶۔

"تقلید در فرنگستان رسم است ندارند۔ مگر قصہ خوانان ایشان کہ شخص واحد در حین تقریر حکایاتِ مجلس[1] بالتمام ہستند از تبدیل حرکات و تغیر آواز بمقتضائے حالت اشخاص مختلفہ در حالات عدیدہ مثل غضب و حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی امارت و چاکری فرمانبرداری و فرمانروائی در ہر شخص واحد دیدہ مے شود" ۔

یہ قصہ خوان خاص طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسل ان کا پیشہ یہی ہوتا ہے۔ بیاہ شادی، ختنہ اور دیگر تقریبات مسرت میں ان کا وجود لازمی شمار ہوتا ہے ۔

یہ قصے عموماً نثر و نظم دونوں میں ہوتے ہیں۔ نثر کا حصہ تحت اللفظ میں تمثیلی طرز میں ادا کیا جاتا ہے اور نظم کو مزامیر کے ساتھ گا کر سناتے ہیں۔ زبان اکثر سوقی ہوتی ہے۔ انہیں ہمارے ہاں کے "ڈھاڑیاں"[2] یا واریں گانے والے مراثیوں کا جیبوروں کا بدل سمجھو ۔

بعض قصہ خوان کسی خاص قصہ کے ادا کرنے میں ماہر ہوتے ہیں مثلاً "شاہنامہ خوان"، "کوراوغلی خوان"[3] ۔

"روضہ خوان" جیسے ہندوستان میں مرثیہ خوان یا سوز خوان

---

[1] لیپتی ۔

[2] مثلاً "نادر شاہ دی پوڑھی"، "چٹھیاں دی"، "دُلّے بھٹی دی وار" اور "جمیل فنا دی وار" وغیرہ ۔

[3] کوراوغلی ایک ڈاکو کا نام تھا۔ جس کے کارنامے قصہ خوان لوگوں کو سناتے پھرتے ہیں ۔

کہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک مذہبی کڑی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایام محرم میں واقعات شہادت امام مظلوم کو اسی تمثیلی رنگ میں پڑھکر سامعین کو مصروف نوحہ و بکا رکھتے ہیں +

تمثیل مجلسی } اس میں ایک سنگت یا جماعت افراد قصہ کی نقل اُتار کر قصے کو سامعین کے سامنے بیان کرتی ہے۔ اسے تماشاچی، یا عاشق یا لوطی[1] کہتے ہیں۔ اس سنگت میں بہت سے نقال ہوتے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مزامیر کے ساتھ گاتے بھی ہیں۔ مداری۔ بازیگر میموں باز۔ خرس باز کبھی اجزاء مجلسی ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے اور اپنے جانوروں کے کرتب و کھلاتے ہیں +

تعزیہ } ملک ایران میں ایام ماہ محرم میں جو امام معصوم و دیگر اہل بیت کی شہادت کے واقعہ ہائلہ کی یاد تازہ کرنے اور واقعہ کربلا کو زیادہ موثر طور پر بیان کرنے کے لئے مجالس تعزیہ یا با الفاظ دیگر تماشائے تعزیہ کا عام رواج ہے یہ بھی مذہبی تمثیل (مصائبیہ) کا قائم مقام ہے۔ لیکن اس میں کوئی مستقل تمثیل گاہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پردے اور منظر ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک وسیع میدان کے وسط میں تیس چالیس گز مربع چھ فٹ بلند چبوترہ (جسے دسکو کہتے ہیں) بنایا جاتا ہے۔ اس کے گرد اگرد دس فٹ چوڑا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مقلدین

---

[1] ایران کے جدید محاورے میں رند۔ بیباک۔ اوباش۔ بازاری اور گنڈے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +

[2] ٹریجڈی [3] سٹیج [4] سین +

جو اس میں حصّہ لینے والے ہوتے ہیں اپنی نقل و حرکت بخوبی کر سکیں +
رستے کے چاروں طرف عورتوں اور مردوں کی نشست کے لئے
(جو تعزیہ کی رات کو جوق در جوق آجاتے ہیں) علیحدہ علیحدہ مضبوط
رسّوں کے حلقے بنائے جاتے ہیں اور ان میں جانے کے لئے رستے بھی
الگ الگ ہوتے ہیں +

جب سب لوگ آچکتے ہیں تو ایک توپ داغی جاتی ہے۔
جس سے تماشہ کے آغاز کا اعلان ہو جاتا ہے۔ اس میں سب
سے اوّل سقوں کی ٹولی آتی ہے۔ یہ لوگ پانی سے بھری مشکیں اٹھائے
اپنے اپنے کرتب دکھاتے ہوتے "دریا دلب تشنہ کربلا" کے نعرے لگاتے
ہوئے جاتے ہیں۔ یہ نظارہ امام شہید کی تشنگی کے دلخراش واقعہ کی اس
طرح یاد دلاتا ہے کہ اس سے حاضرین کے نوحہ و بکا، جوش و خروش
کی انتہا نہیں رہتی۔ "ہائے حسین وائے حسین" کے نعروں اور سینہ کوبی
کی آواز سے آسمان گونج اٹھتا ہے۔ پھر تعزیے کے افراد (جن میں
رسالت مآب۔ دیگر انبیائے عظام۔ ملائکہ۔ اہل بیت۔ نبوی۔ معاویہ
یزید۔ شمر وغیرہ کے ممثل ہوتے ہیں) داخل ہوتے ہیں۔ پیغمبروں۔ فرشتوں اور
مستورات کے ممثل ہمیشہ نقاب پوش ہوتے ہیں۔ شمر و یزید کے سوانگ
حاضرین کی لعنت و نفرت کے مرکز ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پہ
عملی نفرت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے اکثر ان ممثلوں کی جان
کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کام کے واسطے قید خانے سے مجرم
انتخاب کئے جاتے ہیں۔ سب ممثل مناسب حال لباس و اسلحہ میں سجے
ایک ہی جگہ سکو پہ بیٹھے یا کھڑے ہوتے ہیں۔ اثنائے تماشا میں اگر لباس

تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مدبر[1] مصطبہ جسے اُستاد کہتے ہیں۔ اس کام میں مدد دیتا ہے۔

ہر ایک ممثّل کے پاس اس کا "حصہ[2]" نظم میں لکھا ہُوا موجود ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھُول جاتا ہے سامعین کے سامنے ہی جھٹ اس کاغذ کو دیکھ کر حافظہ کو تازہ کر لیتا ہے بعض اوقات اُستاد بھی جس کے ہاتھ میں سارا نسخہ موجود ہوتا ہے اسے "لقمہ[3]" دے دیتا ہے۔

اس اہتمام سے ماہ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں واقعۂ کربلا کی تمثیل دکھائی جاتی ہے۔

چونکہ اس تمثیل کا محرک جذبۂ مذہبی ہے اور بطور فن کے اس کو نہیں سیکھا جاتا۔ اس لئے اس کے مقلد اکثر نکات فن میں بالکل کچے ہوتے ہیں۔

لڑکوں اور مستورات کے سوانگ اکثر بے ریش اور معصوم بچے بنتے ہیں۔ جو عموماً امرا و متموّل لوگوں کی اولاد ہوتے ہیں۔ اور تبرکاً اس تماشے میں حصہ لیتے ہیں۔

تمثیل کنونی (حالیہ)

ممالک اسلامیہ میں فن تمثیل صرف مذکورہ بالا حالتوں میں پایا جاتا تھا کسی نے اس کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ لیکن قفقاز اور ملحقہ علاقوں کے سلطنت روس میں شامل ہوتے ہی شہر

---

[1] سٹیج منیجر۔ [2] پارٹ۔ [3] پرامٹ کرنا۔

تفلس میں جو ان علاقوں کا شہر حاکم نشین ہے۔ روسی حاکم ایم وارنسوف نے سنہ ۱۲۶۶ھ (سنہ ۱۸۵۰ء) میں منجملہ دیگر اصلاحات کے اہل شہر کی تفریح طبع کے لئے ایک "تماشا خانہ" بھی قائم کیا جہاں روسی و دیگر فرنگستانی زبانوں کی تمثیلیں تربیت یافتہ مقلدوں کے ذریعہ نقل ہونی شروع ہوئیں۔ شہنشاہ ایران ناصر الدین شاہ قاچار نے اپنے سفرنامہ میں اس تماشا خانے کا حال ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"درمیانہ مختصر است سفید کاری۔ یک چہل چراغ برنز[2] داشت کہ با گاز[3] روشن بود۔ تماشا خانہ از صاحب منصبان روس وغیرہ پر بود۔ بہ ہمہ جہت دویست نفر آدم مے گیرد۔ موزیکہ[4] خوب زدند۔ بعد پردہ بالا رفت۔ چند الفت دادند۔ بزبان روسی حرف مے زدند۔ خوب خواندند۔ بازی و رقص و حکایات خوب نشان دادند۔ بسیار بامزہ و باخندہ بود۔ زنہا و جوانان روسی خوب و خوشگل بودند۔ یک زن رقاصۂ فرانسہ ہم بود۔ بسیار خوشگل وخوب مے رقصید۔ دو سال است۔ اینجا آمدہ"

مختصر یہ کہ فرنگستان کے بکثرت کردار اور مہذب نظاروں نے قفقازیوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان تماشوں کی دلچسپی اور دلآویزی کا یہاں تک اثر پڑا کہ انہیں اپنے ملکی ذرائع تفریح پھوندے معلوم ہونے لگے۔

---

[1] روسی۔ [2] ایک دھات ہوتی ہے۔
[3] گیس۔ [4] بینڈ۔

مردخسیس وغیرہ کا اصلی مصنّف اور اس کی تصنیف کی وجہ

چنانچہ مذکورہ بالا تمثیلات کا اثر سب سے زیادہ مرزا فتح علی اخونزادہ کے دل پر ہوا۔ یہ شخص تاتاری النسل تھا اور اس کے آباؤ اجداد کا وطن قراچہ داغ تھا۔ اس کا والد دربند میں پیشۂ معلمی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اخونزادہ (اخوند زادہ) کے لقب سے ملقب ہے۔ روسی رعایا ہونے کی حیثیت سے وہ روسی فوج میں داخل ہو گیا تھا۔ اس نے علوم مروجہ میں بہت اعلیٰ تعلیم پائی تھی۔ اور فرنگستانی رسوم و آداب کا بہت شیدا تھا۔ اپنی قوم اور اس کی کمزوریوں کا نبض شناس بھی تھا۔

اس نے روسی تماشاخانہ تفلیس کی کامیابی اور فوائد سے متاثر ہو کر آذری ترکی میں (جو فارسی اور ترکی سے معجون مرکب ہے) ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اس تماشاخانے میں نقل کئے جانے کی امید پر لکھیں جن کے نام بقید سنہ تالیف درج ذیل ہیں:-

(۱) ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر۔ سنہ ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء)
(۲) موسیو ژوردان۔ سنہ ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء)
(۳) خرس قولدورباسان۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۱ء)
(۴) وزیر خان سراب۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۱ء)
(۵) مردخسیس۔ سنہ ۱۲۶۹ھ (۱۸۵۲ء)
(۶) وکلائے مرافعہ۔ سنہ ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ (۱۸۵۹ء) میں یکجائی طور پر تفلس میں بنام "تمثیلات و دیوان مرزا فتح علی اخون زادہ" چھپوا کر شائع کیا اور اپنے افسر جنرل بریاتنسکی کے نام پر معنون کیا۔

ہم یہاں پر مصنف کی تمہید کا فارسی ترجمہ تمام و کمال نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے کن فوائد کو مد نظر رکھ کر ان کے لکھنے کیلئے قلم اٹھایا تھا۔ وھو ھذا:۔

در طبیعت ایشان دو خاصیت عمدہ نہادہ شدہ یکے غم و دیگر فرح۔ گریہ علامت غم۔ خندہ نمونۂ فرح است۔ گاہے وقوع مصائب و صدور مفرحات و گاہے تقریر و تحریر آنہا این دو حالت را در مزاج ایشان ظاہر مے کند۔ در صورت تقریر و تحریر عمدہ مؤثر برائے غم و فرح و گریہ و خندہ وضع حکایت است۔ اکثر اوقات از حکایاتے کہ بوضع ناموفق مذکور شدہ است آدم متاثر نمے شود۔ لیکن ہماں مصیبت را بوضع پسندیدہ علیحدہ کہ نقل نمایند کما ینبغی تاثیر مے بخشد۔ چنانچہ در مجالس روضہ خوانان ناقص و کامل این ہر دو کیفیت مکرر مشاہدہ شدہ۔ اگر نقل مصیبتے یا بہجتے کہ از طبائع و اخلاق بشریت مذاکرہ مے شود۔ کما ہی و فی الواقع مذکور شدہ بطبیعت مستمع مقبول و

۱؎ ٹریجڈی۔ ۲؎ کومیڈی۔

موثر بیفتد۔ واضع و مصنف ہماں نقل را حکیم روشن روان و
عارف طبائع انسانی مے گویند و ناقل کامل آں سخن گوئے کامل۔
فائدہ نقل مصیبت و بہجت بیان کردن اخلاق و خواص بنی نوع
بشر است کہ مستمع بخوبیہائے آں خوشحال و عامل و از بدیہائے
آں متاذی و غافل گردد۔ و ہم نفس امارہ از اشتغال ایں
قسم حکایت متلذذ شدہ بجلب سرور معاصی و مناہی میل
نکند۔

در ممالک فرنگستان ارباب عقول سلیمہ بفوائد ایں عمل
برخوردار شدہ از عصرہائے قدیم در شہرہائے عظیم عمارات
عالیہ باسم تیاٹر[1] برپا کردہ۔ گاہ کیفیت مصیبت و گاہے
کیفیت بہجت را بواسطہ تشبیہات اظہار مے نمائند۔

درمیان ملت اسلام تا ایں زمان ہمیں نقل مصیبت[2]
متداول بودہ ایں ہم بواسطہ تشبیہ و تقریر در کمال نقصان
متصور۔ یعنی اولاً وضع انشائے مصائب موافق واقع و
مطابق طبع انسانی بعمل نیامدہ۔ ثانیاً ناقلان آں از روئے
بصیرت تربیت نہ شدہ ہر کس بسر خود بایں امر اقدام کردہ
از لوازمات جاہل و از شرائط آں غافل است۔ ثالثاً
برائے اجرائے ایں امر عظیم درمیان ملت اسلام ہرگز تدارکاتے
مہیا نیست۔ بنا بریں کیفیت تشبیہات کہ یکے از لوازم
دنیا است در غایت رکاکت ظہورے کہ مثلاً

---

[1] تھیئیٹر۔ [2] تعزیہ۔

یک چیزے جزئی هم که شبیه در حالت تکلم قاری به نظر
نیاید چاره جز نه شده اندر تشبیه باید که از حفظ موافق
اصطلاح مکالمه بکنند مے بینی یک ورق کاغذ دست
گرفته با عبارات غلیظه درسیه مے خوانند- با این حالت
تقریر شبیه چگونه بطبیعت انسان مؤثر خواهد افتاد+ اما نقل
بهجت بواسطهٔ تشبیهات هرگز رسم نیست- درین خصوص تا حال
تصنیفی نوشته نشده است- باوجود اینکه نقل بهجت متضمن مواعظ
عجیبه و نصائح غریبه است- که اگر بوضع بهجت فزا و طرب انگیز
بیان نشود هرگز طبیعت خاص وعام باستماع آنها راغب نخواهد
گشت+

مجالس نقل بهجت از قراریکه در فرنگستان متعارف است
اگر بکمال وقت ملاحظه بکنی چیزے بخلاف ادب وحیا در آنجا
مشاهده نمے شود+

اس سے کچھ عرصہ پہلے جلال الدین مرزا پسر فتح علی شاہ
قاچار نے نامۂ خسروان' ایک کتاب ایران کی تاریخ میں لکھی اور اُسکی
متعدد جلدیں اپنے احباب کو بھیجیں- ایک جلد مرزا فتح علی کو
بھی (جس سے صرف علمی مناسبت کی وجہ سے ہی تعارف تھا)
تفلس میں بھیجی- مرزا نے اس کے عوض میں اپنی تمثیلات کی ایک جلد
شاہزادے کو ارسال کی- اور سرورق پر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ان کا ترجمہ
فارسی میں بھی ہو جائے تو خالی از دلچسپی وفائدہ نہ ہوگا- مگر کسی وجہ
سے یہ کتاب بہت عرصے تک زینت طاق فراموشی رہی+

ـه ایکٹر+

مرزا جعفر مترجم تمثیلات

جلال مرزا جیسا خود صاحب علم تھا ویسا ہی قدردان اہل علم و کمال تھا۔ بہت سے اہل قلم اس کے سلک ملازمت میں منسلک تھے۔ ان میں قراجہ داغ کا رہنے والا مرزا جعفر بھی تھا۔ جس کا تخلص تحقیق تھا۔

تاریخ اور تذکرے اس باکمال کے مفصل حالات زندگی سے بالکل خالی ہیں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات سے جو مسٹر ہی پی چل نے شائع کیے ہیں۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراجہ داغ میں ہوئی تھی۔ قاپودان فتح علی سے اس کا دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی بیوی مرگئی تھی اور مرحومہ کی یادگار ایک اکلوتی بیٹی تھی۔ جسے وہ بہت پیار کیا کرتا تھا۔ وہ ایران کے مروجہ طریقۂ تعلیم کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب تعلیم جو اس ملک کے مدارس میں جاری تھا۔ اس قابل نہ تھا کہ طلبا میں صحیح قابلیت پیدا کر سکے۔ اور اس فکر میں رہتا تھا کہ کس طرح اس طریقۂ تعلیم کی اصلاح ہو۔ اتفاقاً اسی فکر میں ایک دن اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو

؎ جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء۔

مصنف نے بھیجی تھی ہاتھ آگئی۔ اُس نے اسے بڑے شوق سے
پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ جس طرح
بھی ہو، مصنف کی خواہش (دربارہ ترجمہ فارسی) کو پورا
کیا جاوے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر[1]
کا ترجمہ سنہ ۱۲۸۸ھ (سنہ ۱۸۷۲ء) میں کر کے شاہزادے کے سامنے
پیش کیا۔ شاہزادہ اُس کی خوبیاں دیکھ کر بہت ہی خوش
ہوا اور مترجم کا حوصلہ بڑھایا۔ اور باقی حصوں کے ترجمے میں
جلدی کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۹ھ کو موسیو
زُردوال کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہونے
بھی نہ پائی تھیں کہ جلال مرزا کا انتقال ہو گیا۔ اور مرزا جعفر کی
ملازمت بھی جاتی رہی۔ بیکاری میں اس کو بہت سی مشکلات
کا سامنا رہا۔ کبھی کبھار کوئی ملازمت مل جاتی تھی لیکن مستقل
ذریعہ روزگار کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری اور ترجمے
کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ قولدورباسان، قصۂ یوسف
شاہ سراج سنہ ۱۲۹۰ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر لنکران
مرد خسیس اور وکلائے مرافعہ سنہ ۱۲۹۱ھ میں شائع کئے۔

غرض قولدورباسان کو شائع کرتے وقت ایک مختصر
تمہید بھی لکھی ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ
معلوم ہو سکے کہ مترجم نے کن حالات میں اس ترجمے کو شائع کیا تھا

---

[1] دیکھو فارسی کی تیسری کتاب مؤلفہ راقم الحروف۔

وہ لکھتا ہے:-

"چندے قبل دو تمثیل ازیں تمثیلات کتاب تماشا خانہ محض
تصحیح و امتحان بچھاپ رسانیدہ تقدیم حضور اعاظم و
معارف نمود۔ چوں در نظر خاص و عام مقبول و فوائدش
نسبت بعموم مردم مشہود و محقق گردید۔ لازم آمد کہ:-

اذا قلت فی شئی نعم فاتمہ
فان نعم دین علی الحر واجب[۱]

باقی تمثیلات ایں کتاب نیز بعون اللہ بچھاپ برسد۔ و لے
ازانجا کہ خواہ بصیغہ انعام و خواہ باعطاء قیمت از ہیچ
جا اعانتے بعمل نیامد۔ برائے متصدی موجب کسالت
وسبب تاخیر ایں تمثیل سیم آمد۔ تا ایں روزہا بمفاد
"الامور مرھون باوقاتھا" ایں تمثیل بہر نحوے
کہ بود بہ چھاپ رسید۔ امید از قدر دانئے خداوندان
مرتبت آنست کہ ایں نسخہا کہ از عدم شہرت و تازگی
تقدیم حضور ایشاں مے شود ہر کہ را میل قبول نبودہ
باشد "التماس احدی الراحتین" نسخہ را
براقم رد نمودہ متصدی را منتظر نگذارند و اگر چنانکہ
بصرافت طبع ملاحظہ آں رغبت فرمودند برائے یک ہیچ

---

۱ ترجمہ۔ جب تو نے کسی کام کی ہاں کر لی تو اس کو پورا کر کیونکہ ہاں ایک قرض ہے جس کا ادا کرنا شریف پر واجب ہو جاتا ہے۔

نسخہ کہ دو ہزار قیمت و پنجہزار انعام قرارداده شده مضایقہ
نفرموده حین قبول نسخہ یکے ازیں دو التفات را درباره
حال بہ فرمایند کہ مقصدی را امیدواری حاصل شده از توجہ
تربیت ایشاں ہمہ کتاب بہ چاپ برسد۔ واز فواید مندرجہ
خاص و عام بہره مند شوند" ہو المستعان والیہ التکلان"

پھر ۱۲۹۱ھ میں چھیوں تمثیلوں اور قصہ یوسف شاہ سراج
کو یکجائی طور پر طہران سے شایع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف
اصل کے پاس تفلس میں بھیجا۔ جس نے انہیں بے انتہا پسند کیا
اور اپنے خطوط میں مترجم کی مساعی کی بہت تعریف کی۔
۱۸۸۶ء میں پروفیسر باربیئے میناڑ کے لئے فرانسیسی
کونسل متعینہ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک
نوٹ لکھ کر بھیجا تھا جس انگریزی ترجمہ جرنل آف دی رائل
ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے اس
سے مصنف و مترجم کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم
اس کے اس حصے کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلس میں سے گذر رہا
تھا کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہوگئی۔ دونوں میں
اتحاد پیدا ہوگیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند ایرانی آزاد
منش لوگوں سے ہوگئی۔ جن کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ وہ حج کے
ارادے سے دستبردار ہو کر وہیں مقیم ہوگیا۔ اور سلطنت روس کی
ملازمت بھی کرلی اس عرصے میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی

تمثیلات کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور تفلس میں ہی ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ دس ہزار تومان (تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ) ترکہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلس جا کر واگزار کرا لیا۔

لیکن خود مرزا جعفر کو ان سب باتوں سے انکار ہے[۱]۔

اس کے اپنے بیان کا خلاصہ یہ ہے:—

(۱) مرزا جعفر کے پاس کبھی اتنا روپیہ نہیں ہوا۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں ہے۔

(۲) مرزا جعفر کبھی تفلس میں نہیں گیا۔ اور نہ ہی مرزا فتح علی سے اس کی کبھی ملاقات ہوئی۔

(۳) دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کرنے کے دوران میں جاری ہوا۔

(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اور ناقدریٔ ابنائے زمان کا شکوہ سنج تھا۔

مقدمہ مرزا جعفر

مرزا جعفر نے اپنی تمثیلات کے شائع کرنے پر جو مقدمہ لکھا ہے۔ وہ ہم یہاں تماماً نقل کرتے ہیں۔

"ہر چند تا کنوں وجود مرا اثرے واعمال بے اثرم ثمرے وانتساب انشائے تمثیلاتے نسخہ نسخہ ویادگار ثبت و ارم کہ

۱؎ جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۶ء

اوقات هم که باین توفیق موفق مے شوم۔ باز از برادران امیدوارم
چنانم بتوجه و نظر مرحمت خود شان بهر شخصے که دانند همراهی
فرمایند که انشاء الله از پرتو تشویق ایشان قوت ناطقه قوت
گرفته بیشتر از پیشتر برائے انتشار این علم شریف ساعی شوم۔
علم شریف تهذیب اخلاق که هرگز بنوع کودکی و بفن لطیف
تیاتر که لطف سخنان و الذ گفتگو هست بزبان فارسی
نوشته نشده۔ هموطنانم ازین متع محجوراند۔ انشاء الله بتوسط
خامهٔ این گمنام درین نامه بزبان فارسی نگارش یافته یادگار
بماند که چون انتشار و اشتهارش برائے اهل مملکت وسیلهٔ بصیرت
و برائے خارجه در آموختن زبان فارسی اسباب سهولت است این
آثار نام مرا بهتر از فرزند خلف زنده و پایدار میدارد۔ برائے
طالبان تحصیل فارسی تاکنون باین سادگی و بے حشو و زوائد
نمونه نوشته نشده۔

اهل خارجه و ترکان آذربایجان وغیره را بجهت آموختن زبان فارسی
مداومت و مواظبت این تمثیلات از ممارست سائر کتب فرس مفیدتر
و برائے رفع هرگونه کدورت انیس بے دردسر و جلیس بے زحمت و ضرر
خواهد بود۔

سبب ترجمه و مقصود از آں

[illegible] تا ایجنت و ترجمه تهذیب [illegible] عالم مضحکه
[illegible] اهل [illegible] [illegible] بطور [illegible]
در صورت [illegible] [illegible]

[illegible] محبت [illegible]

انسان است۔ بتماشائے شکل و شباہت و شنیدن سخنان خوش مزہ بے اغراق و موافق طبع +

چوں حکمائے عصر متفق و معتقد شدہ اند براینکہ عیوب و قبائح را چنانکہ تمسخر از طبیعت انسان بیروں مے برد ہیچ قسم نصیحت و پندے بیتوانند برد و ہمچنانکہ استہزا ایشاں را برآں مے دارد کہ ترک اعمال قبیحہ مے نمایند ہیچ گونہ موعظہ و پندے ایں طور موثر نمے افتد۔ بنابرآں اشتہار و انتشار علم تیاتر را کہ مستجمع افعال قبیحہ و مستحسنہ بنی نوع انسان است لازم دانستہ امثال اتفاقیہ و حادثات واقعہ را کما ہی بے میل و غرض تالیف کردہ دقایق مطالب تہذیب اخلاق را خواندہ بخواندن و نقل کردن و خواہ بدرس دادن و تشبیہ نمودن بمردم وا نمودہ مے کنند۔ تا بہ کردار ہائے خوب راغب و از کار ہائے زشت بپرہیزند +

ایں بندہ کتابے بزبان ترکی دیدہ فوائد و منافع آں را مشاہدہ کردہ افسوس خوردم کہ چرا تا امروز ما اہل ایران ازیں استفاضہ محروم ماندہ ایم۔ محض خدمت ہموطنان و حصول اطلاع از فوائد فائدہ تیاتر و تازگی و خوش طرحئے ایں چندے بہ ترجمہ آں پرداختہ معروض نظر ارباب کمال مے نماید۔ صرف نظر از فوائد عامہ کہ از قول[1] مصنف در ترجمہ عرض خواہد شد۔ فائدۂ خاص را نیز دریں ضمن مراعات کردہ برخلاف سلیقہ چیز نویسان قدیم از قید عبارت مغلقہ و الفاظ مشکلہ رہانیدہ

---

[1] دیکھو صفحہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ +

بزبان عوام وسخنان رواں وکلمات مانوس وعبارت معروف
ایں کتاب مستطاب را نوشته با تمام رسانید که بے سواد و
باسواد هردو بخواندن وشنیدن از فوائد آں بهره مند شوند و
اطفال مظلوم که همیشه برائے یادگرفتن ترکیب کلمه و
آموختن هجی او... ورطهٔ عبارات مغلق مستغرق وگرفتار اند
بخواندن ایں کتاب که بزبان خود آنها مسطور است خلاصی
یافته سهولت عبارت ومانوسئے سخنان وسیلهٔ تشویق وترغیب
آنها گردیده آنچه که مے خوانند ومے آموزند معنی آں را نیز
فهمیده ببصیرت روشنائی حاصل کنند +

محقق است که لذت فهم معانی وحصول بصیرت وسیلهٔ شوق
ورغبت درس ومعرفت گشته از روئے میل طبیعی وخواهش
خود بدرس خواندن اقدام خواهند نمود +

همچنیں کسانیکه فارس نه بوده ایام قبل سالها برائے آموختن
زبان فارسی زحمت کشیده از روئے کتب فرس ویا ترجمه
هائے انجیل وتوراة تحصیل فارسی مے نمودند وبے دقت
حرف زدن یا چیز نوشتن (دیده وشنیده است) که چه مے
گفتند وچه مے نوشتند ایشاں مورد ملامت نیستند اما
بعد از قرنے زحمت وریاضت از وصول مدعا تهیدستی بوده
امیدوارم بخواندن ومداومت ایں تمثیلات از قیود آں عیوب
مستخلص وبرائے تحریر وتقریر ضروری از زحمت کثیر مستغنی شوند
بارے چندانکه برائے اطفال مملکت ... خواندن ایں کتاب

ضرورت دارد۔ دو چنداں برائے بزرگ و کوچک غیر ممالکت فارس، راومست ایں تمثیلات لازم و درکار است،،

لیکن افسوس ہے کہ اہل ملک وملت نے مترجم کی عملی قدردانی نہ کی اور اسے عمر بھر اس بات کا افسوس رہا کہ نہ تو اس کی ترجمہ کردہ تمثیلات کی اہل ملک نے تماشا خانہ میں نقل کی اور نہ ہی انہیں بطور نصاب تعلیم مدارس میں داخل کیا۔ اس ناقدری کی وجہ یہ ہے کہ مکتبوں کے معلم تعلیم کے پرانے طریقوں اور نصاب مروجہ کو آسانی سے چھوڑنے والے نہ تھے۔ علاوہ ازیں ان تمثیلوں کی تکلمی اور سوقی زبان ان کے خیال میں متانت کے منافی تھی اس لئے تعلیمی نصاب میں ان کو داخل کرنے کی بہت مخالفت کی گئی۔

تشبیہی حیثیت سے ان کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ اوّل تو ایران میں فن نقشہ، ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور تمام نظاروں، کو تماشائیوں کے سامنے پیش کرنے میں بہت دقت تھی۔ دوسرے چونکہ ان میں ملاؤں رمالوں فال گیروں نجومیوں اور حکام عدالت کے خاکے مضحکہ آمیز رنگ میں اڑائے گئے ہیں اور ممالک ایشیا اور خصوصاً ایران میں عامۃ الناس پران کا اثر اور نفوذ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی علانیہ تضحیک آسان بات نہ تھی تاہم اتنا معلوم ہے کہ بعض اصل آذری اور فارسی ترجموں کی نقلیں، مختلف اوقات میں تماشا خانوں میں دکھائی گئی ہیں۔

ہاں ممالک غیر کے فارسی آموزوں نے ان کتابوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور ایران کی تکلمی زبان کے سیکھنے میں ان سے معتدبہ

فائدہ اُٹھایا اور اُٹھا رہے ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے اور حاشئے شائع ہو چکے ہیں اور اکثر تعلیمی مجلسیں ان کو فارسی زبان کے نصاب میں داخل کر رہی ہیں۔ ایران کے آئندہ تعلقات بین الاقوامی کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی مانگ اور قدر اب بہت بڑھ جائے گی۔

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے ہاں اس فن کی ترویج اور ترقی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمے ہیں منجملہ ان کے شیکسپیر کے ہنری چہارم کا انگریزی سے مولیر کے متعدد ڈراموں کا (جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے) فرانسیسی سے اور تیاتر ضحاک (جس میں ضحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے) کا ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔ باذاق مستورات نے بھی ادھر توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیرہ آقائے مرزا اسمٰعیل خان اجودان باشی نے نامۂ نادری (نادر شاہ افشار کے عروج و زوال کے واقعات ہیں) ترکی سے ترجمہ کیا۔

کچھ مدت ہوئی ہندوستان میں بھی رسالہ زمانہ کانپور کے اڈیٹر نے نواب ہندی نام ایک فارسی ڈرامہ شائع کیا تھا۔ جس میں گو محاورۂ جدید ایران کو نباہنے کی بہت قابل قدر کوشش کی گئی ہے تاہم "ہندیت" کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔

سرگذشت مردِ خسیس

یہ تمثیل جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۱۲۹۱ھ میں ترجمہ ہوئی تھی۔ اس میں علاقہ قفقاز کے تاتاری قبائل کے رواجات۔ اخلاق۔ بود و باش کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جو ابھی تک رُوسی حکومت کی جکڑ بندیوں سے مانوس نہیں ہوئے۔ چوری چکاری رہزنی کی روک تھام کو سدِّ رزق خیال کرتے ہیں۔ تجارت و زراعت کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے عاید کردہ تجارتی پابندیوں کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہر ایک قانون کو اپنی آزادی کے منافی جانتے ہیں۔ غرضیکہ نئی حکومت میں وہ مرغِ نوگرفتار کی طرح پھڑ پھڑا کر جال سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بے سود۔

مصنف مرزا فتح علی روسی حکومت کا نمک خوار ہے اور قدرتاً اسی کی طرفداری کرتا ہے۔ تاہم وہ اپنی قوم کی کمزوریوں اور نقصوں سے بھی واقف اور ان پر متاسف ہے۔ اور جہاں لوگوں کو حکومت اور پابندیٔ قوانین کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے وہاں دبی زبان سے حکومت کی کمزوریوں اور خصوصاً پولیس کے ہتھکنڈوں اور چالاکیوں کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا۔

اس تمثیل کی زبان بازاری ہے جو عوام الناس طہران اور اس کے گرد و نواح میں بولتے ہیں۔ کتابی زبان کی طرح اس میں عربی اور ترکی الفاظ کی جا و بیجا بھرمار نہیں۔ ترکیبیں بالکل سادہ اور عام فہم ہیں نثر زیادہ آمد

اور روانی بہت ہے عالمانہ پیچیدار ترکیبوں مغلق و مشکل الفاظ اور مترادفات کا استعمال بالکل نہیں تصنع اور تکلف سے بالکل پاک و صاف ہے۔

محاورہ جدید کی بعض خصوصیات جنکی طرف فرہنگ میں جابجا اشارہ کیا گیا ہے اور جن کا استعمال اس کتاب میں ہے درج ذیل ہے:-

(۱) اسم کی جمع بنانے کے لیئے عام اس کے کہ وہ جاندار کے لیئے ہو یا بیجان کے لیئے عموماً "ہا" علامت جمع ہوتی ہے "ان" کا استعمال آجکل بہت کم ہے۔

(۲) ضمائر جمع کے بعد بھی مزید تاکید کے علامت جمع لگائی جاتی ہے۔

(۳) ترکیب اضافی میں مضاف الیہ کے بعد علامت جمع کا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) ضمائر متصل کا استعمال ضمائر منفصل کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اکثر حروف کے بعد بھی لگا لیتے ہیں۔

(۵) اگر کسی اسم کے بعد حرف علت ہو تو خلاف قاعدہ قدیم ضمیر متصل لگاتے وقت اس کے اقبل ی کی ضرورت نہیں۔

(۶) گفتگو میں کاف بیانیہ - کاف صلہ - حروف عاطفہ - حروف شرط اور حروف جر کے حذف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے۔

(۷) "کہ" تاکید کے لیئے اور بجائے حرف شرط اکثر استعمال ہوتا ہے۔

(۸) اسماء بھی صفتی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ علامت تفضیل بھی لگا لیتے ہیں۔

(۹) صفات اور اسماء دونوں کے ساتھ "ک" تصغیر کا استعمال کرلیتے ہیں۔

(۱۰) فعل حال اور فعل ماضی - فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

(۱۱) اسم مفعول سماعی کے بعد بعض وقت لفظ "شدہ" علامت اسم مفعول تاکید کے لئے لگاتے ہیں +

(۱۲) ایک ہی جملہ میں واحد کے لئے ضمیر کبھی واحد ہوتی ہے اور کبھی جمع خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں +

(۱۳) فاعل واحد کے فعل جمع اور بالعکس کا رواج عام ہے +

(۱۴) لفظ "بندہ" عموماً قائم مقام "من" سمجھ کر فعل متکلم استعمال کرتے ہیں +

(۱۵) کلمات ذیل کے استعمال کا رواج محاورۂ جدید میں بہت ہے۔ توے (اندر) روے - سر (بر) پاے (زیر) جلو (پیش) محض (برائے) دم (نزد - در) بلکہ (شاید) خیر (نہ) وغیرہ وغیرہ +

خلاصۂ تمثیل سرگذشت مرد خسیس

مجلس اوّل

حیدر بیگ چاندنی رات میں بستی سے باہر بیٹھا اپنے دوست صفر بیگ کے سامنے اپنا دکھڑا رو رہا ہے کہ روسی حکومت کی پابندیوں کی وجہ سے ان کی قوم اور ملک کے ہنروں کی سخت بیقدری ہو رہی ہے - نہ سواری کا کوئی شائق نظر آتا ہے اور نہ چوری و رہزنی کا مشتاق - حکومت کی طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ چوری نہ کرو - لوٹ مار نہ کرو - بلکہ تجارت و زراعت کے ذریعے روزی کماؤ - یہ پیشے اس کے خیال

میں شرافت اور جوانمردی کے منافی ہیں۔ تجارت ذلیل لوگوں کا کام ہے۔ اور کاشتکاری کو بہادری و جواں قسیری سے کوئی مناسبت نہیں۔ سنچالنگ کہیں دورے پر آیا تھا۔ حیدر بیگ کو چوری چکاری سے باز رہنے کی تاکید کر گیا تھا۔ چونکہ اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں اس لئے بہت جھلایا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے مصیبت یہ ہے کہ اسے صونا خانم سے عشق ہے۔ گو اس کے ماں باپ نے دونوں کی شادی منظور کر لی ہے مگر افلاس (بے زری) باقاعدہ شادی کرنے میں مانع ہے۔ بنابرآں اپنی محبوبہ سے وعدہ لے آیا ہے کہ وہ اس رات کو اس کے ساتھ فرار ہو جاوے گی چنانچہ اسی مطلب کے لئے وہ اس وقت باہر بیٹھا اپنے دوسرے دوست عسکر بیگ کا منتظر ہے۔ اتنے میں وہ بھی آجاتا ہے۔ اور تینوں میں اس مضمون پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔ حیدر بیگ دل میں اس طرح بھگا لانے کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ اسے قابل شرم اور ذلیل سمجھتا ہے اس لئے کچھ متردد سا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر وہ حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنی بے زری کا رونا روتا ہے۔ عسکر بیگ تجویز کرتا کرتا ہے کہ حاجی قرہ سوداگر آغچہ بدیعی سے روپیہ قرض لے کر تبریز سے فرنگستانی کپڑا (جس کی درآمد کی علاقہ میں حکومت روس کی طرف سے ممانعت ہے) خرید کرلایا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ حیدر بیگ نے صونا خانم سے اسی رات کو بھگا لیجانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے انتظار کا خیال ہے اس لئے وہ اپنے دوستوں سے اجازت لے کر تنہا اس کے پاس جاتا ہے کہ اسے اپنی تجویزوں کے متعلق مطلع کرے۔ صبح کو ملنے کا وعدہ کر کے تینوں دوست

علیحدہ ہو جاتے ہیں +

ادھر صونا خانم اپنے خیمے سے نکل کر حیدر بیگ کا بڑے اضطراب سے انتظار کر رہی ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے اور حیدر بیگ حسب وعدہ ابھی تک نہیں آیا۔ اور بیچینی اور سراسیمگی کے عالم میں خود بخود باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے دل میں طرح طرح کے خیالات گذر رہے ہیں۔ حیدر بیگ کی طبیعت اور افتاد سے خوب واقف ہے۔ اسے خطرہ ہے کہ کہیں چوری چکاری میں پکڑا نہ گیا ہو۔ کیونکہ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا کہ اسی چوری کی وجہ سے دو سال تک مفرور رہا ہے۔ کبھی اس کی محبت کے بارے میں مشکوک ہو جاتی ہے اور تنگ آ کر ترک الفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ مگر اسے یہ بھی امر محال معلوم ہوتا ہے آہٹ کے لئے ہمہ تن گوش بنی ہوئی ہے۔ کشمکش بیم و رجا کی زندہ تصویر ہے۔ اتنے میں کسی کے پاؤں کی آواز سے چونک اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر میں حیدر بیگ اور وہ ہم سر گرم گفتگوئے ناز و نیاز نظر آتے ہیں۔ صونا خانم جذبات عشق کے ہاتھوں بے قابو ہوئی جاتی ہے۔ اور حیدر بیگ کو تاکید پہ تاکید کئے جاتی ہے کہ جلدی بھاگ چلو۔ مگر وہ محبت بھرے الفاظ میں بھگا لیجانے کی بے شرمی و بے حیائی کے نتائج اسکے سامنے بیان کر رہا ہے اور سمجھاتا ہے کہ ایک دو ہفتے صبر کرو۔ میں کہیں سے روپیہ کا انتظام کر کے باقاعدہ نکاح کر کے تمہیں لے جاؤنگا۔ اور اس کو اپنی تجویزوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہے۔ مگر صونا خانم کی بے صبری کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی ہر بات کو کاٹ دیتی ہے۔ اور اس بات پر اڑی ہوئی ہے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو ابھی بھگا لے چلو۔ آخر اسے یا دل

ناخواستہ اس بات پر آمادہ کر ہی لیتی ہے اور اُچک پر گھوڑے پر سوار
ہونا ہی چاہتی ہے کہ سفیدۂ صبح نمودار ہو جاتا ہے اور اس کی ماں
اسے زور سے پکارتی ہے صونا خانم اب مجبور ہو جاتی ہے۔ اور ماں کی
نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور حیدر بیگ
مختصر مگر محبت آمیز الوداعی کلمات کے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے +

ماں نوجوان بیٹی کے اکیلے بے وقت باہر رہنے کی وجہ دریافت کرتی
ہے۔ بیٹی چالاکی و عیاری سے جواب دیتی ہے کہ میں کل شام تک قالیچہ
بچھانے کا کام کرتی رہی واپسی پر اسے لے جانا بھول گئی تھی اور اس خیال
سے کہ کہیں گوالوں اور چرواہوں کے ہاتھ نہ آ جائے سویرے ہی سے
اس کی تلاش کے لئے میں آئی تھی واپسی پر جوتی کا ایک پاؤں اتر کر گم
ہو گیا ہے۔ اس کی تلاش کر رہی ہوں ماں محبت آمیز تنبیہ کر کے جوتے
کی تلاش میں شریک ہو جاتی ہے اور لڑکی جھوٹ موٹ ادھر اُدھر ہاتھ
مار کر جلدی ہی چلا اٹھتی ہے کہ ایلو مل گئی۔ اس پر دونوں ماں بیٹیاں
اپنے خیمے کی طرف چلی جاتی ہیں +

مجلس دوم

آنجیہ بدیع کے بازار میں حاجی قرہ (مرد خسیس)، جو کپڑے کا مالدار
سوداگر ہے اپنی دکان پر بہت ملول اور غمناک بیٹھا ہے کہیں سے
دھوکا کھا کر بہت سا کپڑا خرید چکا ہے جس کا علاقہ میں رواج
نہیں۔ خریدار دوکان کی طرف منہ بھی نہیں کرتے۔ حاجی بہت

بددل ہو کر بیوپاری پر لعنتیں بھیج رہا ہے۔ خسارے کا خوف اسے ہلاک کئے جا رہا ہے۔ اتنے میں خدا وردی مؤذن آ کر السلام علیکم کہتا ہے حاجی آوازِ پر چونک اٹھتا ہے "بلّی کو چھیچھڑوں کے خواب" وہ سمجھتا ہے۔ کوئی خریدار ہے۔ فوراً پوچھتا ہے آپ نا شورنا نگتے ہیں ہم کتنے تھان چاہئیں۔ مگر مؤذن اس سے اس کے مرحوم باپ کا نام پوچھتا ہے۔ کہ اس کی روح کو سورۂ جمعہ کا ثواب پہنچائے اور اس کے بدلے میں صرف ایک عباسی (ایک قلیل القیمت سکہ) کا طلبگار ہے۔ حاجی پہلے ہی جلا بھنا بیٹھا ہے۔ اس بات سے صاف منکر ہو جاتا ہے اور دوکان سے ہٹانا چاہتا ہے۔ مؤذن صاحب کو کھسیانا ہو کر واپس ہونا پڑتا ہے بعد ازاں حیدر بیگ اور اس کے رفقا آ جاتے ہیں۔ حاجی انہیں بھی خریدار سمجھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور خوب آؤ بھگت کرتا ہے اور انہیں پھنسانے کے لئے بہت خوشامد درآمد کرتا ہے۔ مگر جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خریدار نہیں تو فوراً نگاہ بدل جاتا ہے اور انہیں دوکان سے چلے جانے پر مجبور کرتا ہے۔ اور ان کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ آخر حیدر بیگ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ کہ اس شخص کی قسمت میں ہی روپیہ نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلو چلیں اس کے پاس ہم کیوں آئے۔ حاجی یہ سن کر پھسل پڑتا ہے۔ اور ان کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور بڑے اصرار و الحاح سے حصول زر کے ذریعے کی بابت دریافت کرتا ہے۔ جس پر وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔ حاجی خود بھی ان کے ساتھ تبریز جانے اور کپڑا خریدنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور لے کے صحیح سلامت واپس پہنچانے کے

صلے میں تینوں دوستوں کو پانچ فیصدی سُود پر کچھ رقم دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ بات پختہ ہو جاتی ہے۔ تینوں دوست چلے جاتے ہیں۔ اور حاجی بھی دوکان سے اُٹھ کر گھر میں جاتا ہے۔ سامان سفر درست کرتا ہے۔ ہتھیار پہن لیتا ہے۔ نقدی کے صندوق کھول کر روپیہ گن رہا ہوتا ہے کہ اس کی بیوی تکذبان آجاتی ہے وہ اس کی ہیئت کذائی کو دیکھ کر اس کے متعلق دریافت کرتی ہے اور اس کے ارادہ سفر سے مطلع ہو کر چراغ پا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں خوب مزے کی نوک جھونک ہوتی ہے اتنے میں حیدر بیگ اور اس کے ساتھی بھی آپہنچتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد حاجی کے نوکر کرم علی کا قضیہ پیش آتا ہے۔ یہ شخص حاجی کی بدسلوکی اور کنجوسی سے تنگ آیا ہوا ہے اور نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے ایک دفعہ بغیر پروانہ راہداری سفر کرنے کے پاداش میں سزا پاچکا ہے۔ اس لئے اس مجرمانہ سفر میں حاجی کی ہمراہی سے انکاری ہے۔ مگر حیدر بیگ وغیرہ دم دلاسا دے کر اسے ساتھ لے ہی لیتے ہیں ٭

مجلس سوم

قاچاقچی (حیدر بیگ وغیرہ) تبریز سے مال خرید کر گھوڑوں پر گٹھڑیاں لادے دریائے ارس کے اس کنارے پر جو ایران کی سرحد میں ہے آپہنچے ہیں۔ دریا ... ہے ... نمودار ہیں۔ آندھی ... چل رہی ... بیگ اور

اسکے ساتھی دریا سے پار اترنے کی تجویزیں کررہے ہیں۔ حیدر بیگ اور دوسرے آدمی حاجی کو اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر ذرا اوپر چلے جاتے ہیں۔ وہاں جاکر شور کرتے ہیں۔ پولیس اور گشت کے سپاہی شور سن کر ادھر جاتے ہیں۔ اور ان کا رستہ صاف ہو جاتا ہے۔ حیدر بیگ وغیرہ جلدی ہی اس مقام پر جہاں حاجی کو چھوڑ گئے تھے۔ واپس چلے آتے ہیں۔ اور گھوڑوں کو دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ حاجی کے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور پانی اُسے بہا کر لے جاتا ہے۔ آخر وہ ایک درخت سے چمٹ جاتا ہے۔ اور چلانا شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھی پھندا بنا کر رسہ پھینکتے ہیں۔ جو بدقسمتی سے اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے۔ وہ اُسے کھینچتے ہیں۔ اور وہ گلا گھٹنے سے بہت تکلیف اٹھاتا ہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے حاجی کی جان خلاص ہوتی ہے۔ اتنے میں گشت کرنے والے سپاہیوں کا ایک دستہ روند کرتا ہوا اُن سے دوچار ہوتا ہے۔ سپاہی ان کو مشتبہ سمجھ کر ان کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ حیدر بیگ ان کو ڈرا دھمکا کر بھگا دیتا ہے۔ مقام خطر سے نکل کر حاجی ڈینگ مارنا اور شیخی جتانا شروع کر دیتا ہے۔ اسے دفعتہً یاد آتا ہے۔ کہ دوسرے دن جمعہ بازار لگنے والا ہے۔ اسکے سمت جس پر تازیانہ لگتا ہے۔ اور باوجود ساتھیوں کے روکنے اور منع کرنے کے اپنے نوکر کریم علی کو ساتھ لیکر ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور بازار کے مقام کی طرف رُخ کرتا ہے۔

مجلس چہارم

حاجی اور کرم علی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہوکر درے
خونا شہیں میں سے گذر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے طوغ کے
دو کسان آپس میں باتیں کرتے آتے ہیں۔ وہ کٹائی کر کے واپس
آرہے ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں درانتیاں ہیں۔ ان کی باتیں
معمولی فصل اور غلہ کے متعلق ہیں۔ حاجی قرۃ سے ان کی بھنک
پڑتی ہے۔ کرم علی گھبراتا ہے۔ مگر حاجی اوپرے دل سے تسلی
دے کر اشارہ کرتا ہے۔ کہ اسباب کو لیکر آگے بڑھے اور جب دیکھتا
ہے کہ وہ پہنچتے ہیں۔ تو ان کو آواز دے کر روکتا ہے۔ اور خوب ڈانٹ
ڈپٹ کر ان سے پوچھتا ہے۔ کہ تم کون ہو۔ اور اس وقت کیا کر رہے ہو
کسان اس طرح اچانک روکے جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حاجی
ان کو ڈانٹے ہی جاتا ہے۔ کبھی ان کو چور کہتا ہے۔ اور کبھی ڈاکو بتلاتا
ہے۔ اور ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ بیچارے بہتیرا اپنی
اصلیت و بے گناہی کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر حاجی اپنی ہی ہانکے جاتا ہے

اسی حالت میں صوبیدار بمعہ تحصیل یوزباشی کے وہاں آ نکلتے ہیں
ان کو دیکھ کر کسان داد فریاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حاجی بھی
چلانا شروع کرتا ہے۔ اور ان کو چور اور ڈاکو بنا بتا کر دیا و خوا
ہوتا ہے۔ صوبیدار فریقین کے بیان سے مشکوک ہو کر ان کو گرفتار
کر لیتا ہے۔ اور عدالت میں چالان کر دیتا ہے۔ عدالت کا نام
سن کر حاجی [illegible] ہوتا جاتا ہے۔ ہاں [illegible]

ہاتھ پاؤں مارتا ہے مگر سپاہی اس کی ایک نہیں سنتے۔ اور کشاں کشاں اس کو کچہری کی طرف لے ہی جاتے ہیں۔

مجلس پنجم

حاجی کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو کر بجربیت شہر میں آ جاتے ہیں اور کپڑا بیچ دیتے ہیں۔ اس کے منافع کے روپیہ سے حیدر بیگ شادی کا انصرام کر کے صونا خانم کو اپنے خیمے میں لے آیا ہے۔ میاں بیوی میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بیوی گذشتہ سفر کے حالات سن کر دلی جاتی ہے۔ اور اس قسم کے آئندہ سفر سے میاں کو روک رہی ہے۔ لیکن حیدر بیگ بعض مجبوریوں کا اظہار کر کے کم از کم ایک دفعہ اور جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ مگر یہ اس کے متعلق ایک حرف بھی سننا نہیں چاہتی۔ دوران گفتگو میں حاجی کی بیوی بھی وہاں آ نکلتی ہے۔ اور حیدر بیگ سے اپنے شوہر کی گمشدگی اور عدم واپسی کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ وہ اس کو تسلی دے کر ٹالنا چاہتا ہے۔ اسی وقت سوار او دیچا لنگ سواروں کا ایک دستہ لئے آ موجود ہوتے ہیں۔ اور بستی کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ یچالنگ حیدر بیگ کو بلا کر کہتا ہے۔ کہ دیکھو! تم نے باوجود میری فہمائش کے وہی سابقہ کام اختیار کر لئے ہیں۔ اور ان کے اس سیاسی کو وہ ...سپاہی سب یہی ہے۔ کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو۔ اور اپنے ساتھیوں کا نام بھی بتا دو۔ حیدر بیگ تو انکار کرتا ہے۔ یچالنگ ... وہ ... وہی
[illegible]

ہے۔ حیدر بیگ پہچان جاتا ہے۔ مگر انچیان بن کر اس کا مذاق اڑانا شروع
کر دیتا ہے۔ جس پر حیدر بیگ اور ادہان میں کہن سن ہو جاتی ہے۔
سچالنگ ان کو ٹوک کر اصلی معاملہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔
ادہان اصل مجرم گرفتار نہ کر سکنے کی شرم کو مٹانے کے لئے چاہتا
ہے۔ کہ یہ الزام حیدر بیگ پر تھوپ دے۔ خصوصًا اس لئے کہ ایک
دن قبل ہی وہ حیدر بیگ کے ہاتھوں زک اٹھا کر ذلیل ہو چکا تھا۔
اس لئے کہتا ہے۔ کہ صاحب یہی ڈاکو تھا جس نے ہم پر جب ہم اکلیس
کے ارمنی لوگوں کو بچانے کیلئے پہنچے تھے) تلوار سونتی اور بندوق
چھتیائی تھی۔ یہ اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ بیس اور ڈاکو تھے۔ ہم
صرف دس ڈاکو تھے۔ اور مقابلہ برابر کا نہ تھا۔ ورنہ ہم ان کو ضرور گرفتار
کر لیتے۔ حیدر بیگ بھی تجربہ کار چوروں کی طرح ادہان ہی کو ذلیل اور
جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سچالنگ حیران ہو کر کہتا ہے
کہ تاتاری سب کے سب جھوٹے ہیں۔ کس کی بات کو تسلیم کیا جاوے
چنانچہ اسی قسم کا ایک اور مقدمہ اسوقت میرے پیش ہے۔ جس میں ایک
فریق تو دو ارمنی ہیں۔ اور دوسرا ایک مسلح تاتاری اور دونو اپنے فریق
مخالف کو چور اور ڈاکو بیان کرتے ہیں۔ حیدر بیگ اصلیت کو بھانپ
جاتا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ کہ اگر وہ دونو میرے سامنے لائے
جائیں۔ تو میں شاید اصلیت ظاہر کر سکوں۔ سچالنگ حاجی اور دونو
ارمنیوں کو سامنے منگواتا ہے۔ حیدر بیگ کہتا ہے۔ کہ فریقین میں
سے کوئی بھی چور اور ڈاکو نہیں۔ سچالنگ یہ سن کر بہت ہی جھنجلاتا ہے۔
اور حیدر بیگ کو سپرد کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ سچالنگ

حاجی سے دریافت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سلطنت کا ایک وفادار فرد قرار دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ دیتا ہے۔ کہ میں ہر سال ٹیکس اور محصول کی صورت میں ایک معقول رقم خزانۂ شاہی میں داخل کرتا ہوں۔ بنچالنگ اس معقولیت کا مذاق اڑا کر کہتا ہے۔ کہ حکومت کو اس حسن خدمت کے صلہ میں تمغہ عطا کرنا چاہئیے۔ جسے حاجی سادہ لوحی سے سچ مان لیتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ اسی اثنا میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ارمنی سوداگروں پر ڈاکہ مارنے والے مال مسروقہ کے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی کے ذریعہ ایک تاجاچی (کرم علی) گرفتار ہو کر پیش ہوتا ہے۔ حاجی کو اس خیال سے کہ اب راز ظاہر ہو گیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مال ضبط ہو جائے غش آ جاتا ہے۔ بنچالنگ کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور اس کا سبب دریافت کرتا ہے۔ آخر حیدر بیگ تمام حالات پوست کندہ بیان کر دیتا ہے۔ اور بنچالنگ صونا خانم کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر اور ملزمین کے اس اقرار پر کہ وہ سب روسی فوج میں بھرتی ہو جاویں گے۔ سب کو ضمانت پر رہا کر دیتا ہے۔ اور اُن کو آئندہ کے لئے قانون کی پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔ حاجی اس موقعہ پر بھی اپنی خست کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سپاہیوں نے گرفتاری کے وقت کہیں تھوڑی سی رقم اس سے اڑا لی تھی۔ حاجی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے نہ ملی۔ تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔

سیر و خصائل افراد مجالس

حیدر بیگ۔ صاحب ہمت اور با حوصلہ جوان ہے۔ چوری چکاری اور راہزنی کا شائق ہے۔ اور ان باتوں میں بہت مشاق۔ ملازمت کو عار سمجھتا ہے۔ اور تجارت حرفت اور زراعت کو خلاف بہادری و مردانگی جانتا ہے۔ یہ پیشے اس کی نظروں میں ذلیل اور ناکارہ ہیں۔ امن و امان کی زندگی اس کی جری طبیعت کے خلاف ہے۔ وہ ہر وقت لوٹ مار، دشمنی اور لڑائی جھگڑے کا خواہشمند ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہے۔ حکام بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اس کی حرکات کے نگران ہیں۔ وہ بھی پولیس اور کاسکوں کی نقل و حرکت سے واقف ہے۔ ان سے بچنے کی سینکڑوں تدبیریں جانتا ہے۔ نڈر ہے۔ اور وقت پر حوصلہ نہیں ہارتا۔ اس کا دل جذبۂ عشق سے خالی نہیں۔ غریب ہے مگر غیور۔ عسرت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ اپنی منسوبہ کو اغوا کر کے لے جانے کو بھی عار و ننگ سمجھتا ہے۔ عزت نفس کا محافظ ہے۔ طبیعت میں تمسخر اور دل لگی ہے اور قیافہ شناس اول درجے کا ہے۔

صفدر بیگ و عسکر بیگ۔ حیدر بیگ کے وفادار دوست ہیں۔ ان میں بھی حیدر بیگ کے سے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ مگر کم۔ ضرورت کے وقت دوست کو ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

صونا خانم - سردار قبیلہ کی لڑکی ہے۔ خوبصورت اور نوجوان ہے۔
حیدر بیگ پر دل و جان سے فدا ہے۔ محبت میں اعتدال سے
بڑھ جاتی ہے۔ مگر عام طور پر مآل اندیش ہے۔ حیدر بیگ
کی حرکات راہزنی وغیرہ سے بہت خائف ہے۔ اور اسے
ارتکاب جرائم سے روکتی ہے۔ جیلد ساز بھی اوّل درجہ
کی ہے۔

حاجی قرہ - مرد خسیس ہی ہے۔ بہت مالدار ہے۔ مگر بخل اور
خست اس پر ختم ہے۔ بد طبعی۔ خوشامدی۔ طامع۔ خود غرض اور
سود خوار ہے۔ روپیہ کو ہر طرح سے جمع کرتا ہے۔ مگر خرچ
کرنے میں بہت بخیل اور خسیس ہے۔ اس کے متعلقین حتی کہ
بیوی بچے اس کی بدسلوکی سے بیزار اور نالاں ہیں۔ وقت
پر صرف باتوں سے آؤ بھگت کرنے والا ہے۔ مگر سو
گز ناپے۔ اور گز بھر نہ پھاڑے۔ سادہ لوح۔ چھوٹا۔ بات بات
پر قسمیں کھانے والا ڈرپوک اور بزدل ہے۔ مگر کمزوروں اور
نوکروں پر اپنی بہادری اور رشہ زوری کا سکہ بٹھانے میں مصروف
ہے۔ بیہودہ گو اور شیخی باز ہے۔ مگر درحقیقت نامردوں کے
آگے اور بھاگتوں کے پیچھے ہے۔

تنکدبان - حاجی کی بیوی بڑی طرار زبان دراز اور لڑاکی عورت ہے
حاجی کے بخل اور کنجوسی سے تنگ ہے۔ مگر اپنی زبان درازی
سے اس کا ناطقہ بند کر دیتی ہے۔ اس کی مفارقت بھی
گوارا نہیں کر سکتی۔ اس کی حرکات کی نگران اور مہر

بات پر ٹوکتی ہے مگر بے سود ۔

حداوردی۔ ذلیل الاوقات قلاش ذی مؤذن ہے ۔ خدا کے کلام کا بیچنے والا ہے ۔ قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر قسم قلیل کے معاوضہ پران کا ثواب بیچتا پھرتا ہے ۔ مانگنے میں بہت اصرار کرتا ہے ۔

کرم علی۔ حاجی کا نوکر ہے ۔ یہ بھی اس کی کنجوسی کے ہاتھوں تنگ آکر میعاد ملازمت ختم ہونے پر ملازمت چھوڑنے کے لیے آمادہ ہے ۔ نہایت ڈرپوک مگر مطلب کا یار ہے مسخرہ بھی ہے ۔

اوہان۔ روسی پولیس کا رسمی داروغہ ہے ۔ بڑا ڈرپوک ۔ مگر چالباز ہے ۔ پولیس کے ہتھکنڈوں میں بہت ہوشیار ہے ۔ اصلی مجرموں کا سراغ نہ لگ سکنے پر جھوٹ موٹ دوسروں پر الزام لگا دیتا ہے ۔ جھوٹی شہادتیں دینے کا عادی ہے اپنی نیک چلنی کی سندات ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے ۔ اور وقت بے وقت اپنی حسن کارکردگی کے اظہار کو ضروری خیال کرتا ہے ۔

فقط

سرگذشت مرد خسیس

افرادِ اہلِ مجالس

حیدر بیگ }
صفر بیگ } بیگہائے آنجا
عسکر بیگ }
حاجی قرہ - سوداگر
بدل - پسر حاجی قرہ -
کرم علی - نوکر حاجی قرہ -
محمد اوردی - مؤذن -
اوسیان - یوز باشی قزاولان +
سرگئ -
قہرمان }
قراحیت } قزاولان +
و شش نفر دیگر }

ارائیل }
مکرفیچ } زارعین طوغ +
موورادو - حاکم
خلیل - یوز باشی کہ ہمراہ موورادو است
نچالنک } سائر محلہ موورادو
بیساول } ہستند -
صونا خانم - نامزد حیدر بیگ +
طیبہ خانم - مادر صونا خانم +
تکذبان - زن حاجی قرہ

مجلس اوّل

(واقع پیشاور در کنار راه جهد بیگ در زیر درخت بلوط حیدر بیگ
وصفر بیگ هر دو مکمل و مسلح چست و چابک در شب مهتابی از خانه
بیرون آمده در کنار او به صفر بیگ بسر سنگی نشسته - و حیدر بیگ بار و
بروی او بحالت غمگین حرف میزند)

حیدر بیگ - خدایا! این چه عصر است؟ این چه . باید زیست
مرد از قدر و قیمت افتاده - نه سواری لکاری میخورد - نه خبر اندازی
طالب دارد - نه جوانی را قیمتی مانده است - و نه بهادری
را عزتی با قیمت - مثل زنها بایست تمام روز از شام تا شام و از
شام تا بامداد میان آلاچیق محبوس باشی - آدم از کجا دیگر
زندگانی بکند - پول پیدا کند باید - دولت از دست بیاورد
روزهای گذشته دوره های پیش میان هر هفته یا ماهی یکدفعه
لا اقل آدم کاروانی را چاپیده - از دو سه زد - چپاو می
کرد. حالی به کاروان بیتوان یا پیاده نه از روسها دامان
توان کرد - نه جنگ تیز لباسی - نه دشمن عثمان لوئی. اگر بخواهی
نوکر هم بشوی بجنگ بروی - با بهرای لزگیها به لات و
لوت بروی - اگر به هزار زحمت بیکی را از سوراخ کوه ها در
بیاری - جز انبان کهنه و ... شکسته چیزی دیگر بدست
نخواهد افتاد - کو دعوای ترکمانی و عثمانی؟ که همه فسادها

را با طلاء و نقره پر کنند۔

الحال، هم خیلے خانها هست، که از چپا و اصلاند و زنان مے
خورند - اولاد اصلان بیگ باز دیروز در بازار آغچه بار بیع
برانهاے نقرۂ که پدرشان از عثمانلو آلجه کرده بود، مے
فروختند - بازیک هیچ دعوے اتفاق بیفتد - پیش از همه
چلو وستته وا ایستم - هنرے نمایان کنم - که رستم دستان هم نه
کرده باشد - کار من این است - نه اینکه پنچالنگ مرا صدا کرده
است - مے گوید "حیدر بیگ! راحت بنشین - دلگی کن - راه زن
درزی برو" پشیمانم کرد - که گفتم "بلے پنچالنگ! ما هم این کارها
را خب نیستم - ولے به شما لازم است که امثال ما مردان
نجیب را بالقمهٔ نانے راه نمائی بفرمائید - کار و شغلے بدهید که
نان و آشے داشته باشد" گوش کن! به بین! چه جواب داد
"کن - "حیدر بیگ! زراعت کن - باغ بکار - داد و ستد بده -
خرید و فروخت کن" گویا که من بانا زور ارمنی هستم که هر روز تا
شب هیش براندم - یا اهل لنبرانم که هم پیله نگاه بدارم - و یا
لکم پیله ورسی بروم - عرض کردم "پنچالنگ! هیچ وقت از
جوان شیر بزرگری و بازرگانی دیده نشده - پدر من قربان بیگ
(خدا رحمتش کند) این کارها نکرده است - من هم که پسر او
هستم هرگز ازین کارها نخواهم کرد" اخمش دار بخت روشن را
گرداند و اسپش را هے کرد و رفت۔

صفر بیگ - این حرفها فایده ندارد - آدم که گوشت دزدی

نخورد، اسب سوار نشود. از زندگانیٔ خود چه لذت می
برد؟ وو در روی دنیا برای چه راه می رود؟ شب گذشت
عسکربیگ نیامد؟ نمی دانم برای چه دیر کرده است؟
ها! آنست. آمد.

(دراین حال عسکربیگ می رسد.)

عسکربیگ. حیدربیگ! من هم حاضرم. صبر و بید؟ بسم الله
راه بیفتید. پس چرا انگیبینی؟ هیچ فکری بنظر می آئی؟

حیدربیگ. والله! نمیدانم کدام دهن لق حرف مفت
زن مرا به پنچالنگ نشان داده است. آمده بود میان ملوک
گردش کند. امروز از کنار او به ما میگذشت. مرا صدا کرده
می گوید "حیدربیگ! دزدی نرو. راه زنی نکن."

صفربیگ. بهاء یعنی از گشنگی بمیر!

حیدربیگ. البته هیچ می گوید. دیگر گویا که در همه قراباغ
همه این دزدیها را حیدربیگ می کند. اگر او از دزدی دست
بردارد - ولایت آسوده خواهد شد. دزدی هم برای ما
دشخوار شده است. حالا هم معطل و فکری مانده ام. اگر برویم
دختره را برداریم بیاریم - می ترسیم پدر و مادرش شکایت کنند باز
باید فراری بشویم.

عسکربیگ. حیدربیگ! همه قراباغ می داند - دختره را
پدر و مادرش بتو داده است - نمی فهمم چه باعث شده است
که باید پنهانی برداری بیاری.

حیدر بیگ - چه باعث خواهد شد؟ پول ندارم خرجش را
بکشم - عروسی بکنم - برادرم بیاورم لابد شده ام - باعثش بی پولی
است - دیگر برای این صفر بیگ مصلحت هیچ دید که بردارم بیارم
خرج عروسی از گردنم بیفتد ؛ اما این عمل برای من بدتر از مرگ است
که بگویند پسر قربان بیگ پول پیدا نکرد - عروسی کند -
نامزدش را برداشت - گریخت - گریزانده - چون صفر بیگ گفت
روز فرست اینها را بهانه در می آوری (به جهت آن غیظ کرده) بگردنم
وارد آورده است - پیش شما فرستادم که تو هم بمن همراهی بکنی ؛
صفر بیگ - من چه میگویم؟ خودت پیش من آه و داد کردی
که دو سال است نمی توانی عروسی بکنی - نامزدت را بیاوری -
گفتم - میخواهی من هم بیایم برویم برداریم بیاریم خودت بدان!
از برای من چه تفاوت می کند؟
عسکر بیگ - حیدر بیگ! از این نیت بیفت - پانزده روز
به من مهلت بده - من خرج عروسی ترا پیدا می کنم - موافق قاعده
عروسی بکن - نامزدت را بیار ؛
حیدر بیگ - از کجا پیدا می کنی ؛
عسکر بیگ - (یکایک) تا پانزده روز به تبریز می رویم -
بر میگردیم - مال فرنگ می آوریم - منفعت می کند - می
فروشیم - از منفعت او عروسیت را بکن ؛
حیدر بیگ - خوب آوازه می خوانی - اما صدایت می گیرد
در تبریز مال منفعت ریخته اند؟ ما برویم جمع کنیم برداریم بیاریم ؛

عسکر بیگ - البته. آن صنعت کجا بود؟ باید پول داد خرید.
حیدر بیگ - عجب حرف میزنی - ماشاءالله من پول ندارم کجا بیاورم؟
عسکر بیگ - مگر من از خودم پول دارم؟ حرف شنیدنی این است. حاجی قره آغاجی یک سوداگر پولدار است از او بگیریم ببریم مال بیاریم. بفروشیم. پول او را رد میکنیم نفعش از برای ما باشد.
حیدر بیگ - میگویند حاجی قره خیلی مرد خسیس است. به کسی پول نمی دهد.
عسکر بیگ - هر قدر خسیس است و آن قدر هم طمع کار است. تطمیع میکنیم با خود مال شرکت کند. به جای شراکت که همراه ما بیاید، با هم پول میدهد. من درست میکنم.
حیدر بیگ - خوب! اگر تو خاطر جمع داری. من رفتم اما باید دختره را ببینم. حالیش کنم. قول داده ام. امشب باید به سراغش بروم.
عسکر بیگ و صفر بیگ - بسیار خوب! بسیار خوب!! خیلی خوب شد!!!
حیدر بیگ - پس شما بروید من خودم می آیم. شما را پیدا میکنم. با همدیگر میرویم پیش حاجی قره.
عسکر بیگ و صفر بیگ - خدا حافظ شما! ما رفتیم دیگر اما زود بیا (میروند) ...

تبدیل مجلس

(دریں حال مجلس تبدیل یافته - از دور آلاچیقی نمایان می‌شود به مسافت ده قدم دور از آلاچیق نشسته با صونا خانم بوضع قشنگ لباس سفر پوشیده چادر شب ابریشمی در سر کرده گاهی نشسته گاهی ایستاده از پناه بوته‌ها این سو آن سو نگران و چشم براه است) *

صونا خانم - خدایا ببینی باز چه شد اکه دنیا بد شب از نیمه گذشت بهمن پیدایش نیست - سفیدهٔ صبح میزند حالا صبح میشود نمیدانم چه کنم همچه که هم واسطه ایستم * اگر دنیا بد چاره ندارم - باید برگردم باز بروم آلاچیق * (برخاسته این طرف آن طرف نگاه میکند باز میگوید) خبر دنیا بد یقین که دیگر نمی‌آید - بی شک شنوا باد آمد ببینی باز یکدام دیوانه از خدا بی‌خبر و چاره بشود تا بهبهان کشیده بگوید به وزیر گاو خر - اگر تا حال سفر یافت نیاید از عهده اش که نتوانم برآییم. اگر این وقت هم پیدا نشد باز با بد قراری شود - روز مرا سیاه کنند - باز دو سال دیگر تو خانهٔ پدرم و ستاق بمانم بخدا! که دیگر عشق اش باید نمی‌شود - هرگز سر راهش نمی نشینم - میروم به یکی دیگر شوهر میکنم - تقصیرش این است - خانه پدرم مرا سفید شده است نشسته زمین - باز دیگر ابد - چه وسوسه باید خیالم میرسد؟ انشاءالله که نمی رود - میرزا قسم خورده که تا ترا نبرم - هرگز بر زمین بیدر نشینم - سیاه چشمها چیزی دیگر است با عشقش تا خبردار شده است - وای حالا فهمیدم بوته گوش بدهد - شنیدم که کسی گو یم

"تیره دوم بیکی دیگر شوهر می کنم" باور می کند؟ نه البته باور نمی کند.
می داند که دروغ می گویم. حوصله ام تنگ می شود. هرچه
بدبختم می آید. می رانم. آه! صدای پا می آید + (در این حال
از پشت بوته حیدر بیگ سواره پیدا شده از اسب پیاده می شود) +

حیدر بیگ ـ صونا خانم!

صونا خانم ـ حیدر! توئی؟

حیدر بیگ ـ منم +

صونا خانم ـ تنهائی؟ پس رفیقهات کو؟

حیدر بیگ ـ رفیق ندارم. تنها آمده ام +

صونا خانم ـ باز این چه حرفی است میگوئی؟ پدرم برادرم
همه توی آلاچیق خوابیده اند. هیچ که دیر آمده، آلان هم دم صبح
است. بیدار می شوند. مرا که خانه ندیدند. خواهند فهمید بی شک
فرار شده. شما را عقب کرده مرا از دست تو خواهند گرفت بعد از آن
دیگر تا قیامت نمی توانی روی مرا ببینی +

حیدر بیگ ـ هنوز برای بردن شما نیامده ام. نترس +

صونا خانم ـ (با غیظ) چه طور "برای بردن تو نیامده ام"
چه می گوئی؟

حیدر بیگ ـ بهتر از این مصلحت ندیده ام. گوش بده +

صونا خانم ـ هیچ مصلحتی نیست. ببینید. زحمت کشیده
اید. اسب را پیش بکش. خواهم رفت. من دوباره نمی توانم
بآلاچیق برگردم +

حیدر بیگ ۔ تامل بکن۔ حرف مے زنم۔ گوش بدہ +

صونا خانم ۔ دجلو اسب را گرفتہ، گوش نمے دہم۔ رکاب را بگیر سوار بشوم۔ حرف را تو سرِ راہ مے گوئی +

حیدر بیگ ۔ دبازویش را گرفتہ، دختر! تعجیل مکن۔ گوش بدہ۔ بہ بیں چہ مے گویم +

صونا خانم ۔ صبح روشن مے شود۔ وقت درنگ کردن نیست۔ حرف را باز بگو +

حیدر بیگ ۔ دخترم! آرام بگیر۔ بگویم۔ پول پیدا کردہ ام۔ مے خواہم موافق قاعدہ با عادت ایلیت عروسی کنم۔ بہر مست۔ دیگر برائے چہ نصف شب بردارم؟ ببرم؟ کسے کہ ترا از دست من نمے گیرد +

صونا خانم ۔ دروغ مے گوئی۔ پول پیدا کن! درین دو سال ہم پیدا مے کرد۔ من عروسی نمے خواہم۔ مے خواہم۔ بہ ہمیں طور بروم تنہا من نیستم کہ با تو مے روم۔ روزے صدہا درین ملک دست ہم گرفتہ در مے روند۔ عار کہ نیست۔ از بیست تا دختر یکے را طوی نمے گیرند۔ ہمہ بہ ہمیں طورہا مے روند +

حیدر بیگ ۔ جان من! عزیز من! آنہا کہ دست ہم را گرفتہ در مے روند۔ پدر و مادر شان میل ندارند۔ اذن نمے دہند۔ دخترہ را چارہ از ہمہ جا بریدہ لابد مے شود۔ در صورتے پدر و مادر تو کہ خود شان ترا بمن مے دہند۔ نمے گویند بے حیا! دیگر این چہ حرکتے بود کہ کردی [illegible] رسوا شودی؟ آن وقت چہ بگویم؟

صونا خانم - زنده‌ے فکر نفتا پول از کجا پیدا کردهٔ ؟
حیدر بیگ - ده! بنشین زمین - گوش بده - بگویم از کجا پیدا کرده ام ۞

صونا خانم - (مے نشیند) خوب! بگو - ببینم ۞
حیدر بیگ - مے دانی که مال فرنگ در اینجا چه قدر گران و باصرفه است فروشنده ۞

صونا خانم - البته اینها مے دانم - با مال فرنگ چه سروکار داری ؟ تا چه که نمیتوانی [illegible] حساب بها را ملاحظه بکنی. بگو ببینم پول چه قدر پیدا کردهٔ ۞

حیدر بیگ - آخر گوش بده بفهم که چه مے گویم - دولت ایران چیت فرنگ را قدغن کرده است - کسے از ترس نمے تواند ببرد و بیاورد - مگر باتفاق یک نفر آدم رشید و باجرات بکشد - یکبار و دو بار بتواند بکشد - بیاورد ۞

صونا خانم - اے مرد! من چه؟ از این مال فرنگ [illegible] است [illegible] کار این مے خورد؟ خدا نکند که چیت پوشیدن را [illegible] حرف [illegible] بگو چه بفهمم - پول از کجا گرفته ۞

حیدر بیگ - [illegible] گذاری که [illegible] تمام [illegible] ایشان [illegible] چیت [illegible] فرنگ [illegible] که هر وقت [illegible] سکر بیگ [illegible] هم از ایل است و هم تفنگش [illegible] رود - تنها [illegible]

ـست این چیت ها بی اختیار اند هیچ چیت روسی را اعتنا ندارند ٭

صونا خانم ـ آخر به من چه؟ چیت فرنگ یا چیت روس هر دو بهم ـ حرف خودت را بزن ٭

حیدر بیگ ـ می گویند زن نچالنگ هم پنهانی از شوهرش همیشه چیت فرنگ می خرد و می پوشد ـ حاجی عزیز در این نزدیکی بیست تومان چیت فرنگ به اش فروخته است ٭

صونا خانم ـ جهنم بفروشد انگور سیاه بفروشد ـ نمی دانم این چیت چیست؟ از کجا بمغز این فرو رفته است ـ حیدر را دماغت خوش شده است ـ چه چیز می گوئی؟

حیدر بیگ ـ هر چه می گویم آخر حالیت نمی شود که چیت رنگ در پیچ چه مرغوب است ٭

صونا خانم ـ بچه کار من می خورد؟ حالیم نشود چیت فرنگ باید فروختنش خواهم کرد ٭

حیدر بیگ ـ خیلی خوب! ده ـ گوش بده اگر من یک دفعه بروم پیشت فرنگ بیاورم به بزازها بدهم ـ خرج ده هیچه عروسی را در می آورم یا ٭

صونا خانم ـ از آن وقت تا حال هن ها هن این را می خواستی بوگی ـ بارک الله! من هم می گفتم راستی راستی جوان پول پیدا کرده هست ـ مال فرنگ که با صحرا ریخته است ـ این بهر و [illegible] کرده بیا در ده یا شوا بروم یا شوا [illegible] هست حالا است که دم [illegible] دشمن می شود ٭

حیدربیگ - پول پیدا کرده ام. دروغ نمی گویم +

صونا خانم - پول پیدا کرده عروسیت را تمام کن + بمال فرنگ دیگر چرا مے دهی؟

حیدر بیگ - آخر قرض کرده ام. صاحبش بشرط این میدهد مال فرنگ را بیاورم. نفع آن را قسمت کنیم. نمیدهد که عروسی کنم +

صونا خانم - من این نفع ها را نمی خواهم. عروسی کنم + پانصو روپیم. اگر بال فرنگ هیچ داخل دارد. صاحب پول چرا با تو قسمت می کند هم نمی رود. خودش بیاورد. همه خیرش را خودش ببرد +

حیدربیگ - خودش مرد تاجر و تاجیک است. تا با هیچ نمی همراهی بکند. چه بنیه دارد؟ بآن طرف ارس بشواند با بگذارد. قزاقها مویش را مے کنند +

صونا خانم - قزاقها موی ترا نمی توانند بکنند؟

حیدربیگ - من دزدی رفته ام. صد تا دوباره بازی بلدم. من خود را به قزاقها نشان نمی دهم. تا مویم را بکنند.

صونا خانم - تو هر وقت بدزدی و راهزنی هم بیجا استی بروی مے گفتی کسے مرا نمی تبیند نمی شناسد. اما باز مے دیدند مے شناختند. دو سال فراری شدی. روی خانه ندیدی. حالا پیش روی مردم بیرون آمده. مے خواهی باین کار دست بزنی. فراری بشوی. مرا با دیده گریان بگذاری. من راضی نیستم. نمی خواهم. عروسی بکنی. پانصو ابروکیم +

حیدر بیگ - گیرم که عروسی نخواستی. نان هم نمی خواهی؟

شاید۔ من یک راہ بداخلے داشتہ باشم؟

صوناخانم۔ خدا کریم است۔ گشنہ نمے خواہیم ماند۔

حیدربیگ۔ دیگر چہ طور گشنہ نخواہیم ماند؟ مے گوئی دزدی
رو۔ مال فرنگ بنیار۔ نان کہ از آسمان نمے بارد!۔

صوناخانم۔ صبح شدہ پاشو! برویم۔ مرا ببر۔ تو سے خانہ است
بگذار۔ بعد از دو ہفتہ مے خواہی بروپئے مال فرنگ۔

حیدربیگ۔ چونکہ رخصت مے دہی ایں ہفتہ را ہم در خانہ
پدرت باش۔ اگر بعد برائے تو عروسی نکردم نبردم۔ پس کمتر از
ن کسے نیست۔

صوناخانم۔ نمے خواہم۔ نمے خواہم۔ من آلا خواہم رفت۔
شو ابرویم۔

حیدربیگ۔ دورت بگردم! دروت بجانم! پاسے ترا می
ہم۔ قربانت مے روم۔ دو ہفتہ مہلت مے گیرم۔ صبر کن۔ واللہ!
ر از دو ہفتہ عروسی کردہ مے برمت۔ خاطر جمع بپئے عروسی! ایں
ر بردن تو از برائے من از مرگ بدتر است۔ پیش پدر و مادرت
جابت بگذار۔

صوناخانم۔ دو ہفتہ صبر کردن برائے من از عذاب جہنم
کل تر است۔ دیگر تاب نمے توانم بیاورم۔ پاشو! برویم۔

حیدربیگ۔ ترا بخدا! حرف مرا بشنو۔ قبول کن۔

صوناخانم۔ رہا مے کند بگریہ کردن) حیدر! ہیچ معلوم
شو دولت از من سرد شدہ است۔

حیدر بیگ۔ صونا خانم! دلم را خون کن۔ حالا کہ دوام
کنی – وہ پاشو! سوار شو۔ برویم +

(صونا خانم مے خواہد پا بر رکاب بگذارد۔ در آں حال صبح سفید
طیبہ خانم مادر صونا خانم از آلاچیق بیروں آمدہ صدا مے زند) +

طیبہ۔ صونا! صونا!! صونا ہوسے!!!

صونا خانم۔ اے وائے جانم! ننم صدا کرد۔ دیگر نے
بردم +

(زود شروع وا سے چشمہا اندر بہ بیند)

حیدر بیگ۔ آہ! آہ!! دختر! پس من چہ کنم؟

صونا خانم۔ دیگر برو۔ واللہ! نیست۔ ننم آلاں مے آید

حیدر بیگ۔ پس کے بیایم؟

صونا خانم۔ دیگر ہیچ وقت نیا۔ برو۔ مرا دیگر نے
بہ بینی +

حیدر بیگ۔ صونا! حرفت را بر گردان۔ اگر نہ ایں خنجر
پیش رو بیت مے زنم بر دلم۔ خودم را مے کشم +

صونا خانم۔ نہ۔ نہ بحق خدا! برو سپچے مال فرنگ۔
گرد۔ بیا۔ عروسیت را بکن۔ برو۔ ننم ترا نہ بیند۔ خودت را
کشتی۔ من با بخت سیاہ خودم بودم +

حیدر بیگ۔ (گردنش را بغل گرفتہ۔ رویش را بوسیدہ) حالا
دیگر۔ دردت بجانم! غصہ نخور۔ خودت اول دادی +

طیبہ خانم۔ اے دختر۔ صونا! کجائی؟

(حمید بیگ زود سوار شده بی‌اکرده دور می‌شود) +

صونا خانم - ای ننه! اینجاییم - می آییم +

طیبه خانم - (مهربانانه زود) ای دختر! این وقت در بیابان کارت چه بود؟

صونا خانم - ای ننه جان! روز اینجا قالیچه انداخته نشسته بودم. نشب خاطرم آمد. قالیچه اینجا مانده است. از رخت خواب که پا شدم آمدم. بردارم که اول صبح و چوپانها و گله‌ها و گاو ساله چران‌ها می‌شوند می‌برند. قالیچه را برداشتم می‌آمدم لنگه کفشم از پایم در رفت تا که بست نتوانستم بجویم +

(خم می‌شود جستن کفش) +

طیبه خانم - پات را نمی‌توانی درست زمین بگذاری؟ کدام طرف افتاد؟

صونا خانم - همین جا افتاده ها!

(دست بزمین می‌مالد. طیبه خانم هم کج می‌شود) +

طیبه خانم - اگر اینجا افتاده است ببین کو +

صونا خانم - ها همین - این است جستم +

(لنگه کفش با دست گرفته نشانش می‌دهد) +

طیبه خانم - ده! پاکن - برویم +

(صونا خانم کفش را پا کرده همراه مادرش می‌رود) +

پرده می‌افتد

مجلس دوم

(واقع می‌شود در قریهٔ آغچه بدیغ دکانی که قدری خدک کرباس
شده و چیت‌هاسی و سطر ریخته شده و حاجی قره نیم ذرعی دست گرفته
بی دماغ و ملول نشسته است)

حاجی قره - (پیش خود تنها) خدا خراب کند همچو بازار را
به ره و چنین بده لستا نزا. سگ پدری خدک و شیلّه فروش این
کار کن و سنش مجرب بوده است. سه ماه است در قلعه جنس
خریده ام - آورده ام هنوز پنج توپ فروش نکرده ام - کسی نیست
که برروی مال نگاه کند - با دولت روس داد و ستد با طره بریده
شده جنس مثل میراث گشته طاعون آنجا ریخته - کسی نزدیکش
نمی‌رود. بااین بازار تا یکسال دیگر مال فروش نخواهد رفت. تمام
نخواهد شد. خانه خراب شدم رفت. این چه کاری بود که
بسرم آمد - پانصد منات پول نقد بهی. مداخل و منفعت پول
جهنم. با این هم دست نیامد. همچو چیزی کجا دیده شده؟ که نشان
می دهد؟ خانه ات خراب شود چیت فروش! در تورا خدا بنده
شیله فروش! چادره فروش! آه هرگز خیر نه بینی انشاءالله
صحیح و سالم منفعت مالت را نه خوری همچو که فروختی. اوف! اوف!
(دست تأسف بزانو میزند) بی مروت! صد بار قرآن خورد. پیغمبر یاد
کرد که بسیار مال رواج است در بازار آغچه بدیغ. در عرض
سه روز همه را می فروشی - سه روزش سه ماه شده. سه ماه هم

سه سال خواهد شد - ایں مال مشکل فروش برود - خوب مغبونم کرد
ازیں قرار درست صدمات ضرر دارم - ایں درد مرا بے شک
خواهد گشت ٭

(دریں حال غفلتاً خداوردی مؤذن مے رسد) ٭

خداوردی - سلام علیک - حاجی آقا! اسم شریف! پدرت
چیست؟

حاجی قره - علیک السلام - آقا! ناشور فرمود ید؟ تو بے چیند؟

خداوردی - خیر عرض کردم اسم شریف ابوی را بفرمائید ٭

حاجی قره - مے خواهی چه کنی؟ باسم پدر من چه کار داری
عزیز من؟

خداوردی - من چه کار دارم؟ سورهٔ جمعه خوانده ام - مے
خواهم - برائے پدرت فاتحه بدهم ٭

حاجی قره - بفرما ایں عمل خیر از کجا بخیال شریف شما
رسیده است؟ بسیار خوب! خیلے مرا خوشحال کردی ٭

خداوردی - از کجا بخیال من رسیده است؟ بسیار خوب!
امروز صبح اندر خانهٔ ما نه گذشتید؟ به بنده زاده نفرموده
اید؟ که پدرت راگو سورهٔ جمعه به پدر من تلاوت کند - بیاید
یک عباسی مے دهم ٭

حاجی قره - من؟ یک عباسی؟ چه طور؟ چه مے گوئی؟
دیوانه شده که؟

خداوردی - حاجی! هنوز دیوانه شدن من جهتے پیدا نکرده

است - خودت سفارش کرده؟ پدرم هم به من گفته است - سورهٔ جمعه را
هم خوانده ام - اگر عباسی را ندهی - آن وقت دیوانه خواهم شد.

حاجی قره - مردکه؟ سر خود ترا چه شده بود به پدر من قرآن
بخوانی؟

خداوردی - من هرگز سر خود نخوانده ام - تو گفته‌ای من هم
خوانده ام.

حاجی قره - من هیچ وقت هیچ حرفی نزده ام - و هرگز محال
است که بزنم - از من هیچ کاری که نشده است - من همیشه خودم
برای پدرم قرآن خوانده ام - ولیکن هیچ نشده است که پول
بدهم - قرآن بخواند - در عمرم نکرده ام - نه هرگز هم بخیالم نیامده
است که بکنم.

خداوردی - حاجی! یک عباسی که چیزی چیزی است؟ این قدر
حرف مزنی. نگفته باشی هم نقلی ندارد - یک عباسی را مرحمت بکن بروم
اگر چه پدرم خصوصاً شما را گفت و نشان داد.

حاجی قره - عزیز من! پدرت اشتباه شده است - احتمال دارد
کسی دیگر گفته باشد - برو پیدایش کن - عباسی را بگیر - من با این کساد
بازاری یک شاهی ندارم یک عباسی را از کجا بیاورم شما بدهم امروز
دشت هم نکرده ام - ترا بخدا! حالا دکان را نگیر مشتری می آید -
رد می شود.

(خداوردی می رود - بعد عسکر بیگ و صفر بیگ و حیدر بیگ می آیند)

عسکر بیگ - سلام علیکم حاجی!

حاجی قره - (دستش را بلند کرده) وعلیکم السلام - حاجی قربانتان بروم -
بفرمائید - تو بنشینید. (دیگرها داخل دوکان شده می‌نشینند).

حاجی قره - خوش آمدید - دردتان بجان حاجی! صفا آوردید -
دوکان از خودتان است. پیشکش شماست - چه چیز میل دارید؟
قلیان می‌فرمائید؟

عسکربیگ - قلیان می‌کشیم حاجی!

حاجی قره - حاضر، الآن چاق می‌کنم - دردتان بجانم!
(زود قلیان را چاق می‌کند).

عسکربیگ - حاجی! حالت بازارتان چه طور است؟ فروش
تان خوب است؟

حاجی قره - خدا برکت بدهد؛ مال که خوب شد - بازار کساد
نمی‌شود. خودت میدانی که من مال بد وارد دوکان نمی‌کنم. پریروز
جنس دوکان من فروش می‌رود - پریروز دوکان بسیار خالی شده بود
قلعه پیغام کردم - غلام بچه شما این مال را تازه فرستاده است. تازه ام
آورده ام چیده ام. (قلیان را می‌دهد - دست دراز می‌کند - از فندک و شما
می‌ریزد پیش حضرات) حاجی قربان شما! هرچه می‌خواهید، رواکنید
بخانه کعبه! به بیت الله که رفته ام! بقرآن قسم! بحق پیغمبر بگو
بپسرم عروسی بدل را نه بینم! اگر دروغ بگویم! همه اینجا بدیع ر
درهم برنی بهتر ازین چیت و فندک یا جوراب هیچ جا دکان هیچ کسی بهم
نمی‌رسد - قماش اینها قماش دیگر دارد - مشتری مجال نمی‌دهد - از زیر
سرم می‌آرم - ازاول سر می‌برند - فردا اگر اینجا گذرتان بیفتد - یکی

از ینہا را در دوکان نخواہید دید۔ بخرید ببرید مبارک تاں باشد
پول تا حلال است بمال خوب ہم قسمت شدہ است +

عسکر بیگ ۔ مے خواہیم چہ کنیم ۔ حاجی ! زحمت بیجا کشیدہ ؟
پارچہ ہارا ہم مے زنی ۔ اینجا مے ریزی +

حاجی قرہ ۔ (متعجب و اوقات تلخ) چہ طور مے خواہیم چہ کنیم ؟
مگر خرید نخواہید کرد ؟ شب عید است ۔ تدارک نباید بہ بینید ؟
رخت نمے خواہید ؟

عسکر بیگ ۔ خیر حاجی ! برائے رخت خریدن و تدارک
عیدی نیامدہ ایم ۔ مطلب دیگر داریم +

حاجی قرہ ۔ پول نقد نداشتہ باشید با روغن گاو ہم معاملہ مے
کنم ۔ بشرطیکہ خالص روغن گاو باشد +

حیدر بیگ ۔ اے مرد عزیز ! اگر روغن داشتہ باشیم ۔ خودماں
مے خوریم ۔ روغن گوسفند ہم نمے رسد ۔ تا چہ رسد بروغن گاو +
عسکر بیگ ! گوشت اینجا باشد بہ بیں چہ مے گوید +

حاجی قرہ ۔ (اوقاتش تلخ شدہ) شمارا بخدا ! زحمت بکشید تشریف
ببرید ۔ یک وقت دیگر تشریف بیاورید ۔ حرف بزنیم در دکان راگیرند
حالا وقت آمدن مشتری است ۔ مے آیند رو مے شوند +

عسکر بیگ ۔ حاجی ! ما ہم مرد ہانے ہستیم ۔ شمارا مرد مے
دانستیم ۔ کہ پیش آمدیم ۔ فروش را یک ساعت دیگر ہم مے تواں کرد
چہ خبر است ؟ ما ہم کارے داشتیم کہ خواستیم ترا بہ بینیم +

حاجی قرہ ۔ سبحان شما ! بخدا ! مجال ندارم ۔ بعد ازیں باز ہمہ گرہ

را خواهیم دید. آلان تشریف ببرید. زحمت نکشید.

حیدر بیگ - مرد عزیز! می خواهی جواب مان نکنی؟ تو چه طور آدمی؟ این چه حالتی است که تو داری؟

حاجی قره - قربانت بروم جواب که نکردم. خواهش کردم. که مرد کاسبم. بطرز من راضی نشوید. اگر شما نیامده بودید تا حال هفت و هشت ده توپ چیت و قدک فروخته بودم.

حیدر بیگ - عسکر بیگ عجب ما را پیش آدم آورد. پا شویم برویم. اینجا فائده ندارد.

عسکر بیگ - شما را بخدا حرف نزنید. ببینم. حاجی! اگر زحمت نمی شود غلامان دیگر بیا باده بکشیم. برویم.

حاجی قره - بیگ فرزندم! دیگر توی کیسه تنباکو نیست. همه اش همان بود. ته کیسه را تکان دادم. چاق کردم. تشریف ببرید. خوش آمدید! زحمت کشیدید!

عسکر بیگ - راست است وقتی که خدا از آدم گرفت. بنده نمیتواند بدهد. من خودم می دانم. سرمایه است در آنچه بدیع سه توپ چیت و قدک نتوانستی بفروشی. یک عالم ضرر داری. ما آمدیم که در سر پانزده روز صد منات خیر به شما برسانیم. چه فائده؟ بخت شما کار نکرد. خدا حافظ! (پا می شوند راه بیفتند).

حاجی قره - اینجا نگاه کنید ببینم چه می گوئید؟ چه طور سر پانزده روز صد منات بخشی؟ یعنی چه؟

عسکر بیگ - دیگر چه بگویم؟ تو که گوش نمی دهی آشکار

جواب کرده بیرون‌شان میکنی؟

حاجی قره - ای سرو عزیز من با کی بشما جواب کردم؟ که بیرون‌تان نمودم؟ بنشینید پائین. برای خدا افروش امروز هم

بزرگ. بنشینید بچشم. من ندانستم که شما از حرف من اینقدر رنجید. اگر صد تومان ضرر می‌کشیدم هرگز بشما نمی‌گفتم بروید

کسی تا حال از من حرف سخت نشنیده. سخنی درشت نزد از بزرگ

کل بروید کسی نزده ام. تا حالا هیچ احدی نگفته ام!

عسکر بیگ - خوب، حالا که این طور شد بنشینیم. بازهم بنشینیم و بشما

میگوئیم که مطلب ما چه بوده است. (دیگر از نو می‌نشینند)

حاجی قره - ده بگوئید ببینم. حاجی قربان تان برود چه

خبر است؟ کسی رسانده؟

منافع خبر این کجا پیدا خواهد شد؟ این خبر را که میداند؟

عسکر بیگ - خبر رسان همین مرد است - یا! حیدر بیگ

(اشاره بطرف حیدر بیگ میکند)

حاجی قره - راست است! از کجا خبر رسانده؟ ای قربان تو

حیدر بیگ - قلیان چاق کنیم - درست بجا نمی‌آرم!

عسکر بیگ - تو که منشی را نداشتی از کجا قلیان چاق خواهی کرد؟

حاجی قره - کسی دارد. کاش تو قلیان بکشی! از زود دست

قلیان را چاق کرده به حیدر بیگ نواخت

بگو ببینم - چه داری

عسکر بیگ - حاجی! این همه مال که اینجا ریخته یک فروش

برای تو منفعت دارد.

حاجی قنبر - وارد باندارد - تو حرف خودت را بزن.

عسکر بیگ - حاجی! ابزن بهادر پسر حیدر بیگ را الکولندی وا لا

حاجی قنبر - بلی است گویند که بزان بهادر است.

عسکر بیگ - همه می دانند. در همه قریه و باغ هرجا که اسم حیدر بیگ گفته شود مرغ پر می اندازد.

حاجی قنبر - در این زمانه آدم در جیب خود زر داشته باشد بهتر است تا در بازوی خود زور. هر که را زر در ترازو است زور در بازو است.

عسکر بیگ - آدم تا زور هم نداشته باشد نمی تواند زر پیدا کند. حالا گوش بده تا بگویم. خودت می دانی که حال فرنگ در اینجا چه قدر گران و رواج است - در شهر تبریز فرنگ یک عباسی اینجا فرنگی سی صد دینار فروش می رود. چای که در آنجا یک منات اینجا یک منات و نیم نمی گذارند نمیتوانند. سبب این را می دانی - برای چیست؟

حاجی قنبر - خیر چه میدانم؟

عسکر بیگ - سببش این است از ترس پول ها و لازم ارمنی قدرداران گمرکخانه قدر باشد - واز دست قیرا ... تو انها آن طرف ارس بر نمیدارند.

حاجی قنبر - اینها را از مرغ هم تیز تر پریده. آن طرف ارس به پریده.

عسکر بیگ - البته ستاره ات پشتیبانی است - حیدر بیگ

پیش ما باشد قراول با ما چه می تواند بکند*

حاجی قره - قراول و یساول را کنار بگذار - هرگاه قزاقها نباشد بخدا ! ما سالی دو دفعه تبریز می رویم بر می گردیم - قراول و یساول بمن چه خواهد کرد ؟ من از لطف خدا تنها بیست نفرشان را جواب می دهم - اما وقتی که اسم روس می برند دلم می لرزد شمشیر و تفنگ اینها این قدر ما را نمی ترساند که آمده شد مجلس استنطاق لرزه بجان من می اندازد - راستش از این قزاقها باید ترسید که شر و غلطا از اینها خارج نیست و نخواهد شد*

عسکر بیگ - ایه ! ما پنجاه تا گذرگاه بلدیم - قزاقها را فریب می دهیم - از جایی می گذریم که گرد و پای مال را نبینند تا چه رسد بخود مال*

حاجی قره - حالا از این آمدن پیش من غرض تان چه چیز است ؟

عسکر بیگ - غرض ما این است - از نشستن اینجا جز اینکه پشه بچشم و روت می نشیند ما خلی نخواهی کرد - پاشو ! پول زیادی بردار هم برای ما هم واسه خودت - برویم تبریز - ما که از خرید و فروش آنجا سر و رشته نداریم سر رشته اش نداریم - برای خودت و برای ما خرید کن - ما هم ترا صحیح و سالم با مال و جان تا اینجا می آریم - منفعت پانزده روز صد تومان پنجاه تومان منفعت دارد - منفعت پولی که بما دادی بده بما منفعت پول خودت هم بمال خودت*

حاجی قره - خوب ! پولی که بشما میدهم - نفع پول من کجا میرود ؟

عسکر بیگ - آخر عوض نفع پول ما هم [illegible]

کنیم. ترا از دزد و مزد سلامت نگاه میداریم بمنفعت میرسانیم
دیگر زیاد تر از این چه میخواهی؟ پانزده روزه از ما نفع پول خواستن
برای شما قبیح است. قدرش قابل نیست؟ بی وجود ما که تو نمی
توانی تبریز بروی. وقتی نتوانی مال بیاری.

حاجی قره - چرا نمی توانم بروم. بخواهم امروز میروم. هیچ
کس هم نمی تواند یک پوش از من بگیرد. من خودم مگر بد رو و راه
زن و چار شده ام. دعوا ها کرده ام.

عسکر بیگ - آ! جانم! صد از دزدها با مثل تو تنها این راه نمی توانی
بروی. بیائی تا که الکاء رشادت ترا تماشا کردیم.

حاجی قره - راستی! من پول بی منفعت دادن را عادت
نکرده ام. اگر نفع پولم را کم میکنید گوش بحرف شما میدهم.

عسکر بیگ - نفری صد تومان بدهی. تا پانزده روز چه قدر
منفعت میخواهی؟

حاجی قره - صد تومان پنج تومان نفع بر میدارم. زیاده
هرچه ماند مال شما.

عسکر بیگ (رو میکند بحیدر بیگ و صفر بیگ) چه میگوئید
رفقاء؟ راضی میشوید؟

حیدر بیگ و صفر بیگ - چه باید کرد؟ راضی هستیم.

عسکر بیگ - حاجی! ده - پاشو - پول حاضر کن.

حاجی قره - کی میروید؟

عسکر بیگ - امشب باید برویم.

حاجی قره - خیلے خوب - پول حاضر است - بروید - اسباب سفرتان را بپوشید - طرف شب بیایید خانهٔ ما - من هم تدارک اسب و اسباب خود را ببینم - برویم *

بیگ ها - (رها شده) خدا حافظ حاجی! (مے روند) *

حاجی قره - (پشت سرشان) خوش آمدید - بے وقت نیایید *

بیگ ها - خاطر جمع باش * (دور مے شوند) *

حاجی قره - (تنها) بسکه سرا پی پر سوخته صاحب مال قلب شکستم - جانم تلف شد - تا قیامت اینها فروش نخواهد رفت - مے گویند مال فرنگ خرید و فروش نکن - سوداگری هم مے کنی - مال روس و قزلباش بخر و بفروش - من چه خاک بسر بریزم - این مال روس و قزلباش چرا فروش نمے شود؟ خبر تا یک هیچ کار سے نمے شد نمے توانستم ضرر اینها را در بیارم پاشوم - بروم خانه - تدارک خودم را ببینم - هیچ خبر سے کم اتفاق مے افتد - والا من غصه مرگ مے شدم - (دوکان را قفل مے کند مے رود) *

پرده تبدیل مے شود

در آن اثنا وضع مجلس تبدیل یافته خانهٔ حاجی قره بنظر مے آید *

حاجی قره کلید در دست اسب صندوق را باز کرده از کیسه تومانها را بیرون آورده سی صد تومان شمرده سوا سوا کیسه ها مے گذارد - بعد مے شود تفنگ و طپانچه و شمشیرش را آورده - پیش خود جمع مے کند

در همین جا [illegible] بانو زن حاجی قره مے رسد *

تکمذبان - مے خواہی چہ کنی؟ باز این اسباب ویراق را چرا
پیش خود ریختہ؟

حاجی قرہ - مسافرم مے خواہم بروم بیرون ها.

تگمذبان - باز کجا میخواہی بروی؟ بگو ببینم.

حاجی قرہ - شما نباید بدانید.

تگمذبان - چرا نباید بدانم؟ دزدی؟ کہ از من پنہان بکنی؟

حاجی قرہ - یک ہیچ چیزے.

تگمذبان - اگر ہیچ چیزے است کہ ہرگز نے توانی بروی پاشو
برو در دکانت و مالت را بفروش.

(اسباب را از پیشش جمع مے کند).

حاجی قرہ - خدا دکان را خراب کند - آتش بگیرد - مال گر
فروش مے رود؟ تو ہم نے گذاری - چارہ سر خودم را بکنم.

تگمذبان - مرد البصیرت چہ شدہ است؟ اگر نگذارم چارہ اش
را بکنی؟ چہ مے کنی؟

حاجی قرہ - دیگر مے خواہی چہ بشود؟ خانہ خراب شدم
در دست صد منات تا حال ضرر دکان و خسارت این مال را دارم
نان از گلوم پائین نے رود.

تگمذبان - گلوت ہیچ نگیرد انشاء اللہ کہ آب ہم پائین نرود لے
لئیم مثل اینکہ بچہ ہا قاب جمع کنند - این قدر پول را جمع کردہ -
مے خواہی چہ کنی؟ صد سال دیگر عمر داشتہ باشی؟ ہمہ اش
را بخوری - بپوشی عیش و نوش کنی پول تو تمام نمے شود - برا یے

صدمات ضرر چه؟ خودت را مے کشی دیوانہ مگر؟

حاجی قرہ۔ بلعنت خدا گرفتار شوی۔ زنکه تمثالت با آتش بیفتد! از روئے زمین نیست شود! انشاءاللہ۔ گم شو از اینجا ہے شو گورلی۔

تنگذ بان۔ مردکه دیوانہ شدہٗ! من از خانۂ خودم کجا گم شوم؟ بگو ببینم۔ کجا مے روی؟ من ہم بدانم۔

حاجی قرہ۔ بجہنم! گور سیاہ! دست نے کشی؟ چه میخواہی از جان من؟

تنگذ بان۔ کاش تا حال رفته بودی۔ جان من ہم خلاص شدہ بود۔ کے آں روز را خواہم دید که عیشے و جشنے بکنم۔ چه فائدہ؟ راہ عزرائیل بند شود که مثل تو نحس و نجس را از روے زمین گذاردہ تازہ جوانان را بخاک سیاہ مے فرستند۔

حاجی قرہ۔ از نحس و نجس ہائے روے زمین یکے خودتی۔ که طوق لعنت شدہ بگردن من مفت افتادہٗ۔ من در عمر خودم بکسے اذیتم نرسیدہ۔ ضررے نزدہ ام۔ من چرا نحس و نجس مے شوم خدا لعنتت کند۔ انشاءاللہ۔

تنگذ بان۔ اگر ضرر نزدہٗ خیر ہم نرسانیدہٗ۔ نحس و نجس بجہت این که مالت را نه خودت میخوری و نه صرف عیالت میکنی۔ اگر بمیری ہیچ نباشد۔ زن و بچه ات اقلاً نان سیری مے خورند۔ بمیری۔ انشاءاللہ

حاجی قرہ۔ زن و بچه زہرمار بخورند۔ خودت بمیر۔ من خلاص بشوم۔

تنگذبان - خانهٔ تو که زہر بار ہم بہم نمے رسد - اگر باشد آن راہم مضایقه مے کنی راضی نمے شوی - بخوریم - بمیرد کسیکه مال خودش نمے تواند بخورد ؛

(دو را یں اثنا بیگمها صدا مے کنند) ؛ حاجی ! حاجی ! !

حاجی قره - زنکه ! برو آں طرف - مردم آ یند اینجا ؛

(تنگذبان زود رد شده پشت در گوش مے دہد - بیگمها مسلح بکل داخل مے شوند) ؛ سلام علیک حاجی !

حاجی قره - علیکم السلام ! حاجی قربان تان برود ! بفرمائید بنشینید ؛

عسکر بیگ - حاجی ! حاضری یا نه ؟

حاجی قره - بلے ! دورت بگردم ! حاضرم - اینهم پولها است سوا کرده ام - اما درونت بجان حاجی اسی صد تومان را خودم بر مے دارم - ورنبر پیشش روے خودتان چاے و پارچه مے خرم مے سپارم دست تان بیا ورید ؛

عسکر بیگ - ہیچ چہا حاجی ؟ اینجا لب پاری چه مے شود ؟

حاجی قره - آں طور بهتر است - ہیچ تفاوتے ندارد ؛

عسکر بیگ - چه تفاوت دارد ؟ باشد - ده - باشد - برویم ؛

حاجی قره - قدرے صبر کنید غلام بچه را فرستاده ام تنها ونوکر مرا بیاورد ؛

عسکر بیگ - چندتا اسب همرے داری - حاجی ؟

حاجی قره - سه تا - قربان تو ! یکے را غلام بچه سوار مے شود

یکے را ہم خودم یکے را ہم بارے کنم۔ نوکرہ جلوش را مے کشد۔ شما چند تا بر مے دارید؟

عسکر بیگ۔ ما ہم نفرے دو تا اسپ بر مے داریم یکے برائے سواری یکے برائے بارگیری۔ ایں یراق و اسباب از کیست حاجی؟

حاجی قرہ۔ بلے از خودم است۔

عسکر بیگ۔ خیلے خوب اسپ پوش۔

حیدر بیگ۔ واللہ حاجی! اگر آدم ناشناسے ترا بہ بیند زہرہ ترک مے شود۔

صفر بیگ۔ بخدا کہ من بحاجی ایں گمان را نداشتم۔

حاجی قرہ۔ مردی در وقت کار معلوم مے شود۔ در دست بجانم شما ہمیں ذرع ذرع کن جا آوردہ اید و اخل حساب نمے دانید۔ اما انشاء اللہ مے بینید کہ من آدم ترسو نیستم۔ تعجب دارم از بعضے سوداگرہا کہ در رہگذر مال شان را ریختہ خالی برے گردند۔

صفر بیگ۔ حاجی! سوداگرہا مال شان را بے جہت نمیدہند مال گیرہا ناقولایند۔ مثے وانی بچہ حیلہ کار یہا پیش مے آیند۔ در لباس لیسادل فزادل خود را مبر دم نشان مے دہند۔ کہ آدم بشناسد۔ گاہے اسپ پالانی یا آلاغ سوار مے شوند۔ گاہے پیادہ مے اسباب و یراق جلو آدم مے آیند۔ تو ہم چہ مے دانی مے گوئی فقیر رہگذر است۔ چونکہ رو برو و نزدیک مے رسند ہیچ مے فہمی۔

اسباب و یراق از کجا پیدا شد۔ دیگر مجال دست و پا جمع کردن نمانده
لعنت مے کنند هرچه داری مے گیرند ✤

حاجی قره - اینها همه از ترس و بے احتیاطی بسر آدم مے آید - آدم نباید هیچ کس را بگذارد نزدیک خود - و در هر لباس مے خواهد باشد یکدفعه تمن دچار شوند ببیند که چه بسر شان مے آرم - همه ایشان توبه مے دهیم - که هرگز سر راه هیچ رهگذرے را نگیرند ✤

صفر بیگ - بلے راست مے گوئی - آدم باید احتیاط را از دست ندهد - و نترسد ✤

(در این اثنا کرم علی نوکر علی دهل پیشش وارد مے شوند) ✤

کرم علی - آقا اسب ها حاضر است - کجا مے خواهی بروی؟

حاجی قره - تبریز ✤

کرم علی - مرا هم مے خواهی تبریز ببری؟

حاجی قره - بلے ✤

کرم علی - برای چه مے روی آقا؟

حاجی قره - بتو چه؟

کرم علی - یعنی چه؟ خود نمے گوئی مرا هم مے برم - ندانم که پیچ کار مے روم ✤

حاجی قره - مے روم خرید مال فرنگ - بار مے کنم گرده یابو - تو هم جلوش را مے کشی ✤

کرم علی - آقا! تو تذکره گرفتی که تبریز بروی؟

عسکر بیگ - تذکره لازم نیست ✤

کرم علی - ہیچ باشد من نمے روم - یکدفعہ ازینجا لبسالیان بے بلیط رفتیم - مو ورا دگر گرفت آن قدر سرتکم زد کہ آلان ہم درد ش را فراموش نہ کردہ ام +

عسکر بیگ - نترس - مو ورا و ہرگز رفتن مارا نخواہد فہمید +

کرم علی - راستش این است کہ وعدۂ من نزدیک است - تمام شود - مے خواہم بروم - نوکرِ کس دیگر بشوم - حاجی مواجب را بسیار کم مے دہد - علی الخصوص شکم ہم اینجا سیر نمے شود - من کہ نمے روم +

عسکر بیگ - تو این سفر را با ما بیا - در راہ ہرچہ شکمت جا بگیرد - لبشمانان مے دہیم - بیکے یک توب چیت بتو ہم مے بخشیم +

کرم علی - حاجی ہم مے بخشد ؟

حاجی قرہ - بار مرا صحیح و سالم بیاری برسانی - من ہم برائے خیر شما تلاش مے کنم - چیت ہا را کہ بیگیا لبشما مے دہند - گران تر مے فروشم +

کرم علی - باشد این ہم یکی - باز خوب است +

حاجی قرہ (بہ بیگہا) بفرمائید برویم +

(ہمگی بیرون مے روند - بعد ننگدبان مجلس مے آید) +

ننگدبان (تنہا) اے وائے ! وبدی - خدا خانہ تان را خراب کند شوہرکہ دم را تا بیدند - بردند - برائے مال خدفن - کارے لبسرش بیاید بچہ ہام یتیم خواہند ماند - وائے ! وائے خدایا ! ! (دست ہر زند بزانوش) +

پردہ مے افتد

مجلس سوم

(در واقع مے شود در کنار رود سمت غرب باش بیگها و حاجی قره از تبریز مال فرنگ خریده برگشته کنار رود پیاده شده در گوشهٔ گرد هم آمده اند. در رودخانه ارس غرش ها غرش جاری مے شود۔ شبے است پر مه برق هم گاه گاہے مے زند)

حیدر بیگ۔ الآن از اینجا نمے شود گذشت۔ باید سه چهار گذرگاه پائین تر رفت ها و هوئے کرد۔ قیل و قالے انداخت۔ تا قزاقها تمام جمع بشوند آنجا۔ بعد ما برگردیم۔ از همین جا بگذریم۔ برویم۔

عسکر بیگ۔ اے مرد! در همچه سه در رطوبت هوا قزاقها همه زیر سقف جمع شده۔ کنار ارس الآن جن هم پیدا نمے شود۔ همین جا که آمده ایم بگذریم۔ برویم۔

حیدر بیگ۔ هرگز نمے شود من این طرف ارس خیلے دزدی آمده ام همیشه قزاقها کنار ارس کمین گاه دارند۔

حاجی قره۔ حیدر بیگ درست مے گوید۔ احتیاط را از دست نباید داد همان طور که او مے گوید همچو مے کنیم۔

صفر بیگ۔ حرف حاجی محکم تر است۔ مے رویم پائین ها و هوے مے کنیم۔ حاجی! تو پیش بار ها باش۔ تا برگردیم۔

(بیگها میروند پائین۔ کمے مے گذرد که ها و هو بلند مے شود۔ قزاقها از بالا دسته بدسته سه نفر چهار نفر بنا مے گذارند۔ پائین آمدن)

یکے از قزاقها۔ آه! ملعونها یقین دزدند۔ اسب آورده اند۔

مے خواہند بگذرانند ۞

دومے - من ہیچ مے دانم اینہا قاپاقچی باشند - پنج سال فرنگ رفتہ بودند - آمدہ اند ۞

سیمے - ہرکس کہ مے خواہد باشد پدرش را مے سوزانیم ۞

(دنبالۂ قشرا قچیا بریدہ مے شود - ہاو ہو آرام مے گیرد - بیگ ہا نزد حاجی قرہ حاضر مے شوند) ۞

حیدر بیگ - وہ! زود باشید - بزنید بآب کہ وقت معطلی نیست ۞

(وہمہ میزنند برودخانۂ ارس - میان آب اسب حاجی قرہ سکندری میخورد - حاجی از پشت اسب بروے آب افتادہ آب مے بردش - بر مے خورد - بشاخۂ درخت بیدے کہ کنار رودخانہ بلند شدہ بآب افتادہ بود - ودودستی بشاخۂ بید چسپیدہ داد مے زند) ۞

حاجی قرہ - امان! اے حیدر بیگ! اے امان! عسکر بیگ! آصفر بیگ! بداوم برسید کہ خفہ شدم - مردم - امان! برسید . . . . .

حیدر بیگ - حاجی! کجائی ۞

حاجی قرہ - اینجا - بشاخۂ درخت بید چسپیدہ آویزانم ۞

حیدر بیگ - اے خانہ خراب شدہ! جائے گودی ہم افتادہ کہ بیرون آوردنت ممکن نیست ۞

بدل - اے قربانت بروم! بابام ماندہ در آرید ۞

کرم علی - بگذار خفہ شود - بمیرد - مال و دولتش بر بزد و بماند پنج روز دنیا بخور - عیش کن بچہ درویت مے خورد - بہانش نبینتوی ۞

عسکر بیگ - مردکہ! حفنگ نگو - طناب را در آر - بدہ اینجا ۞

(کریم علی زود طناب را در - می دهد)

حیدر بیگ - عسکر بیگ! زود باش - طناب را بیار

(عسکر بیگ طناب را می رساند)

حیدر بیگ - حاجی! طناب را که می اندازم - بگیر

حاجی قره - آی قربانت شوم! نمی توانم بگیرم - اگر دستم را از شاخه بردارم - آب مرا زود می برد - حلقه بکنید - بیندازید ببینید چه کنم (حیدر بیگ طناب را حلقه کرده می اندازد - می افتد بگردن حاجی قره - و می کشد - حاجی دو دستی از طناب چسپیده خفه کنان بکنار ارس می رسد - وا می ایستد - آبش می ریزد)

حاجی قره - خانه اش خراب شود کسی که مرا باین روز انداخت ورشکسته شود آنکه مرا از دکانم آواره نمود

حیدر بیگ - حاجی! در سفر کارها سر آدم می آید - نباید دل تنگ شد - وقت گفتگو نیست - همت بکنید برویم - یکدفعه می ریزند سرمان - رسوامان می کنند تا زود است باید از کنار ارس کناره بکشیم - در بیستان قائم بشویم - وقتیکه نصف شب شد - همه بخواب رفتند - راه بیفتیم (همه از کنار رود خانه کناره رفته از چشم ناپدید می شوند - بعد ده نفر ارمنی مسلح از گوشه می رسند)

اوهان (بیوز باشی ارمنی) شیرم سرکز! شیرم فراپیت! شیرم قهرمان! شما سه تا پیش من وا ایستید - جلو بروید - تفنگهایتان را حاضر داشته باشید - هر وقت گفتم - بلا تأمل بیندازید - بزنید - شما را من باسم مسو در او نشان داده خواسته ام برای همچو روزی اگر

شما پیش من باشید صد تا را جواب مے دہیم - اے بچہ ہا ہنگی پشت سر ما باشید. نترسید - انشاء اللہ ما را کہ دیدند بار شاں را ریخت مے گریزند - اگر نہ گریختند - دست باز گردند - خدا مے داند - ہمہ شا نرا مثل جنگل ریزہ ریزہ خواہم کرد *

سرکز - آیوز باشی! از کدام طرف خواہند آمد؟

اوہان - از ہمیں جلوہاں خواہند آمد - قاصد خبر شاں را آوردہ گفتہ است غیر ازیں راہ ندارند - بیایند - سرکز! متوجہ باشید - انشاء اللہ ازیں بارہا یکے پنجاہ منات زیادہ تر بخشش خواہیم برد *

سرکز - آ! یوز باشی ہمہ بارہا شانرا خواہید گرفت؟

اوہان - خدا میداند کہ تا خورجین شانرا ہم خواہم گرفت *

سرکز - آ! یوز باشی بیچارہ نیستند - ہرچہ باشد باز فقرا ہا غی ہستند - اہل ولایت حساب مے شوند - اگر ملاحظہ حالت آنہا را نکنیم - پس کہ خواہد کرد؟ باز باید چیزے بخود شاں واگذاریم کہ نفریں ماں نکنند *

اوہان - پسر! چہ حرفے است مے زنی؟ جانب داری چہ مردم بما ماندہ است؟ جانب داری کردن ملاحظہ اہل ولایت نمودن از نفرین خلق خوف کردن با نوکری نمے سازد - خدمت دیوان انجام نمے گیرد *

سرکز - یوز باشی! پیش بروم ببینم مے آیند یا خیر *

اوہان - خوب - احتیاط خود ترا داشتہ باشی - مبادا!

بترسانی برگردند بگریزند ؛

سرگرد - خبر بیش روئے شان که هرگز نمی روم ؛ (می رود)

اوهان - بچه ها ! سرحساب باشید ؛

(بنامے کند نصف آرائے مردم - بعد ؛)

سرگرد - یوزباشی ! آتش بجانه ات بیفتد ! این است - مے آیند - اما جوان بلند بالائے مسلح و یکمل جلوشان افتاده مے آید - چنان مهیب است که خون از چشمش مے چکد ؛

اوهان - راستی ؟

سرگرد - خدا مے داند ؛

اوهان - بگو تو بمیری ؛

سرگرد - سر تو ! بتو ! بمیری ! بوری که صورتش هیئت عزرائیل دارد ؛

اوهان - راستی ؟ تفنگ و طپانچه در برش دیدی ؟

سرگرد - بخدا ! که دیدیم ؛

اوهان - چند تا بودند ؛

سرگرد - همه شان سه تا بنظرم آمد - اما آن یکے هیچ یک آنها شبیه نیستند ؛

اوهان - هیچ ترس ندارد همینے خواهد بگذارد بیایند - اما سرگرد شیلے نزدیک تر ایستاده ایم - اینجا غفلتاً سر ما مے ریزند قدرے عقب تر وا ایستیم - سر حساب باشیم - بهتر است ؛ آو هارا بکش عقب ؛ (دفعه رسے عقب مے روند - یک صفرے ایستند - درین حال

بگیما پیش پیش حاجی قره پشت سر بار ها در وسط مے رسند) *

حیدربیگ (تفنگ دست گرفته پیشتر مے آید) اے سواره ! چه کاره اید؟ سر راه را چرا گرفته اید؟ از راه بیرون بروید *

اوہان - چه! از راه چرا بیرون برویم؟ تو کیستی که همچو دلیرانه حرف مے زنی؟

حیدربیگ - قرشال! قراسورانی؟ راه داری؟ تو چه؟ سر راه مردم را گرفته - سرکه هستیم گفتم از راه بیرون برو - بگوشتم - مے خواهی شکست راه سفره سنگ بکنم؟ (تفنگ را بلند مے کند) اے لیسرا عسکربیگ! صفربیگ! ایستاده اید؟ چرا نمے زنید؟ بیفتید بزنید - بکشید *

اوہان (دو آدمهاش از راه کناره مے کنند) * مرد عزیز! دیوانه شده - هار شده - گویا شما خون ناحق ریختن راه آموخته شده اید - امّا عزیز من! با هم مردمانے نیستیم که ما را بکشید *

حیدربیگ - قرشال! یعنی شما همچو مردمان بزن بهادرید - که کشته نشوید - بگیرید که آمد * (تفنگ را دراز مے کند) *

اوہان آ! جان عزیز! دیوانه نباش - ها! به بین - ما رفتیم بیا این راه راست بگیر و برو - بخاطر خدا باعث خون ناحق ملوم نشو، ما که با شما کار نداریم *

حیدربیگ - نمے شود - قرشال! عوض آن خودنمائیے تو تا ترا نکشتم - ول نخواهم کرد *

اوہان - بابا جان! من برائے خودنمائیے خود نگفتم که سر راه ما

نیستیم - که بخواهید ما را بکشید" مقصود این بود که ما فرستاده و با مور موزراو
هستیم - ما را بکشید - جواب مودراو را چه می دهید؟

حیدر بیگ - قرشال! ما می دانیم - جواب مودراو چه می
دهیم؟ جواب بدهیم؟ انکار می کنید؟ اینجا استنطاق خانهٔ روسی
است؟ احوال می پرسد. گفتم سر راه را نگیر - از راه کنار برو -
والا الآن همه را مثل برگ درخت می ریزم.

اوهان - می رویم - می رویم. فرزند! دل تنگ مباش سرکز
بچیم! قراپت! تهران! برگردید برگردید - فرزندانم که از اینها بوی
خون می آید.

سرکز - آ - یوزباشی! برگردیم پس به مودراو چه بگوییم؟

اوهان - پس چه خواهیم گفت؟ نه بینی اینها وزند قاچاقچی
مال فرنگ که هیچ نمی شود. قاچاقچی از هیم فرشتے که یک سپاهی
نمایان بشود مالش را می ریزد - فرار می کند - اینها می خواهند
ما را بکشند لخت کنند - قاصد پدر سوخته سفیه اینها را ناحق قاچاقچی
دانسته خبر آورده است. (همه بر می گردند)

سرکز - آ - یوزباشی! اگر مودراو بپرسد به کسی دچار شدید؟
کسی را دیدید؟ چه بگوییم؟

اوهان - می گوییم ما قاچاقچی نا قاچاقچی ندیدیم هرگز.

سرکز - پس بگوییم به دزد دچار شدیم؟

اوهان - آ - بچیم! ما چه کار داریم بگوییم؟ شتر دیدی ندیدی؟

قراپت - خیر آ - یوزباشی! می گوییم که به دزد دچار آمدیم زیاده

بوومد. نتوانستیم عقب بکنیم - با چے نشدیم - برگشتیم*
اوهان خوب - اور ابعد فکرے بکنیم. که چه بگوییم - حالا بے کنید

بروییم*
سرکز پیش بگذار بپرسیم "که قاچاقچی هستید؟ مال فرنگ دارید؟"

(عقب بر مے گردد)*
حیدربیگ - ارمنی ! باز برگشتی - والله ! اجلت رسیده است
من تا همه شمارا نکشم شما ازینجا گم نمی شوید - مے رود*
(حرکت مے کند سر ارمنی ها - سرکز مے گریزد. وقت گریختن کلاه از

سرش مے افتد)*
اوهان - (دل تنگ) آ! لیپه سرکز! این طرف برگرد - سربان خون

نیار*
سرکز - یوز باشی! کلاه از سرم افتاد - بگذار - بردارم - بیایم*
اوهان (از حرص، ور رفته) لیپرا بگذار - بیا - بگذار - بماند کلاه

جهنم - سرت را مے برند* (سرکز زود نزد مے رود)*
حیدربیگ (پشت سرشان) آے گوش بدهید! بحق خدا !
بارواح پدرم! اگر دیدن مارا جائے بروز بدهید بشنوم - مے آییم -
نسل تا نزا از روے زمین بر مے دارم تا آن بچه هائیکه تو خانه

در گهواره دارید - مے کشم. شه، دیدانید*
اوهان (از دور) نمے دانم - سیخیال شما چه مے رسد؟ مگر ما هم
ایل هستیم؟ رو برو ہے هم شخوا اهیم آمد چه کار داریم بروز بدهیم قد
هیچ مے دانی ما بسر شما آمده بودیم - ما با شما ور زنگی شوخی مے

کرده‌ایم. می‌گفتیم که موورا و مرا فرستاده است تا ببینیم شما چه خواهید
گفت ما اهل یا دروت هستیم. آمده بودیم از شما بپرسیم که گاومیش
بخریم. معامله‌ٔ مال سر نگرفت برگشته‌ایم می‌رویم.

حیدر بیگ. خوب! ده بروید. دلغیظ پاهاش را زمین می‌زند.
زود زود بروید یالا! وه. رفتند. دلاسی با تند تند رمی‌دوند تا از چشم‌ها ناپدید
بشوند. پس از آن حاجی قره نزدیک‌تر آمده رو می‌کند (بر رفقا) ای واو
بیداد! ببینید این ارمنی‌ها را چرا ول کردید؟ چه دست و بال شان را
نه بستید؟ تنها اختیار با این نیستان. در اینجا بمانند تا ببینید.

حیدر بیگ. برای چه حاجی؟

حاجی قره. برای اینکه می‌روند. قزاقها را بیاورند سرمان.

حیدر بیگ. گاومیش خر را با قزاقها چه سر و کار است؟ چه لازم
کرده است بجز دیش زحمت بدهد قزاقها را به سر ما بیاورد.

حاجی قره. شما نمی‌دانید بشنیک اینها گاومیش خر نبوده‌اند. حرف
شان اعتبار ندارد. به قول صفر بیگ اینها صد تا حیله در بغل دارند.

حیدر بیگ. حاجی! من ضامن که در این سفر از اینها به تو هیچ وجه
ضرری نرسد.

حاجی قره. چه می‌گوئید؟ مگر منحصر همین سفر است؟ باید به
چند نفر از این قبیل مردمان تنبیه کاملی کرد که دیگر جلو قاچاقچی را
نگیرند. هیچ آدم‌ها را که جلو آدم می‌گیرند. اگر آدم صحیح و سالم ول
کنند دیگر از دست اینها می‌توان مال قاچاق آورد؟ آمد و شد کرد؟
بعد از این دیگر من از هیچ سفر به منفعت دست بردار نخواهم شد و

چه فائده ؟ من اِشما خاطر جمع شدم عقب ماندم والاّ ضرب شست خودرا باینها سے نمودم و ازین قبیل نادرستها از براے آئنده راه را پاک مے کردم *

عسکر بیگ ۔ خوب ۔ دفعه دیگر که راست آمدی ضرب شست رانشان بده حالا که گذشت *

حاجی قره ۔ انشاء الله ۔ خواهید شنید ۔ وه ! هیچ کنید ۔ بروم ۔ وقت ایستادن نیست ۔ باید امشب به قارتا بازار برسیم ۔ بدل را آنجا پیش شما بگذارم ۔ خودم با کرم علی پیش صفنیم ۔ بروم بآنچه بدیع ۔ فردا که روز جمعه است ۔ بجمعه بازار آنجا برسیم ۔ مال رابفروشیم *

حیدر بیگ ۔ حاجی ! از آنجا آں طرف ترتنها مے توانی بروی ؟

حاجی قره ۔ از آنجا آں طرف تر دیگر قزاق مزاق که نیست ؟

حیدر بیگ ۔ قزاق نیست ۔ اما ایساول موورا و هست ۔ دوچار بشوی آں وقت کارت خوب تر مے شود *

حاجی قره ۔ من خودم از خدا مے خواهم که به ایساول موورا و برخورم ۔ قصاص از اینها بکشم *

حیدر بیگ ۔ بارک الله حاجی ! ماشاء الله ۔ خیلے زیرکی ۔ من ترا هیچ بجا نیاورده بودم *

حاجی قره ۔ یکے دو تا ایساول دوچار من مے شد کارے به سر شاں مے آوردم که تا قیامت مزه اش از دهن شاں بیرون نمے رفت ۔ بعد ازیں هر دم از طرف اینها آسوده مے شدند ۔ تا چند تا سے اینها گوشمال نه خورند ۔ دماغ شاں نسوزد ۔ ولایت از

دست اینها فارغ نمی‌شود۔

حیدر بیگ۔ اگر می‌شد که حاجی! ما هم هنر ترا می‌شنیدیم خوب بود۔ ورادے می‌افتند۔ از چشم ناپدید می‌شوند)۔

پرده می‌افتد

مجلس چهارم

(واقع می‌شود در دره خونا شهین شب ماهتاب و دستار سنی - یکے پیاده دیگرے سوار الاغ می‌آیند)۔

ارا کیل۔ کرد بیج! خدا بگذارد انشاء الله امسال غله‌ها فراوان تمام می‌شود۔

کرد بیج۔ انشاء الله که می‌شود۔ سه سال است غله‌ها را ملخ می‌خورد۔ امّا خدا امسال آن قدر داده است که تلافی سالهائے گذشته خواهد شد۔

ارا کیل۔ کرد بیج! خیالم می‌رسد که چه قدر خوب شد از سالهائے گذشته غله‌ہائے ماں در چاه انبارہاں مانده بود۔ والّا این سالهائے گرانی بما خیلی بد می‌گذشت۔

کرد بیج۔ بیشک۔ اگر گندم تا پوسے نمی‌شد محال ہمگی از گرسنگی نمی‌مردند۔

ارا کیل۔ خدا بزراعت برکت بدہد! در دنیا بہتر از آن

پشیمان نیستند؛

عسکر بیگ - صدای پا است می آید - وا! اینها کیستند؟

و واسته ایستند - درین حال حاجی قره از جلو پیدا می شود

کرم علی - آقا! اوضاعت خراب شد - دو تا آدم پیش روی مال می آیند - می گفتند که از رفیقهات هیچ جدا نشو - طمعت زور آورد سوا نشوی آمدی - وای! برو که خوب بیا زار آنچه به بیع رسیدی مال فروختی - الآن خواهند گرفت

حاجی قره - بیمروت! چه حرف مفت می زنی؟ کسی می تواند مال بگیرد؟

کرم علی - اینها می گیرند - یا اینشبریا - ببین بشکل اینها بیادل سوورا واست - وای! دست و پا بزن - ببینم چه خواهی کرد - بارت را چه طور حفظ خواهی نمود

حاجی قره - خدا نگذارد - بکوش خلال با اینها نمی دهم که دندان شان را پاک کنند - تو سر بار جوت قائم بنشین - تنفنگ من جلو اینها را بگیرم - ببینم عرف شان چه چیز است - باید اینها را گرفت دست بال شان را به بست انداخت - این دره بها تند تا چشم شان کور شود - تا چند تا از اینها را این طور بکنم - ضرب شست مرا که چشیدند مزه دهن شان را نفهمند - راهها از آسیب اینها ایمن نخواهد شد - بیا رسید خدا کاری با پیکیم - دیگر کسی جرأت نداشته باشد - طمع به مال تاجر ها نکنند

کرم علی - من با شیل هیچ آهن روی بار کوبیده شده ام - تا

گیرند بکشند. بنده از بدبختی‌ها هم افتاد - خاطرت جمع باشد.

حاجی قره - خوب بارک الله! ده احسن کن - برو جلو - والسیت تا من ببینم - اینها چه کاره اند و تفنگها را دست گرفته می رود سید ارسید ما) آدم کیستید؟ بگوئید دیگر نه می زنم تان - ها!

ملک دو پنج - آ - جان من چرا می زنی؟ دیگر ما که خلافی نشده کرده ایم - رهگذریم - راه می رویم.

حاجی قره - جفنگ نگو - همه کس راه می رود - راستش را بگو ببینم که کیستید. این وقت شب اینجا چه کار دارید؟

ملک دو پنج - طلوعچی هستیم - رفته بودیم دشت - در فصل کردیم در وهال شام شد - حالا برگشته ایم - می رویم خانه هامان.

حاجی قره - با این حرفها سر سرامت بیچا نمی بینید که؟ چه؟ من از آنها نیستم که خیالتان رسیده. خود می دانم که شما که هستید. تا شما را مثل دکول نکنم نه ولایت از دست شما آسوده می شود - نه آینده و رونده از دست شما خلاصی دارد.

ملک دو پنج - (تعجب کنان) ارکیل! این چه می گوید؟ یعنی چه؟

ارکیل - موافق قاعده پیش برده - احوال بگیر بپرس - ببین چه می گوید مقصودش چه چیز است؟

ملک دو پنج - ای برادر! ما مردمان فقیر رعیت پادشاه هستیم - سر خودمان را بکاسی نگاه می داریم - در سر خودمان هرگز به کسی ضررمان نرسیده است - نه راهزنیم - نه دزد اسوار ایم - ما چه کاره ایم که ولایت از دست ما آسوده نشسته.

حاجی قرہ - من از حیلہ بازیہائے شما خبر دارم - اگر شما آدم درستے ہستید این وقت شب اینجا چہ مے کردید؟ اینجا چرا مے آئید؟ ہمیشہ فکر و خیال شما بردم ضرر زدن و خانہ مردم خراب کردن است تفنگہای ماں را بریزید زمین والا میزنم ہا! خود بدا نید۔

مکردیچ - آقا! تفنگ ماں کجا بود کہ زمین بریزیم - ما ہم ہمین دو تا داس - دیگر جز این اسبابے پیش ما نیست - اگر غرض شما این است ما را لخت بکنی آدرا بگو۔

حاجی قرہ - من آدم لخت کن نیستم - من آنم کہ جان مثل شما حریص مال مردماں را مے گیرم۔

ارا کبیل - مکردیچ! این چہ طور دزد است؟ من از حرفہا ے این ہیچ سر ہم نمے شوم - چہ مے گوید؟

مکردیچ - من ہم ہیچ سر در نمے برم - نمے فہمم - حرف نزن - گوش بدہ ببینیم باز چہ مے گوید؟ (رو مے کند بحاجی قرہ) برادر! ما چہ طور حریص مال مردیم؟ ما مردماں رعیت خراج و باج بدہ و توجیہ بدہ پادشاہیم - بیگار کشیم - بقدر قوت بمردم خیرماں مے رسد - درین زمستان گرانی ہمسایہائے چول و حوش او بہ مسلمانہا را غلہ قرض دادیم - دستگیری نمودیم - کہ از گرسنگی نمیرند - اگر تا حال کسے از اہل طوغ یک تورش یا یک پول سیاہ مال کسے را خوردہ است - کسے گفتہ باشد شنیدہ باشی - خون ما بر شما حلال است۔

حاجی قرہ - خون شما خیلے وقتے است حلال شدہ است - تا حال کسے نبودہ است بریزد - حال اجل شما را کشاں کشاں بہ من

دوچار کرده است. چاه کن خودش همیشه ته چاه است! از بس غالباً مردم را خراب کرده اید. امروز بمکافات عمل خودتان خواهید رسید مدرا قهاتان را برهنه بدید والاّ بخدا! که تفنگ را سر دل تان خالی خواهم کرد
(از بیمی با ترسیده مضطرب مے شوند)

ملا روبیج آ- برادر! بحق زمین بحق آسمان ما ایراق ندا ریم. چه چیز را بریدم؟ آخر تقصیر ما؟ گناه ما؟ برائے چه بما غضب کرده؟

حاجی قره- تقصیر گناه شما! این زمین و آسمان را پیدا کرده است تورو مسا قها! صنعت دیگر قحط شده بود که این کار را برائے خود پیشه قرار دادید؟

ملا روبیج- اے جان عزیز! دیگر در دنیا بهتر از صنعت ما صنعت دیگر هم هست؟ پیشه ما نباشد تان گیر کسے نمے آید. عالم همه از گرسنگی مے میرند.

حاجی قره- ببین ببین. جرأتش را نگاه کن. تعریف صنعتش را هم مے کند. فرشته‌ها مردم عذاب بکشند. بیرق ببین وکیسه‌ها مال جمع کنند. شما مفت مفت تصاحب بکنید. هیچ چیزے مے صاحب دیده شده؟ بکدام دین روا است؟

ملا روبیج- اے برادر! برائے خدا ما را اذیت مکن. بگذار راه مان را بگیریم. برویم. کارهائے خوش طبعی و شوخی مے مانده.

حاجی قره- بخدا! قدم از قدم تان بردارید نعش تان را روی زمین افتاده بدانید. حرف مرا شوخی مے پندارید؟ مے خواهید این بحرف مثل شما احمقها باور کنم بگذارم؟ نزدیک بیائید. آن وقت

هرچه دل تان می‌خواهد بکنید گفتم پاهاتان را ببرید*

مکردیچ - ارکیل! چه باید کرد؟ چه بکنیم*

ارکیل - والله، من خودم هم مات مانده‌ام*

مکردیچ - خدایا! این چه کاری بود - افتادیم - آخ جانم پیش که نمی‌گذاری برویم پس بگذار - برگردیم عقب - از راه دیگر برویم این راه‌ها مال تو باشد*

حاجی قره - هرگز احتمال است که بتوانید قدم از قدم بردارید - می‌خواهید بروید - بروید و خبر کنید - خودش با جمعیت بیاید سر من بریزد خوب فکر کرده اید! ان‌شاءالله خبر مرگ شما به سوورا و خواهد رسید تا بعد از این سایر همکاران شما را هم عبرت بوده باشد*

مکردیچ - آه - پدر جان! تو ما را حساب می‌کنی که این بارها را سر ما می‌آری؟

حاجی قره - من شما را دزد - راهزن - خانهٔ مردم خراب کن - ظالم مفت‌خور - لائق چوب دار حساب می‌کنم*

مکردیچ پس تو خودت چه کاره‌ای هستی؟ که خودت ظلم را می‌کنی - و ما را ظالم می‌گوئی*

حاجی قره - شما خودتان بهتر دانید که من کیستم - اگر نمی‌دانستید هرگز این وقت شب بیابان در جلو مرا نمی‌گرفتید*

مکردیچ - والله! با خودمان هم خیلی خیلی پشیمان شده‌ایم - که چرا از این راه آمدیم که تا بتو دچار شدیم - ما هیچ ترا نمی‌شناسیم و نمی‌دانیم چه می‌گوئی - هرگز خیال ما نمی‌گذشت که ترا ببینیم*

حاجی قره - این حرف‌ها بیک پول نمی‌ارزد - آخر حرف من این است
که مرا معطل نکنید پیش نه خورده نه هم برنداشته از یراق بیرون بروید.

تکردیچ - اراکیل! چاره چیست؟ چه بکنیم؟

اراکیل - والله! بالله! تالله!!! یراق نداریم. جز این دو تا
داس دیگر بره نده پیش با بهم نمی‌رسد. می‌خواهی ببینید از هم این داسها؟

(داسها را می‌اندازند پیش حاجی قره)

حاجی قره - تفنگ طپانچه و شمشیرتان را بیندازید. والّا
آتش کردم ها!

اراکیل - ای مرد! تو چه طور آدمی؟ بحق خدا! بحق پیغمبر!
نه تفنگ داریم نه طپانچه.

حاجی قره - قبول ندارم. باور نمی‌کنم - دروغ می‌گوئید.
پنهان کرده‌اید. بیندازید.

تکردیچ - حالا که باور نمی‌کنی خود بدان. هرچه دلت می‌خواهد
بکن - خدا خیرت بدهد!

حاجی قره - هیچه؟ پس به بینید که چه می‌کنم. (تفنگ را
از بالای سر آنها خالی می‌کند. فیر دم کرده اراکیل از سر خر افتاده غلط
می‌خورد - حاجی قره طپانچه را کشیده داد زنان سر اینها: حرکت نکنید
حرکت نکنید که می‌کشم تان! دو بیچاره ارمنی یکی افتاده از ترس بلند نمی‌شود
دیگری سر پا نمی‌تواند بجنبید.)

تکردیچ ای بنده خدا! آخر ما را چرا ناحق می‌کشی؟

حاجی قره - حرکت نکنید. (بعد رو به کرم‌علی کرده) - آی پسره

کرم علی: من اینها را نگاه میدارم - تو زود برو - خلاص شو.

کرم علی - آقا! عقب بروم یا پیش بروم؟

حاجی قره - هه - ابله! عقب کجا میروی؟ میخواهی باز برگردی کنار ارس. پیش برو - برو - خلاص شو - زود.

کرم علی - یعنی میگوئی با بار بروم بروم؟

حاجی قره - فوه! ابله! هه! البته! بی بار چرا میروی؟

کرم علی - خودم هم میدانستم که همچو است.

(اسب را هی کرده میرود - از چشم دور میافتد - در این حال اراکیل میخواهد بشود).

حاجی قره - (فریاد میزند) آی! حرکت نکن - بخدا میزنمت.

(اراکیل با زمین نشسته یکدفعه مورداو با چار جبیت پیدا میشود).

خلیل یوزباشی (بمورداو) آی آقا - اینجا ببند - بیائید که خسته ام.

کلردبیج - ای دور سرتان بگردم! بیائید - ما را از دست این ظالم برهانید.

اراکیل - (دست بسته) ای قربانتان بروم! برسید ما را از دست این دزدها نجات بدهید.

حاجی قره - ای قربان چشمتان! هر که هستی بیا - اینها از ترس من نمی توانند حرکت کنند - برس - دست اینها را ببند که از بلای من خلاص بشوم - بروم پی کار خودم.

(در این حال موورا و با جمعیت زدوی اینها را میگیرند)

موورا و - حرامزاده ها! از دست من کجا می توانستید در بروید؟ سراغ تان را گرفته پیش شما می آیدم. خلیل یوزباشی! نگذار.

خلیل یوزباشی (به نزدیک ارمنی ها رفته) ای بجدا! حرکت نکنید می زنم، همه تان را می کشم. یراقهاتان را بریزید.

کردپیچ - آ - دور سرت بگردم! ما دزد نیستیم. این مرد سر راه ما را گرفته بود. (اشاره بحاجی قره می کند)

خلیل یوزباشی. (رجوع میکند بحاجی قره) ای مردکه! حرکت مکن، یراقت را بریز.

حاجی قره - ای برادر جان! من آدم بی غرض اهل کسبه آسوده و بی خیال رفتم - اینها جلو مرا گرفته معطل کرده بودند. می خواستند لختم کنند. این قدر خودداری کرده دست و پا نموده ام که نگذاشته ام تا حال لختم کنند.

موورا و - خلیل یوزباشی! فرمان بده همه یراقها را بریزند. بعد از آن مقصر و غیر مقصر معلوم میشود.

کردپیچ آقا! والله! ما یراق نداریم. می خواهید نزدیکتر بیائید ببینید.

خلیل یوزباشی - (به حاجی قره) ای مردکه! موورا و می فرماید. یراقهات را بینداز کنار.

حاجی قره - آه! قربانت بروم! مگر موورا و اینجاست؟ چشم. اینست انداختم - بلی دیگر جانم بموورا و پیشکش است - اما اینها

دروغ عرض می‌کنند. یراق شان را قایم کرده اند.

(یراقهاش را می ریزد زمین).

مووراو. (نزدیکتر آمده بحاجی قره) مردکه! همه شبانه روز است من پی تو می گردم. خلیل یوزباشی! اینها دستها این را.

(خلیل یوزباشی بازوی حاجی قره را می بندد).

حاجی قره. ای! دور سرت گردم! تقصیرمن چه چیز است؟

مووراو. چانه نزن. رفیقهات را بگو. وگرنه فردا می دهم دارت می کشند.

حاجی قره. آقا! مرا چرا دار بکشند؟ دزد و راهزن را دار می کشند. من نه دزدم نه راهزن.

مووراو. چطور دزد و راهزن نیستی؟ پس تو رفیق دزدان ارامنه اگلیس نیستی که لخت شان کرده ابریشم شان را برده اید؟

حاجی قره. آ. دور سرت گردم! من مرد فقیرم. شغلم سوداگری است. آدم لخت کردن از من بر نمی آید.

مووراو. پس این وقت شب با این اسباب و یراق اینجا گلرکه را می خوری؟ آدم درست هیچ وقت در هیچ جای چرا می ماند؟ بچه ها! این را محکم نگاه دارید ببینیم آنها کیست.

(رو به ارمنی ها) مردکه! شما چه کاره اید؟

مکردیچ. آ. قربانت! ما فقیر درودگرایم. طلوع از سر زراعت برگشته بخانه می رفتیم. این مردها را توی راه نگهداشته می

گذاشت برویم. اگر شما نمی رسیدید دست این گرفتار بودیم.

موورائو. ای مرد! اینها را تو اینجا نگاه داشته بودی؟

حاجی قره. من اینها را نگاه داشته بودم؟ دروغ گفته باشند. خدا خانه شما را خراب کند! اینها سر راه ما را گرفته بودند. می خواستند لخت کنند.

تکردیچ. آقا! بخدا! دروغ می گوید. او می خواست ما را لخت کند.

حاجی قره. اینها خیلی حیله دارند. آقا! بحرف اینها باور نکنید. اینها بمن هیچ وانمود می کردند که از لباسهای شما هستند حالا حرف شان را بر می گردانند.

تکردیچ آقا! والله! این مرد دروغ عرض می کند. حرفش را اعتنا نکنید. اما از اول تا آخر بخود مال دروگر طوری گفته التماس التجا کرده ایم از ما دست بکشد. دست نمی کشید رفیق هم داشت همین حالا گریخت و رفت.

موورائو. خلیل بوز باشی! وه! بیا بفهم که کدام یکی راست می گوید. شیطان هم از حرف اینها سر در نمی برد. که میدانند که اینها چه طور آدم اند؟ هر سه تاشان را بر دارید ببرید. فردا به سرهنگ نشان بدهیم. استنطاق بشوند. والا ما سر در نمی بریم هر چه که ایشان بفرمایند عمل می کنیم.

(خلیل بوز باشی همه را دوستاق می کند.)

حاجی قره. (گریه کنان) خانه ات خراب بشود ای که خانه

مرا خراب کردی. خون بجگری اسے که مرا بخون ناحق انداختی! بے ایمان از دنیا بروی اسے که مرا به بلاے ناگهان دوچار ساختی! من کجا دیوان کجا؟ من از استنطاق مے گریختم باز که باستنطاق افتادم. یکے یکے از موے سر گرفته تا نوک ناخن پا خواهند پرسید و ه! بیا بسوالها ے بے معنے اینها جواب بده. بیا که تمام خواهد شد یکے از اینها ها. اے مرد! ترا هیچ هرگز دولت شاد و روبیت خندان شود که ما را ناحق باین مصیبت انداختی! که مے داند کے از استنطاق خلاص خواهیم شد؟ استنطاق روس تا پنج سال دیگر هم تمام نمے شود. زراعت ما را که بیارد؟ خرمن ما را که بکوبد؟ حاصل ما چه طور میشود؟ که بردارد؟ که جمع کند؟ آه! آه!! آه!!!

پدرت آتش بگیرد سوارهٔ تفنگی!

خلیل یوزباشی. مروکه! قلم چانه بزن. راه برو

(همه مے روند. تا پرده مے شوند)

پرده مے افتد

مجلس پنجم

(واقعه مے شود درمیان اوبهٔ شهربیگ توے آلاچیق نشسته یک روز پیش عروسی کرده. عروس را آورده همه بچه و جوانها سے اوبه جمع شده و دف و دایره مے زنند. مے رقصند. مے خوانند. مے خندند. مے افتند

حیدر بیگ - خدایا! هزار بار شکر بکرم تو! سے اینکه مے بینم به بیداریست یارب! یا بخواب؟ روبروی صونا خانم نشسته ام - دو سال با درد مفارقت بیابان گرد بوده روزگاری به جدائی گذرانیده تا که باز زور رسیده ام. سے کجا من شکر این نعمت توانم بجا بیاورم؟

صونا خانم - حیدر بیگ! ترا بخدا! بعد ازین دگر گردش نروی دیگر مرا تاب جدائی و طاقت دوری نمانده خدا نکرده کاری بکنی - فراری بشوی. یا دست حقی بگیرندت من دیگر در دنیا زنده نمی توانم بمانم - من بعد اگر یک روزی تو بمانم مے میرم.

حیدر بیگ - خاطرت جمع باشد - دزدی نمی روم - هرگز نخواهم رفت - سپالنگ خودش زبانی بمن سپرده است - اما راه مداخل خوبی جسته ام چندان نقلی هم ندارد - که تو هم مانع نشوی رضا ندهی.

صونا خانم - بگو ببینم چه راه مداخلی است.

حیدر بیگ - خودت که مے دانی - بیست و پنج روز پیش ازین نگفتمت؟ از حاجی قره بول برداشته مے رویم برای مال فرنگ. آن وقت راضی نمی شدی - حالا که خیرش را دیدی؟ حق اینکه رفتیم آوردیم - درمیان یک روز در قارقا بازار فروختیم - مایه را پسر حاجی قره برداشت نفعش را اما آوردیم رفقا این سفر قسمت خود شان را بمن دادند - در مدت ده روز خرج و دستی کرده مواقع جواهرات اینست تو را آورده ام - اگر بحرف تو

گوش مے دادم۔ بیٔے رفتم۔ یا باید ترا بر داشته فرار مے کردم تا هنوز
هم خانهٔ پدرت مانده بودی*

صونا خانم ۔ پس چه طور مے گوییند؟ مال فرنگ قدغن است
هر که آمد و شد کند تنبیه دارد*

حیدر بیگ ۔ البته عاجز ها را هر جا ببینند مالش را مے گیرند۔
خویش را هم تنبیه مے کنند ۔ اما که مے تواند نزدیک امن بیایند؟

صونا خانم ۔ پس جلو ترا هیچ نگرفتند؟

حیدر بیگ ۔ چرا نگرفتند؟ یک دفعه ده نفر سربازان آمدند همه را
دو اندم مثل مور و ملخ پاشیدند ۔ رفتند*

صونا خانم ۔ امان اے حیدر! این کار هم باز خطر دارد ۔ راستش
من با اینهم راضی نیستم ۔ بحاجی قره پیغام مے دهم که دیگر لشما پول ندهد
دوبارهٔ شما را از رفتن زیر پا تال نشسته نبرد ۔ والله! وقتے که خیالش
را مے کنم دلم مے لرزد*

حیدر بیگ ۔ دلت چرا مے لرزد؟ چه خبر است مگر آ ـــ ے!
صونا خانم! صونا خانم!! صونا خانم!!! (از گردن صونا خانم را بغل گرفته
از رویش ماچ مے کند ۔ دوباره) * قربانت بروم! پس چه کار بکنم؟ چه کارے
دست بزنم؟ یا چه چیز ـــ شما را نگاه بدارم؟

صونا خانم ۔ (گریه کنان) دستت بکش ۔ ازین کارها هم دست
بردار ۔ نمے خواهیم ۔ بجای آنکه از خانهٔ پدرم آورده ام یک سال خوب
مے توانیم گذران بکنیم ۔ بعد اگر کار خوب بے خطرے پیدا کردی
خود بدان*

حیدر بیگ - پس بگذار یک دفعه هم بروم - قرض رفیقها را بدهم دیگر نمی روم ۔

صونا خانم - (گریه کنان) هیچ یکدفعه راهم نمی گذارم هیچ دفعه راهم نمی گذارم - رفیقهات صبر کنند ۔

حیدر بیگ - آخر شرط کرده ایم - اگر نروم - پول شان را بخواهند صبر نمی کنند ۔

صونا خانم - تو کار نداشته باش - من به آنها سفارش می کنم بابام بگوید - آنها را ساکت کنند ۔

حیدر بیگ - خوب - اما نمی دانم - تو از چه بابت احتیاط می کنی ؟

صونا خانم - احتیاط من این است که باز اسم تو میان بیاید کار از برات پیدا شود من سیاه روز گردم ۔

حیدر بیگ - بیهوده خیال گرفته است - هرگز این طور نخواهد شد ۔

صونا خانم - چه فائده من که نمی توانم آرام بگیرم - دلم هیچ مثل برگ بید می لرزد - هیچ می دانم باز ترا از دست من بگیرند ۔

(در این اثنا تکذبان زن حاجی قره داخل می شود) ۔

تکذبان - آ! دور سرت گردم! پس شوهرم را چه کردی ؟ چه کارش آمد؟ همه آمدند - او نه خودش پیدا شد نه نوکرش پیدا شد ۔

حیدر بیگ - واه! عجیب! هنوز هم نیامده است؟ نرسیده است؟

نگهبان - خیر - آخر این چه کاری بود کردید؟ مرد مرا تا بیند،
بروید - آواره گذارید که گشتنش داده اید؟
حیدربیگ - ای ضعیفه، نترس. ببینی کدام وه گیر کرده مانده
است. می آید - همه رسید. فکر نکن.
نگهبان - وه گیر نمی کند. اگر اختیارش دست خودش بوده
تا حال می آید. من شوهرم را از تو می خواهم، هیچ که برود همان
در هم باید ... من بوده.
حیدربیگ - برای ما حقیقت واقع شدی. شوهرت بچه
نابالغ نبود با او را تنها نمی بریم. تکلیف کردیم خیر خودش را ملاحظه
نمود که با ما همراهی کند. راه افتاد و آمد. متوجه شده از جاهای
خطرناک گذرانیدیم. به آبادی که رسید راهش را گرفت. رفت و دیگر
ما چه بکنیم که نیامده است؟ نرسیده است. سرها را در دنیا
برد بیرون.
نگهبان - می روم به موو راو و به نچالنگ شکایت می کنم.
شوهرم را شما گم و گور کرده اید.
در دین حال های و هو بلند شده موو راو و نچالنگ با چند سوار دور تا
دور آلاچیق را می گیرند.
موو راو - فرمایش نچالنگ است کسی از جای خود نجنبد.
حیدربیگ - (پیش آمده) موو راو! غرض نچالنگ چیست؟
چه می فرمایند؟ اینجا مقصری نیست از او فراری باشد.
موو راو - مقصر هست یا نیست نچالنگ می خواهد حیدربیگ

را ببندید.

حیدربیگ - حیدربیگ منم - خدمتی فرمایش دارید بفرمائید.

سنچالنگ - (پیش آمده) حیدربیگ نصیحت من بگوش تو فرو نرفت - از پیئی کارهای بد بلند نمی شوی - حالا باید همراه من بقلعه بروی. (صونا خانم بنای کند بلرزیدن و گریه کردن).

حیدربیگ - سنچالنگ اشما این فرمودید "دزدی نرو" اگر رفته ام حرف شما را نشنیده ام قلعه رفتن زحمتی دارد.

سنچالنگ - بلی حرف مرا نه شنیده ای - ده روز پیش از این قدری بالاتر از کنار ارس ارمنیهای اکلیس را لخت کرده ابریشم شال را برده اید - مطلب آشکار شده است - بهتر آنست که برای تخفیف تنبیه خود گردن بگیری رفیقها ترا هم نشان بدهی.

حیدربیگ - سنچالنگ اشما می فرمائید مطلب آشکار شده است - الامن دزدی نرفته ام و کسی را لخت نکرده ام - اگر کسی روبروی من وا ایستاد این حرف زد - خون من بر شما حلال است.

سنچالنگ - خوب - خلیل یوزباشی! آن ارمنیها را صدا کن اینجا (خلیل یوزباشی اوهان یوزباشی را با دسته خود پیش می آورد).

اوهان یوزباشی! این بود که به شما دچار شده بود؟

اوهان - قربانت شوم - من هرگز موذی نبوده ام بیست سال است به بزرگان ولایت خدمت می کنم بسیت تا کاغذ

رضامندی دارم سال گذشته مدال نقره برای من نوشته بودند سرتیپ عداوت قدیمی با من داشت۔ نگذاشت لشکرنویس برات مدال مرا بنویسد۔ این کاغذهای خدمتهای من است۔ بگیرید، بخوانید

(کاغذها را نشان می دهد)

سچالنگ۔ هنوز برای دانستن خدمات تو وقت ندارم۔ آنچه که دیده‌ای بگو

اوهان۔ قربان سرت! من از برای بیگ بودن خود شهادت نامه دارم۔ بگیرید۔ بخوانید (شهادت نامه را بیرون آورده به سچالنگ نشان دهد)

سچالنگ۔ ای پیر احمق! حرف را بزن۔ اثبات نجابت خود را بگذار وقت دیگر

حیدر بیگ۔ سچالنگ! صدتا از این شهادت نامه‌ها به یک پول نمی ارزد۔ کسی که در دانش شبهه داشته باشد۔ برای نسب خود شهادت نامه درست می کند

اوهان۔ این حرف را اگر حضور سچالنگ نمی گفتی جای دیگر می باشد با این تفنگ جواب شما را می دادم

(دست می کند به تفنگ باز به سچالنگ عرض می کند)

دور سرت گردم من در این دفتر نفوس آخری بیگ نوشته شده ام۔ حالا این می خواهد بیگی مرا پامال کند۔ احقاق حق کن تا من بدبخت نشوم

سچالنگ۔ اگر دوباره مطابق سوال من جواب ندهی آلان حکم می کنم پنجاه تا چوب به تو بزنند۔ بیگی خود را با مرة عزرا موش می کنی

من از تو مے پرسم ایں بودلیشما دچار شد؟

اوہان۔ بلے قربان! ایں بود با بیست نفر سوارہ مسلح شمشیر بہ سرہان کشیدہ۔ تفنگ بروے ماں گرفت۔ ما ہمہ ہشت دہ نفر بودیم اگر از ما زیاد تر بلے نشوند۔ از دولت شما اینہا را مے گرفتیم۔ از ما کہ گذشتہ اند رفتہ اند ارمنیہاے اکلیس را لخت کردہ اند۔

حیدر بیگ۔ سنچالنگ! ہر چہ عرض مے کند ہمہ بہتان و دروغ است۔

سنچالنگ۔ طائفہ تا تار تماماً دروغ گو و کذاب مے شوند۔ تو ہم از آنجملہ کہ بحرف تو اعتبار کردن بسیار مشکل است۔ یکے ہم با اسباب و یراق دو تا ارمنیے طوغ را در میان را لگاہ داشتہ بود لخت کند۔ حالا آشکار دروغ مے گوید۔ کہ گویا ارمنی ہا مے خواشتہ اند اورا لخت کنند۔

حیدر بیگ۔ بلے دانم چہ جور آدم است۔ من ہمیشہ خوب و بد قرا باغ را مے شناسم۔ اگر بہ بینمش مے فہم کہ حرفش راست است۔ یا دروغ و بہ بسر خودت کہ حقیقتش را عرض مے کنم۔

سنچالنگ۔ خلیل یوزباشی! آں مردکۂ دوستاق را بیار اینجا۔ حیدر بیگ بہ بیندش۔

(خلیل یوزباشی حاجی قرہ را حاضر مے کند)

سنچالنگ۔ ہا! دِہ! بگو بہ بینیم ایں کیست؟ چہ طور آدم است؟

حیدر بیگ۔ سنچالنگ! من ایں را مے شناسم۔ بسیار

سنچالنگ این آدم لعنت کن نیست ارمنی ها خلاف عرض کرده اند +

سنچالنگ خلیل یوزباشی! ارمنی ها را بیار پیش +

(خلیل یوزباشی طوغی ها را مے آورد) +

سنچالنگ - حیدر بیگ! نیست که بحرف شما اعتنا داده مے توانم بکنم. بیا خودت فکر بکن - چه بیا این ارمنی ها آدم لعنت کن است؟ این مرد حرفش این است که اینها مے خواستند او را لعنت کنند +

حیدر بیگ - هیچ نیست - این مرد هم این حرف را دروغ گفته است

(سنچالنگ تسخیر خلق مے شود) +

سنچالنگ - پس چه طور باید بشود؟ معلوم که همه دروغ مے گوئید. و همه باید تنبیه بشوید - من نزاکه باید ببرم قلعه +

حیدر بیگ - اختیار با شما است +

(صونا خانم بنا مے کند بلرزیدن) +

سنچالنگ (بحاجی قره) مردکه! بگو ببینم آخر بچه جهت این ارمنیها را توسے راه لنگ کرده بودی؟

حاجی قره - آ! دو رمت گردم! آنها مرا لنگ کرده بودند - لعنت کنند - من مرد کاسب هرگز راهزنی نه کرده ام - کار من نبوده است - من همیشه خرید و فروش مے کنم - هر سالے مبالغے بپادشاه خدمتها کرده ام +

سنچالنگ - بپادشاه چه خدمت کرده مردکه؟

حاجی قره - قربون مرت! پانزده سال است - سالے پنجاه

تومان به گمرک خانهٔ پادشاه خبرے رسانم *

سنچالنگ - بلے معلوم شد خدمتهاے بزرگ کرده! الحق سزا وار مرحمتهاے بزرگ هم هستی ؟

حاجی قره - بلے قربان! عوض این خدمتهاے من بایست مدال طلا بمن مرحمت شود - هرانگاه . . . *

سنچالنگ - بله پادشاه مثل شما خدمتگار بسیار دارد - پول هاے که مے دهیم باید بدهند مدال طلا درست بکنند - باز بجو و شما تقسیم نمایند! جهنگ نگو - جواب بده به بینیم ارمنی ها را چرا نگاه داشته بودی ؟

حاجی قره - دور سرت گردم! آنها مرا معطل کرده بودند *

نکرو بیج - قربانت شویم! دروغ مے گوید - او خودش مے خواست ما را لخت کند *

(دریں حال یساولے از طرف موورا وچو انشیدے رسد) *

یساول - (به سنچالنگ) آقا! موورا و مرا خدمت شما فرستاد زبانی عرض کنم - دزد ارمنی هاے انگلیس پیدا شد - اینشبها را هم پیش گرفتند - دزد ها هم دوستاق است از عقب هم احوالات را نوشته خدمت شما اطلاع خواهد داد *

موورا و - یقین که باز تاتار است *

یساول - بلے تاتار بودند *

سنچالنگ - مگر شما خیال مے کردید - انگلیس یا فرنگ خواهد شد *

اوہان۔ وو بہرت گردم! وردہمیشہ از تا تارہا مے شنود۔
اوماہا ہرگز وزد نے شود +

سنچالنگ۔ نفست بگیرد! ایں از درست کارہاے شماہا کہ
نیست از دست تاں برنے آید۔ جرأت بدارید۔ وزدی بروید +

پیساول۔ آقا! مو وراد یک نفر قاچاقچی ہم گرفتہ بود۔ خودش را با
بارش فرستادہ است +

(دریں حرف رنگ حاجی قرہ پرید) +

سنچالنگ۔ کجاست؟ بیارند حضور +

(پیساول مے رود بیاوردش) +

حیدر بیگ۔ سنچالنگ! حالا بشما معلوم شد کہ من وزد نیستم۔ و
وزدی نمے روم +

اوہان۔ آقا! ہماں وزدہا ئیکہ گرفتہ اند بے شک رفیق ایں خواہند
بود +

سنچالنگ۔ آنجاش تحقیق خواہد شد معلوم مے شود +

(دریں حال پیساول کرم علی را بحضور مے آورد۔ حاجی قرہ بمحض دیدن
کرم علی اے واے گفتہ غش مے کند مے افتد)

سنچالنگ (تعجب کردہ) ایں؟ یعنی چہ طور شد؟ ایں چرا غش کردہ؟
ایں را حالی بیارید بہ بینیم +

(مو وراو آب مے ریزد حیدر بیگ و خلیل بوزباشی بازوش را مے
گیرند۔ مے مالند۔ حاجی قرہ چشمیش را وا مے کند) +

سنچالنگ۔ مرد! بتو چہ شد؟ چرا بے ہوش شدہ ی؟

دزبان حاجی قره بندمے شود سے توانہ جواب بدہد ،

سنچالنگ ۔ (کرم علی) پسرہ! راستش را بگو تو را رہا مے کنم ۔ این مرد کہ ترا دیدہ چرا بے ہوش شد ؟

کرم علی ۔ نے دانم قربون سرت !

سنچالنگ ۔ تو کے با کہ پیشے مال قاچاق رفتہ بودی ؟

کرم علی ۔ من ہیچ وقت با ہیچ کس پشے مال قاچاق نرفتہ بودم ۔

سنچالنگ ۔ پسرہ ! چہ مے گوئی ؟ ترا سر بار گرفتہ اند ۔ چہ طور مے توانی منکر این مطلب بشوی ۔

کرم علی ۔ من ہرگز از آں بار خبر ندارم ۔

سنچالنگ ۔ پس آں مال از کیست ؟

کرم علی ۔ نے دانم ۔

سنچالنگ ۔ پس تو سر اسب نبودی ؟

کرم علی ۔ بلے بودم

سنچالنگ ۔ پس بار را سر اسب کہ بار کردہ است ؟

کرم علی ۔ شیطان گذاشتہ است ۔ من از این بار خبر ندارم ۔

سنچالنگ ۔ عزیزمن ! شیطان را ما بہتر از تو مے شناسیم ۔ او خیلے کارہا دارد ۔ اما مال قاچاق خرید و فروش نے کند ۔ راستش را بگو والّا پوستت را مے کنم ۔

جیدر بیگ ۔ عرض دارم سنچالنگ !

سنچالنگ ۔ بگو ۔ بہ بینم ۔

حیدربیگ ـ در خدمت شما بسیار مقصرم ـ ولیکن بتقصیر خود هم اقرار نمیکنم ـ این مردرا با دو نفر رفیق دیگر من برای آوردن مال فرنگ برده بودیم ـ اینکه گرفته اند نوکر اینها است ـ از شدت خست بجهت نگیر آمدن مالش که فهمیده غشش کرده ـ ارمنی ها را هم از ترس مال خود در راه معطل کرده است *

سنچالنگ ـ (به حیدربیگ) مطلب معلوم شد ـ رفیقها ست که بود؟

حیدربیگ ـ عسکربیگ بود و صفربیگ *

سنچالنگ ـ (به موورا و) بفرست آنها را بیاورند *

موورا و ـ چشم آقا *

(موورا و بیاول پیش آنها می فرستد) *

سنچالنگ (به حیدربیگ) پس چرا خجالت نکشیدی؟ گفتی اوهان دروغ می گوید *

حیدربیگ ـ اوهان با زور دروغ گفته است ـ بجهت اینکه ما همه جهت شش نفر بودیم ـ مال فرنگ می آوردیم ـ چهار تا هم بار داشتیم ـ با اینها دچار شدیم ما هوسی کردیم ـ ترسانیدیم دواندیم شان ـ برگشتیم آمدیم بسر خودت ! از لخت شدن ارمنیهای انگلیس ما هرگز خبر نداریم *

(در این حال یک نفر بیاول عسکربیگ و صفربیگ را حاضر می کنند) *

سنچالنگ . حیدربیگ ! رفیقهات اینها است *

حیدربیگ ـ بلی ! اینها است *

سنچالنگ ـ حیدربیگ ! هرچه از بابت دزدی تقصیری

برقو نیست. امّا چون بی بلیط از سرحدّ بآن طرف رفته، مال فرنگ باین طرف آورده و تفنگ و شمشیر بسر قراولان مو ورا و کشیده باید من آلان شما را دوستاق کنم. ببرم قلعه.

حیدربیگ. اختیار به شماست. سنچالنگ!

صونا خانم. (این حرف را شنیده دویده رفته و دست بدامن سنچالنگ شده) قربانت شوم! مرا بکش. او را مبر. مرا بی صاحب مگذار.

سنچالنگ. حیدربیگ! این که است؟

حیدربیگ. سنچالنگ! این کنیز شما است. دیروز عروسیش را کرده آورده ام. باعث همهٔ این بدبختیهای من همین است.

سنچالنگ. چه طور؟ مگر او چرا باعث بدبختی تو می شود؟

حیدربیگ. سنچالنگ! ما نهایت عاشق و معشوق همدیگر بودیم. دو سال می شد از بی پولی حسرت می کشیدم. نمی توانستیم عروسی بکنیم. آخر الامر ناچار شدم که پول گیر بیاورم. دزدی که بشما قول داده بودم نمی توانستم بروم. رفتم مال فرنگ آوردم فروختم. با منفعت آن عروسی کردم. دیروز این را آورده ام کاش که می مردم! این روز را نمی دیدم.

صونا خانم. دور سرت گردم! سر پادشاه تصدق کن. بنده بی جرم. آقای کرم نمی شود که این مطلب را شما بالا بنویسید شاید باین اشک چشم من رحم کنند. من از زبان خود کاغذ می

دہم۔ بعد ازیں حیدر بیگ را ہرگز نگذارم۔ ہیچ کارے بہ برود ۔

حیدر بیگ۔ سنچالنگ! من حاضرم این تقصیر را در روا غستان پیش روے دشمنان پادشاہ با خون خویش بشویم ۔

سنچالنگ۔ (بہ موورا و) واللہ! دلم مے سوزد۔ این بیچارہ ہا را از ہمہ کرجدا بکنیم۔ امّا تا این مطلب را ببالا اظہار بکنیم۔ موافق ژاکون مے توان اینہا را بضامن داد؟

موورا و۔ بلے مے شود ۔

عسکر بیگ۔ سنچالنگ! ما ہم حاضریم۔ در روبروے دشمن شمشیر بزنیم ۔

سنچالنگ۔ (بہ موورا و) اینہا را ضامن بدہ۔ تا از بالا خبرے برسد ۔

موورا و۔ بچشم ۔ (دریں حال نگہبان زن حاجی قرہ داخل شدہ روے پاے سنچالنگ افتادہ) ۔

نگہبان۔ دور سرت گردم! شوہر مرا ہم بمن بخش ۔

سنچالنگ۔ (بہ حاجی قرہ) مرد کہ! دیگر پیے مال فرنگ مے روی کہ؟

حاجی قرہ۔ توبہ! سنچالنگ! توبہ!! توبہ!!! شب و روز شما را دعا خواہم کرد کہ مرا ازیں محل برگردانیدی ۔

سنچالنگ۔ (بہ موورا و) این را ہم ضامن بدہ ۔

موورا و۔ بچشم ۔

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم! اسپ مالم چہ طور بشود؟

سنچالنگ - دریں باب قدرے صبر کن۔

حاجی قره - قربانت شوم! عالم نرسد مے میرم۔

سنچالنگ - خود مے دانی مے خواہی بمیر - مے خواہی نہ میر۔

خلیل یوز باشی! تو کر حاجی قره و ارمنیها سے طوغی را خلاص کن بروند۔

سنچالنگ درو مے کند بہ آنہا، امثال شما مردمان نجیب و بیگ زادگان را سزاوار نیست ہرگز خودتان را بار تکاب عملہاے بد وکارہاے ناشائستہ بدنام بکنید۔ در نظر امنائے دولت خوار و خفیف بہ نظر بیائید۔ چنانکہ دزدی عمل بد است و در نزد ہمہ کس مذموم و ممنوع است۔ ہمچنانست اقدام کردن بسا کر عملہائے کہ دولت بنابر مصلحت خود و منفعت ملت غدغن کردہ است۔ مال فرنگ از جانب دولت غدغن است۔ ہر کس باین کار اقدام بکند معلوم است۔ خلاف جمہور کردہ و اطاعت امر پادشاہ را نہ نمودہ است۔ و ہر کہ از امر پادشاہ بیرون رود۔ بر خلاف حکم او رفتار نماید۔ مثل این است کہ خلاف امر خدا و حکم پیغمبر خدا کردہ است۔ زیرا کہ امر خدا و حکم پیغمبر و فرمان پادشاہ برائے سلامتی ملت و حفظ ناموس و ترقی و معموریت مملکت باہم توام است۔ ہر کہ از امر خدا بیرون برود عذاب اخروی را گرفتار خواہد شد۔ و ہر کہ از اطاعت پادشاہ خارج شود عقاب دنیوی را دوچار خواہد شد۔ و ہر کہ خلاف امر و نہی پیغمبر را بکند۔ در ہر دو جہان رو سیاہ

وشرمنده خواهد بود۔ وہر کہ اطاعت خدا را کرد۔ بہشت نصیب اوست۔ وہر کہ فرمان پادشاه را برد۔ شفقت ومرحمت قسمت اوست۔ وہر کہ با اوامر رسول متحلّی شود بالذّت آخرت وعزت دنیا متجلّی گردد۔ رحم ارمنان دولت زیاد بر آنست کہ این تقصیرات شمارا برائے جہالت ونادانی کہ دارید نہ بخشند۔ امّا شما را لازم است عقل وہوش پیدا کنید۔ خیر خودتان را ملاحظہ نمائید۔ بہ نیت خالص از صداقت اندیشان دولت باشید۔ ودر ہر خصوص اوامر ونواہی را با ویگیرید۔ خیالات فاسدہ را از سر خود بیرون کنید تا رستگار وبشوید۔

بیگہا۔ بسر وچشم سنچالنگ اسچان ودل نصیحت شما را قبول داریم۔

سنچالنگ۔ دوست صونا خانم گرفتہ) بہ بیں اِنخوبی واشک چشم توخیدربیگ را از تو جدا نہ کردم۔ از او خوب متوجہ مے شوہی باز بکارہائے بد اقدام نکند۔ تا از بالا جواب برسد۔

صونا خانم۔ چشم سنچالنگ! خاطر جمع۔ خودم را بہ کشتن میدہم۔ نہ گذارم کہ دیگر پےکارہائے بد برود۔

سنچالنگ۔ خیلے خیلے راضیم۔ ضمانت تو از ضمانت ہمہ کس معتبر تر است۔ خدا حافظ! (مے رود کہ برود)

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم سنچالنگ! لیباوالان مدور او

وقت گرفتن من هم عباسی از جیبم در آورده اند - بفرمائید

بدبختانه

سنچانگ - (بجور راه) بفرمائید آلان پول این را بدهید این قسم عملهای که این بیسوادها باید ترک بشود - تا کی اینهمه بی ترتیب وول خواهند بود - این کارها چه معنی دارد - بدنامی دولت است - و دلیل است به بی عرضگی من و شما.

حاجی قره - خدا عمر و دولت ترا زیاد کند! آقا! تا عمر دارم این التفات شما را فراموش نخواهم کرد.

(سنچالنگ دور می رود - آدمهاش هم پشت سر آنها می روند)

پرده می افتد

تمام می شود

فرہنگ و تعلیقات

سرگذشتِ مردِ خسیس

صہ ۱۴ | حاجی قیرہ - اصل ترکی میں حاجی قارا ہے +
یوز باشی - ترکی لفظ ہے - یوز بمعنے صد (سَو) اور باش بمعنی سردار - فوج میں سَو سپاہیوں کا سردار - دارو غہ جمعدار +
قراول - فوجی سپاہی - ترکی لفظ ہے - دیدبان - محافظ - کانسٹیبل +
موورا و - روسی زبان میں شہر کے مجسٹریٹ کو کہتے ہیں +
سپچالنگ - یہ بھی روسی زبان کا لفظ ہے - حاکم ضلع یا ڈپٹی کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے - چیف سپر وائزر +
یساول - ترکی لفظ ہے - پولیس کانسٹیبل - سنتری - دیکھو فوقی یزدی کا یہ شعر

پردۂ آں نگاہ خشم آلود + کہ یساول بہ مجلس غضب است

نگہبان - اصل ترکی کتاب میں صرف نگہ ہے +

صہ ۴۲ | اوبہ سرا و یا بستی - قریہ - گاؤں - خیمہ گاہ +
بہ سر سنگے - ایک پتھر پر - چٹان پر +

صـ ۴۲ | سر۔ طرف۔ کنارہ۔

بکار . . . خوردن۔ بہ کار خوردن۔ کام آنا۔ مفید۔ "بہ کار آید" کا استعمال آجکل بہت کم ہے ۔

آلاچیق۔ دراصل ترکی میں آلاچوق ہے)۔ بید کی تیلیوں کا بنا ہوا اجالی دار خیمہ جو نمدے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے ۔

دست بیاورد۔ دست سے پہلے حرف جار بہ محذوف ہے ہاتھ میں لائے ۔

روزہائے گذشتہ ۔ در حرف جار محذوف ہے ۔

لااقل۔ کم ازکم۔ آج کل بہت مستعمل ہے۔

چاپیدن۔ غارت کرنا۔ لوٹنا۔ لوٹ مار کرنا ۔

چپاوہی۔ (چپاو)۔ چھاپہ۔ لوٹ۔ غارت ۔

داغان کردن۔ پریشان کرنا۔ چھاپہ مار کر تتر بتر کردینا

قزل باش۔ (قزل = سرخ۔ باش۔ سر) نادر شاہ کی فوج میں ایک ایرانی دستہ کا نام تھا۔ جس کی ٹوپیاں سرخ ہوتی تھیں۔ ترک اہل ایران کو مجازاً قزلباش کہتے ہیں۔

عثمانلو۔ آل عثمان۔ ترک ۔

دعواے۔ جنگ۔ مٹھ بھیڑ ۔

لزک۔ صحرانشینوں کا ایک قبیلہ ہے۔

لاَت ولوت۔ حقیر۔ بے مایہ۔ مفلس۔ کنگال ۔

سوراخ کوہ۔ غار۔ کھوہ ۔

صـ۴۳ یراق - دیراغ) آج کل بمعنی ساز و سامان و اسلحہ استعمال
کرتے ہیں - اصل میں اس گھوڑے کو کہتے تھے جس پر
سوار ہو کر غارت کے لئے جاتے تھے +

الجہ کردن - لوٹنا - غارت کرنا - ڈاکہ مارنا +

باز یک ہیچو الخ - اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے - یک
تنکیر کا فائدہ دے رہا ہے + اگر پھر کبھی ایسی مٹھ بھیڑ
کا موقعہ ملا تو الخ +

راحت الخ - اس کے پہلے حرف محذوف ہے - آرام سے بیٹھ -
امن سے رہ + راحت آجکل " بہ راحت " استعمال
ہوتا ہے +

دلگی - چوری چکاری - راہزنی - عیاری +

بانا زور - خسیس کمینہ حقیر +

خیش راندن - ہل چلانا کھیتی باڑی کرنا +

لنبران - نام قبیلہ +

لک - نام قبیلہ +

جوال شیر - ایک قبیلہ کا نام ہے +

اخمش را ریختند - تیوری چڑھا کے - تیوری پر بل ڈال کر -

روش - روشیں - آج کل ضمیر متصل لگاتے وقت اگر اس کے
ماقبل حرف علت ہو - تو ی نہیں لگاتے - مثلاً
بابام (بابایم) ، گلوم (گلویم) ، عموم (عمویم)
وغیرہ +

ص۳۴ ہے کردن - اطلاع دینا - افسوس اور حسرت کرنا -
گھوڑے کو چلانا۔ ملاطغرا ؎
بیا تا برخشِ طرب ہے کنیم ۔ سمند غم و ہمرا پے کنیم ۔
علی حزیں اسانی ؎
مرا رساند بکوے تو ہمچو باد صبا
بشوق خویش دریں راہ بس کہ ہے کردم
ہے کلمہ تنبیہ بھی ہے ۔

ص۴۴ ہا - کلمہ تنبیہ ہے جو کسی چیز کے دفعتہً سامنے آجانے یا
بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کے موقعہ پر بولتے ہیں ۔
راہ افتادن - چل پڑنا ۔
فکری - فکرمند سمجھو فکری . . . سے آئی ؟ فکرمند سے معلوم
ہوتے ہو ؟
دہن لق - دھوکے اور فریب کی باتیں کرنے والا - بکواسی - لق .
فریب - دھوکا - خراب اور گندہ انڈا ۔ (برہان)
حرفِ مفت زن - یاوہ گو - بکواسی ۔
بلوک - علاقہ - ضلع ۔
پہ - حرف انبساط ہے - جو فرط لذت یا خوشی میں زبان پر آتا ہے
مگر یہاں طنزاً بولا گیا ۔
گشنگی - عوام لوگ گرسنگی کو بگاڑ کر گشنگی کہتے ہیں ؎
شاعر و رتال و مرغ خانگی
ہر سہ تا گہ مضطر نشد از گشنگی

صـ۴۴ سبق اطعمہ سے
صبا بہ گلشن گیپا گر رت گذار افتد
بجو پاچہ کہ بوئے بہ گشنگان آمی
دشخوار۔ (دشخوار) بمعنی دشوار مشکل (برہان)

صـ۴۵ لاچار شدہ ام۔ مجبور ہو گیا ہوں ٭
بے پولی۔ یائے مصدری ہے (بے پول شدن)
مفلس ہونا مفلسی ٭
عروسی کند۔ اس کے پہلے کاف بیانیہ محذوف ہے۔
گریخته گریزاند (خود بھی) بھاگ گیا (اور لڑکی کو بھی)
بھگا لے گیا ٭ واو عاطفہ محذوف ہے۔ اور یہ
حذف عام ہے ٭
بکردنم ... آمدہ است۔ میں مجبور ہوں میرے ذمہ ہے ٭
آہ۔ اوہ۔ یہ کلمے افسوس۔ رنج اور بیتابی کے موقعہ پر
بولے جاتے ہیں ٭
خوب آوازہ الخ۔ بات تو خوب کہتے ہو۔ طنزاً تکرار کی کا
کر بولتے ہو ٭
آوازہ خواندن۔ گانا ٭

صـ۴۶ دو آتشہ در۔ اس سے دو چند ٭
حالیش کنم۔ (اورا حالی کنم) حالی کردن۔ اطلاع
دینا جتانا ٭
پیدا کردن۔ تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا ٭

صـ۴۷ بنہ ـ بوتہ ـ درخت ـ جھاڑی +
قشنگ ـ خوبصورت و خوشنما ـ ترکی لفظ ہے +
پیدائش نیست ـ اس کا پتہ نہیں +
ـــ کجے ہم واـے البیتم ـ
خیر ـ جس طرح یہ لفظ "اچھا" اور بہت اچھا کے لئے آتا ہے ـ
اسی طرح بسا اوقات نفی کی تاکید بھی کرتا ہے +
نیز بمعنی اجر ـ نفع فائدہ بولا جاتا ہے تحسین تاثیرے
چو گویمش کہ بگیرم دل از تو گوید خیر
خدا ش خیر دہا دآنکہ خیرے گوید
بلبی باز ... دوچار شد ـ دیکھئے ـ (نہیں معلوم) پھر کس دیوا
نے اور غافل از خدا سے جا بھڑا +
تابیدن ـ گمراہ کرنا ـ بھٹکانا + تابیدند ـ جنہوں نے اسے
بھٹکایا ـ
توے ـ اندرون چیزے +
سلمان ساوجی ـــ
چوں غنچہ بستہ ام سر دل را بصد گرہ
تا بوے را ز عشق نیا ید ز توے دل
دوستاق ـ قید خانہ ـ قید ـ مقید ـ محبوس +
مرزا معز فطرت ـــ
شدم دوستاق ترکے روز و شب در خانہ زینے
تبسم حقہ لعلے تغافل عشوہ آئینے

ص۴۷ دیگر... نمے شوم - دیکھے کسے بلند شدن کسی کا پیچھا کرنا، اس کے پیچھے نہ پڑونگی - اس کا خیال نہ کرونگی۔

مے نشیند زمین - زمین کے پہلے حرف جار "رو سے" یا "بر" محذوف ہے۔

پشت بونند - جملہ شرطیہ ہے - اور اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے۔

ص۴۸ آہ - (ہا) دیکھو نوٹ صفحہ ۴۴۔

رفیقہات - (رفیقہات) دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳۔

گوش بدہ - کان لگا کر توجہ سے سن۔

ص۴۹ جلو اسپ گرفتن - گھوڑے کی باگ پکڑ لینا - گھوڑے کو روکنا۔

حرف را بعد مگو - باتیں پھیر کر لینا - حرف بمعنی کلام - آج کل بہت مستعمل ہے۔ "پارۂ حرفے دو استم مگو منت"

دختر - اظہار محبت کیلئے لفظ دختر سے مخاطب کرتا ہے۔

اہلیت - متعلق بہ اہل - داہل - گھرانا، صحرانشینوں کا قبیلہ)

پول پیدا کن - روپیہ کمانے والا - حقارت سے خطاب کر کے کہا ہے۔ اس لئے مذکر صیغہ واحد غائب

بجائے و واحد حاضر) بولا ہے +
دست بہم گرفتہ۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے۔ خود بخود + ص۴۹
طوبی نے تکبیر تند۔ باقاعدہ نکاح نہیں کرتے +
بے حیا الخ۔ منادا ہے جس کا حرف ندا محذوف ہے
فکر رفتہ۔ بہ فکر رفتہ + ص۵۰
وہ۔ اسے کبھی تو بے صبری اور جلدی کے وقت بولتے
ہیں کبھی خبردار اور متنبہ کرنے یا دھمکانے کے موقعہ
بنشین زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
ایہہ۔ نفرت کا حرف ہے۔ جو بیزاری اور ناپسندیدگی
ظاہر کرتا ہے +
چینت۔ (چینت، چھینٹ۔ ولایتی چھپا ہوا کپڑا +
قدغن۔ (قدغن، ممانعت حکم امتناعی۔ تاکید +
تومان۔ ایک ایرانی طلائی سکہ ہے۔ جو ساڑھے سات ص۵۱
روپیہ کے برابر ہوتا ہے +
بہ اش۔ (با او) حرف با کے ساتھ ضمیر متصل کا لگانا محاورہ
جدید ہے +
صحبت۔ اختلاط۔ گفتگو + حاجی محمد جان قدسی ؎

بر سر پیمانۂ غم ہرگز آں صحبت نبود ؛
بود غم ہم بیش ازیں اما بدیں لذت نبود ؛

ناخوش۔ بیمار۔ علیل +
چہ چی۔ چہ چیز کا مخفف ہے۔ کیا؟

ص۵۱ | بچہ کاریں مے خوردہ۔ بکار خوردن۔ بکار آمدن۔ میرے کس مطلب کی ہے +
ہن ہن۔ ہن ہن کرنا۔ چبا چبا کر باتیں کرنا۔ تامّل سے گفتگو کرنا۔ ہانپنا +

ص۵۲ | قرض کردن۔ قرض لینا + سلیم سے

ایں ہمہ افغاں ندارد گر جفائے دیدۂ
سخت بے صبری سلیم اندکے تغافل قرض کن

خیبر۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۷ +
تاجیک۔ ترکوں اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کو تاجیک کہتے ہیں۔ اصل میں تاجیک وہ عربی نژاد قومیں ہیں۔ جو عرب کے علاوہ اور ممالک میں بود و باش رکھتی ہیں +
ارس۔ ایک دریا کا نام ہے۔ جو کوہستان قالیقلا سے نکلکر اردبیل کے پیچھے بہتا ہوا بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے۔ ایک سو پچاس فرسنگ لمبا اور جنوب سے شمال کو بہتا ہے۔ اس کا پانی بہت تیز ہے۔ اور سیلاب کے دنوں میں اسے عبور کرنا دشوار ہے +
قزاق۔ (کاسک) روسی فوج کے سپاہی +
بلدم۔ بلدہستم۔ واقف ہوں۔ جانتا ہوں +

ص۵۳ | گشنہ۔ گرسنہ۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۴ لفظ گشنگی +
دیگر چہ طور... ماند۔ پھر بھوکے کس طرح نہیں رہینگے ؟

چونکہ - جدید محاورے میں بمعنی "اگر" مستعمل ہوتا ہے +

نیست کہ نہ الخ - پھر مجھ سے زیادہ ذلیل اور کمینہ کوئی نہیں +

الآنہ - ابھی - اس وقت - عربی لفظ الآن کے بعد ہا ے تفنن لگائی گئی ہے +

پا شدن - اٹھنا - کھڑے ہونا +

درونت بجانم - درد تو بجان من باشد !

خجالت بگذار - تجمل کن +

دوام مے کنی - دوامے من مے کنی + یہ بھی روش - یا بام وغیرہ کی طرح ہے +

آے - حرف ندا ہے - جس میں زور سے پکارنے کیلئے اشباع کیا گیا ہے +

ننہ - ننہ من - ماں کو پیار سے ننہ کہتے ہیں - بعض وقت ماں بھی بچے کو پیار میں "ننہ جان" کہتی ہے +

دانا لیست - چلے جاؤ - بالکل دفع ہو +

حرفت را برگردان - اگر نہ الخ - اپنے لفظ بدل لو - ایسا کہو ورنہ الخ -

بغل گرفتہ - در بغل گرفتہ - حرف جار محذوف ہے +

شب خاطرم آمد - اس میں حرف جار محذوف ہے + رات کو مجھے یاد آیا +

گاو گلبا - چرواہا + گاو گل - گلۂ گاؤ و جانوران دیگر مثل شتر وغیرہ +

ص ۵۵ | اول صبح . . . میشود اول صبح کا وگلہا وغیرہ - وچارے
مشود *

لنگہ - جوڑے وار چیز کے ہر حصہ کو کہتے ہیں *

لنگہ کفش - جوتی کے جوڑے کا ایک پاؤں *

بہ چرم - بہ جہیم سا بگڑا ہوا ہے * تاریکیست . . . بچرم -

ہنوز شب تاریکیست نمے توانم بجہیم *

بات - دیکھو فرہنگ صفحہ ۳۴ لفظ بروش *

ص ۵۶ | قدک - رنگدار سوتی کپڑا * مرزا طاہر وحید ے

بزیر چرخ زبر کوب قد دشمن تو

بود برنگ قدک در دکان نچۂ د قاق

کرپاس - سفید رنگ کا کپڑا * سیفی ے

تا عاشق روے مہ کرپاس فروشم

شد چاک مرا پیرہن صبر چہ پوشم

شلہ - لٹھے وغیرہ کی قسم کا کپڑا *

نیم فرے - یائے وحدت ہے *

نے دماغ - غمگین - غصہ سے بھرا ہوا - جلا بھنا *

بازار - منڈی - بیوپار - لین دین - معاملہ - تجارت *

میر صیدی ے

ز لب ہست سودے کہ ز پالش نبود در دنبال

بارے بندم ازاں شہر کہ بازارے نیست

جربادقانی ے

۵ فتنہ بازارے بخشش داشت پرسیدم کہ چیست
گفت آشوبے برائے روز محشر کے خرم

بدہ بستان - لین دین - خرید و فروخت - داد و ستد ؎

سنگ بہر - وہ شخص جس کا ہات کنا ہو - کہتے کا بچہ ؎
گالی ہے ؎

دستش الخ - یعنے دستش سنگین بود - و آں کنایہ از
نحوست است ؎

قلعہ - اردگرد کے دیہاتی لوگ شہر تفلس کو قلعہ کہتے ہیں ؎

توب - کپڑے کا دھان جو عموماً چالیس گز کا ہوتا ہے ؎
ملا طغرا ساقی کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

زیر از بیت صد کدو کشتہ داغ
کہ شد توب اطلس نصیب ایاغ

منات - ملک روس کا ایک سکہ ہے - جو تین شاہی ایرانی
کے برابر ہوتا ہے - روبل ؎

قرآن بخورد - قرآن کی قسم کھائی - قرآن فرو خوردن و مصحف
خوردن بھی مستعمل ہے ؎ ملا شانی تکلو ؎

شانی بہ ترک عشق تو سوگندہے خورد
باور مکن اگر ہمہ قرآن ہے خورد

۵ ناشور - کور الشا - شور عام لوگ شو کی بجائے استعمال
کرتے ہیں - مثلاً مردہ شور بجائے مردہ شو ہے ؎

خبر - حکم نفی - یعنے نہ یا نہ (دیکھو نوٹ صفحہ ۷۴) ؎

صے۵ | ابوی۔ غلط العام ہے (میرا باپ) یہاں مؤذن بوجہ اپنی جہالت
کے "تیرے باپ" کے معنی میں استعمال کرتا ہے +
میخواہی چہ کنی۔ چہ مے خواہی کہ مے کنی۔ جدید محاورہ
میں یہ ترکیب عام +
عباسی۔ ایک تانبے کا قلیل قیمت سکہ ہے۔ جو شاہ عباس
نے مروج کیا تھا +
دیوانہ ئی کہ۔ جدید محاورے میں لفظ کہ تنبیہ کے موقعہ پر
تاکید اور خبردار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے +
(یعنی تو دیوانہ تو نہیں ہو گیا؟) +

۵۸ | بہ پدرمن۔ ب۔ بمعنے برائے +
مردکہ۔ ک تصغیر برائے حقارت ہے +
سرخود۔ آپ ہی آپ۔ خود بخود +
نگفتہ باشی جملہ شرطیہ ہے۔ حرف شرط محذوف ہے +
ہم نخلے ندارد۔ کچھ پرواہ نہیں۔ کیا مضائقہ +
شما را مے گفت۔ تمہارے متعلق ہی کہتا تھا +
مشتبہ شدن۔ غلطی کھانا۔ دھوکا کھانا +
پیدایش کن۔ اسے ڈھونڈ لے۔ اس کی تلاش کرلے +
شاہی۔ تانبے کا سکہ ہوتا ہے۔ جو قران (صاحب قران)
کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔
دشت کردن۔ صبح کو پہلا نقد سودا بیچنا۔ بوہنی کرنا جب
صبح کسی دوکاندار سے ادھار سودا مانگا جائے تو

۵۸ وہ کہتا ہے "ہنوز وحشت نہ کردہ ام" اور جب بوہنی کرلیتا ہے۔ تو بیسیوں کو دانتوں کہتا ہے "وحشت از دست حلال زادہ" میر نجات ؎

رنگین نہ گشتہ دامن صحرا از خون ما
وحشتے نہ کردہ است بہار از جنون ما

محسن تاثیر ؎

در محبت فیہ دل بردن فراوان است بس
ہست گر وحشتے درین سودا بیابان است بس

ترا بخدا الخ۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ دو دکان کے سامنے نہ کھڑے ہو۔

۵۹ چپوق۔ (چپوق) چرٹ۔ پایپ۔
قلیان۔ (قلیان) حقہ۔ محسن تاثیر ؎

پر ز دست خویش چوں غلیان کدورت می کنم
ہمہ را کز ناز خود دود دلے خالی کنم

حاضر ہے یعنی تیار۔ حاضر جواب "میں کئی انہی معنوں میں ہے۔ چاق ہے کنم۔ تازہ کر دیتا ہوں۔ تیار کر دیتا ہوں۔ چاق تر د تازہ صحیح وتندرست۔ ملا طغرا ؎

شود ز حاصل خود ہر کسے دماغش چاق

ایضاً ؎

ز بوئے خامہ نرگس دماغ من چاق است
شکستن دل من ہم چو گل بہ اوراق است

صـ۵۹ | ہاں کہ خوب الخ - یہاں کاف حرف شرط ہے +
قلعہ پیغام کردم - بہ قلعہ پیغام کردم - قلعہ کے لئے دیکھو نوٹ
صفحہ ۵۵ +

غلام بچہ شما - حاجی انکسار سے اپنے بیٹے کو "غلام بچہ شما" سے تعبیر کرتا ہے - گویا حاجی خود ان کا غلام ہے +

زواکنید - فرمائش کرو +

جور - قسم - طرح + احمد چہ جور پسرے بود +

پیچ حساب - کسی حساب - ہر دو کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
دو دکان ہیچ کسے

قماش - قماش اول بمعنے جنس و سرمایہ - قماش دوم بمعنے وضع - طرز - ساخت +

ازیں سر الخ - ادھر لایا - اور اُدھر خرید کے لے گئے +

صـ۶۰ | تدارک دیدن - انتظام کرنا +
چہ چیز است - یہ کیسا نیک کام ہے - کتنا مفید ہے - خیر تو ہے؟

جواب کردن - انکار کرنا + کمال اسماعیل سے
آساں بود سوال چنیں را جواب کرد

چہ طور آدمی - چہ طور آدم ہستی؟ آجکل آدم بمعنی انسان اکثر بولتے ہیں - مثلاً احمد آدم خوبے است +

برہم - خفہ - برہم +

صـ۶۱ | ایں چہ - داری کاف بیانیہ محذوف ہے +

صاا جواب کہ نکردم ۔ کاف تاکیدی معنوں میں ہے ۔ انکار تو نہیں کیا +
ہفت و ہشت دہ ۔ ہفدہ و ہشدہ +
اینکہ فائدہ ندارد ۔ اس سے تو کچھ کام نہیں نکلتا +
غلبیان دیگر ۔ محلہ کا ایک اور دور +
ہمہ اش الخ ۔ اش کا مرجع تنہا کو ہے +
تکان دادن ۔ ہلانا ۔ جھاڑنا +
نتوانستہ بفروشی ۔ نتوانستہ کہ بفروشی + کاف بیانیہ محذوف ہے +
یک عالم الخ ۔ بہت نقصان اٹھا رہا ہے +
در سر پانزدہ روز برسانیم ۔ پندرھویں دن تمہیں سو ۱۰۰ منات کا فائدہ پہنچا دیں +
صـ۱۲ بیرون باں مے کنی ۔ مارا بیروں مے کنی ۔ محاورہ جدید +
پایئں ۔ نیچے + حرف جر ہے زیر کے معنوں میں آجکل عام طور پر استعمال کرتے ہیں +
بدرک ۔ بدرکِ جہنم ۔ (یعنی آج کی بکری بھی فضول اور برباد ہی گئی) +
اگر نہ الخ ۔ صد تومان سے پہلے "خواہ" یا "اگر" محذوف ہے ۔ برو پدر گفتم کا مقولہ ہے +
خبیر برساں ۔ خبیر رسانندہ ۔ برساں ۔ صیغہ امر حاضر از رسانیدن ، اسم اور امر ملکر اسم فاعل ترکیبی ہے +

ص ۶۲ خیر رساں - فائدہ پہنچانے والا۔
قرش - دو قروش، ترکی سکہ ہے۔ جو اڑھائی آنے کے برابر ہوتا ہے۔

ص ۶۳ بزن بہادر - دلیر، من چلا۔
مرغ پرے اندازد - (خوف سے) پرندے کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں۔ پرندے بھی سہم جاتے ہیں۔
تا - یہاں بمعنی "ازاں کہ"۔
رواج - بمعنی مروج استعمال کیا گیا ہے۔
ذرعے یک عباسی - ایک عباسی فی گز۔ عباسی کے لئے دیکھو نوٹ صفحہ ۵۷۔
چار گروانکہ - مولانا آزاد مرحوم ایک جگہ گروانکہ کا وزن ۸۰ مثقال لکھتے ہیں۔
نمے گذارد واٹے - زمین پر پڑنے نہیں دیتے۔ فوراً خرید لیتے ہیں۔
گمرکخانہ - چونگی خانہ۔ وہ دفتر جہاں مال درآمد پر محصول لیا جاتا ہے۔

ص ۶۴ ہرگاہ - کلمہ شرط ہے بمعنی اگر۔
ماہے دو ہفتہ - مہینے میں دو بار۔
مے ترکد - ترکیدن و ترقیدن - پھٹنا، شق ہونا۔

زمین ترکید و پیدا شد سبزہ

مجلس استنطاق - باز پرس کی مجلس - مراد کچہری - عدالت
سشن - جوری +

زنہ - کلمہ تنبیہ ہے +

گرد رد - رو رفتن سے حاصل مصدر ہے +

جز اینکہ تشنہ ایخ - سوائے اس کے تمہاری آنکھوں اور
منہ پچھر بیٹھ میں نہیں اور کچھ آمدنی نہیں +

روستا - روستے تو +

واسطہ - واسطہ کو لگا ہوا ہے - اور ہرا سے کے معنی
تنہا ہے +

سر وردان - علم ہونا - واقفیت ہونا +

دزد منزد - چور چکار - منزد تابع مہمل ہے +

پونزدہ - پانزدہ - پندرہ - ۱۵ - عوام الناس اکثر الف کا
امالہ واو سے کر لیتے ہیں - جیسے قربانست سے قربونست +

پونش - ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے - یہاں بمعنے پرسکا
ہے - مطلب کم قیمت چیز کو بھی پونش کہتے ہیں +

دعواے - دیکھو صفحہ +

صد الخ - تشبیہ بلیغ ہے - اگر صد الخ +

بے روی بیانی - بروی و بیانی - حرف عطف محذوف ہے +

یا الله الخ - کہ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے +

ص۶۵ رشادت - معنے جرأت - دلیری - خوبی +

نفرے - فی کس - ہر ایک آدمی کو +

صد تومان الخ - جملہ شرطیہ ہے - اور حرف شرط محذوف +

صد تومان پنج تومان - پانچ فیصدی - سو تومان پر پانچ

پانچ تومان

ص۶۶ طرف شب - رات کے وقت - طرف بمعنے وقت - و

ہنگام - (بہار عجم) +

بے وقت نیاید - دیر سے نہ آنا +

رشوختہ - وہ شخص جس کا باپ (آتش جہنم میں) جلنے

والا ہو - دوزخی کا بیٹا +

سوداگری الخ جملہ شرطیہ - اگر حرف محذوف ہے +

چہ خاک بر سر بریزم - رنج اور رسوائی کی حالت میں حسرتا

اور افسوس سے کہتا ہے کہ میں اپنے سر میں

خاک ڈالوں؟ +

ہیچ کارے - ایسا کام الخ کی طرف

اشارہ ہے +

ضرر ... بیارم - خسارہ پورا کر دوں +

غصہ مرگ - صد شادی مرگ +

درب - دروازہ ڈھکنا +

سوا سوا - برابر - ترتیب سے علیحدہ علیحدہ +

در زیر بینیا - سی اتنا دیں +

ص ۹۵

مے خواہی چہ کنی۔ چہ مے خواہی بکنی ❖

دزدی کہ الخ۔ کوئی چوری ہے جو مجھ سے چھپانے ہو؟

یک ہیچ چیزے۔ کچھ ایسی ہی بات ہے ❖

مگر۔ حرف استفہام ہے ❖

چارۂ سر خود مے کنم۔ میں اپنا انتظام کروں۔ گر تکاذ بان مذکورہ بالا فقرے کو اصلی معنوں میں "میں اپنے سر کا علاج کروں" لیتی ہے اور پوچھتی ہے کہ تمہارے سر کو کیا تکلیف ہے۔ جس کا علاج میں نہیں کرنے دیتی ❖

دیگر مے خواہی چہ بشود۔ دغصے کی حالت میں کہتا ہے۔ کہ تیری نحوست سے جو مصیبت آنی تھی۔ وہ تو آچکی۔ اب تو کیا چاہتی ہے کہ وہ ہو جائے ❖

گلوم۔ گلویم } دیکھو نوٹ صفحہ ۳۴ لفظ روش ❖
گلوت۔ گلویت

قاب۔ اصل میں تو گول رکابی یا پلیٹ کو کہتے ہیں۔ مگر اس جگہ ٹھیکریوں کے وہ گول گول ٹکڑے مراد ہیں۔ جو بچے گھر گھر کے بہت سے جمع کر لیتے ہیں۔ یا کعب کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ ڈبیا ہم قاب سیدہ رسگرٹ کیں

جمع کنند۔ اس فاعل بچہ ہا جمع ہے۔ مگر فعل واحد استعمال ہوا ہے ❖

صد سال الخ۔ جملہ شرطیہ ہے یعنی اگر صد سال الخ ❖

ص۲۶ ہمراہش۔ ضمیر کا مرجع پڑل ہے ÷

ص۲۷ زنکہ تصغیر زن۔ حقارت کے لئے ÷

تخمتاں الخ۔ تمہاری نسل جل جاوے ÷ تخم۔ بیج۔ بچہ
انڈا ÷

سے شو۔ چلی جا۔ دور ہو ÷ دیکھو فرہنگ صفحہ ۳۴ ÷

سکولی۔ ایران میں ایک آوارہ گرد گروہ ہے جس کی
عورتیں عموماً بدچلن ہوتی ہیں۔ بے حیا اور بدکار عورت
(دراصل میں کابلی کا بگاڑ ہوا ہے) ÷

گور سیاہ۔ تاریک قبر جس میں روشنی نہ آتی ہے۔ مسلمانوں کا
عقیدہ ہے کہ نیک کردار لوگوں کی قبروں میں روشنی
ہوگی ÷

راہ عزرائیل بند شود الخ۔ خدا کرے کہ عزرائیل کو دنیا
میں آنا نصیب نہ ہو۔ کہ اس نے تجھ جیسے خسیس
کو اب تک زندہ چھوڑ رکھا ہے وغیرہ ÷

خوشی۔ خود بخود ہنسی ÷

ایں ہیچ نباشد۔ نباشد شرطیہ ہے۔ اور کچھ نہیں تو ÷

ص۲۹ خانہ تو۔ در خانہ تو۔ حرف ظرفیت محذوف ہے ÷

حاضری۔ حاضر ہستی۔ حاضر بمعنی تیار۔ دیکھو نوٹ صفحہ ۱۱۵ ÷

سوا کردن۔ نکالنا۔ علیحدہ کرنا ÷

مے سپارم دست ناں۔ بدست ناں مے سپارم۔

صـ ۵۹ تمہارے سپرد کر دوں گا +
آں طور - اسی طرح +
باشد - یونہی سہی +

صـ ۶۰ نوکرہ - تصغیر نوکر +
آدم ناشناسے - یائے تنکیر ہے - کوئی ناواقف آدمی +
زہرہ ترک شدن - بہت وحشت زدہ اور خوفزدہ ہونا +
ذرع ذرع کن - گزوں سے ناپنے والا - بزاز -
دوکاندار +
جا آوردن - خیال کرنا - جاننا +
ترسو - محاورہ جدید میں ترساں کے معنوں [illegible]
کرتے ہیں +
بے جہت - بے وجہ +
مال بگیرہا - مال گیر - مال کو پکڑنے والا +
ناقولا - بدمعاش - شریر +
اسپ پالانی - باربرداری کا ٹٹو جس پر پالان چڑھا ہو +
الاغ - گدھا -
تو ہم چہ مے دانی ایں - تمہیں کیا معلوم - تم کہو گے کہ [illegible]
یہ گداگر فقیر ہے +
لخت کردن - کپڑے اتار دینا - حسب حال متاع [illegible]
لینا +

ص ۱۷ ورہر.. باشند - خواہ کسی لباس میں ہی کیوں نہ ہو۔
توبہ دادن - توبہ کرانا ۔ کمال اسماعیل ؎

پارہ را از لب ساغر بدہاں آب آورد
وبجرے رانمے وقتل چرا توبہ دہد ا

گردہ یا بو - برگردہ یابو - ٹٹو کی پیٹھ پر۔
تذکرہ - پروانہ راہداری - غیر علاقے میں جانے کے لئے اپنی حکومت کی اجازت کا پروانہ - پاسپورٹ یا پاسپورٹ۔

ص ۲۷ سالیاں - ایک شہر کا نام ہے۔
بلیط - فرانسیسی بلیت ٹکٹ - پروانہ - راہداری۔
کوتاہ... - ... بیہت تازیانہ۔
وعدہ... - معلوم ہوتا ہے کہ نوکر نے حاجی کے ساتھ کسی خاص مدت کے لئے ملازمت کا معاہدہ کیا ہوا تھا۔
مواجب - نوکروں کی ماہواری تنخواہ - تنخواہ آجکل مال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔
منکہ ہمچی روم - کا فقرہ تاکید ہے - میں تو نہیں جاؤں گا۔
ہر چہ شکم ہست الخ - جتنا تمہارے پیٹ میں آسکتا ہے - کھانے کو دیں گے۔
یک توپ الخ - فی کس ایک تھان چھینٹ کا بھی تمہیں دیں گے۔

ص۴۲ | با ہمہ الخ - جملہ شرطیہ ہے۔
"تماشہ مے کنم - ونگرے کنم تلاش یعنی نگرداں بان"
ظہوری ؎

باہمہ حاجت ہست دارم تلاشے
کہ خود را آں طرہ محکم بہ بندم

باشد الخ - اچھا یونہی ہو - اگر یہ بھی کرو تو بھی اچھا ہے۔
غنیمت ہے۔

خانستاں - خانہ تاں - خانہ شما۔
شوہرک - تصغیر شوہر۔
کارے بسرش بباید - جملہ شرطیہ ہے - اگر اس پر کوئی
مصیبت آئے تو الخ۔

بچہ ہا ہم بچہ ہا ہیم۔
ص۴۳ | غژ غژ - اصل ترکی میں قژ قژ ہے - پانی کے چلنے
کی آواز کی نقل

میہ - بادل - کہر - (برہان)
عمے شود گذشت گزشتن نخے شود - پار ہو جانا
ممکن ہے۔
ہاے و ہو - شور و غوغا۔
بار ہا - اسباب کی گٹھڑیاں۔
ص۴۴ | قاچاقچی - مال ممنوعہ کی تجارت کرنے والا - قاچاق مال
ممنوعہ - قاچاق چیز کو بھی کہتے ہیں۔

ص۳۳

ہر کس کہ ہست خواہد۔ خواہ کوئی ہو +

وتنہا اند الخ۔ قزاق سب چلے جاتے ہیں +

سکندری خوردن۔ گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنا +

داد زدن۔ فریاد کرنا۔ شور کرنا +

آ۔ حرف ندبہ ہے +

ہرا۔ ۔ آواز مہیب مانند سباع و وحوش۔ یا یہ لفظ ہرا ہے۔ اور اسکے بعد حاجی کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ شاید برائے خدا کہنا چاہتا تھا +

کود۔ کہر اثیق +

ابا م۔ ہائے من میرا باپ +

بچہ ورو دت الخ۔ تمہاری کمر درد کی دوا ہے۔ انہیں اسکا شکر ہے +

جفنگ گفتن۔ بیہودہ بکواس کرنا +

ص۳۴

ہے بردم۔ مرا ہے بردہ +

دل تنگ۔ غمگین ملول +

یکدفعہ ریزند ۔ ۔ ۔ کنارہ بکشیم۔ قزاق ہم پر ایک دم ٹوٹ پڑیں گے۔ اور ذلیل کرینگے + ہم کو دریا کے کنارے سے جلد علیحدہ ہو جانا چاہیے + دہ پنجابی کے موقع پر جو ضرب و جملے بولے جاتے ہیں۔ اس کو مترجم نے کس خوبی سے دکھایا ہے +

ارامنہ۔ ارمنی کی جمع ہے +

ص۵ شیرم — شیر ہیں میرے شیر۔ حوصلہ بڑھانے کے لئے اس
کو شیر کہتا ہے۔
ہر وقت گفتم — جو بھی میں کہوں۔

ص۶ بخش — حصہ۔
اہل ولایت — صاحب — شوشا: آخر اہل وطن ہیں۔
نفریں باد ابرا — ہمیں بدنام نہ کریں برا نہ کہیں۔
خدمت دیوان — سرکاری نوکری۔

ص۸ مرحبا — باشد خیال آلا توجہ کرو۔
بگو تو بمیری قسم کھاؤ — اپنی زندگی کی قسم کھاؤ۔ کہو —
داگر نبود [illegible] ہو تو خدا کرے میں مر جاؤں۔
مرتو — تیرے سر کی قسم۔ [illegible] قسم محذوف ہے۔
لوری — صحرا نشینوں کا ایک آوارہ گرد گروہ ہے۔
پیچ ... نمی خواہد — مڑنا اور [illegible] کرنا ضروری نہیں۔ کوئی
خطرے کی بات نہیں۔
یک صفحہ — الٹی [illegible] ہو کر ایک قطار میں۔
پہ — حرف انبساط ہے — یہاں [illegible] تحقیر کے استعمال
کیا گیا ہے۔

ص۹ قرشمال — ڈوم — [illegible] کے ساتھ ہوتے ہیں۔
ایک گالی ہے۔

ص ۷۸ قراسورن ۔ فوجی گارد جو ڈاک کے ساتھ ہوتی ہے ۔ وہ
فوجی سپاہی جو راستہ کی حفاظت کے لئے متعین ہوتے
ہیں ۔ محسن تاثیر ۔

آخر آں چہرہ قراسورن خدا لیا ہدشد
تبسمہ خال تو رہ قافلہ می زند

راہ دار ۔ محافظ ۔
مے خواہی الخ ۔ مے خواہی کہ الخ ۔ کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے
مار کر کتوں کی خوراک بناؤں ۔
ہار شدن ۔ دیوانہ ہونا ۔ سر پھرنا ۔
آموختہ شدہ ۔ سیکھے ہوئے ۔ اسم مفعول ہے یہ استعمال
محاورہ جدید میں عام ہے ۔
وقت نخواہم کرد ۔ تراوا نخواہم کرد ۔ ول کردن ۔ چھوڑ
دینا ۔
تا ایکشید ابنٹ اگر مارا ایکبند ۔ تبادلہ شرطیہ ہے ۔ اور حروف
شرط محذوف ہے ۔

ص ۷۹ بچم ۔ بچہ من ۔
قاچاقچی لغ ۔ مال ممنوعہ کی خرید و فروخت کرنے والے
تو اس طرح نہیں ہوتے ۔ فاعل واحد کے لئے فعل
جمع استعمال ہوا ہے ۔
سیاہی ۔ دور سے کسی چیز کا دھندلا سا نظر آنا جس
سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ چیز کیا ہے ۔ جیسے پنجابی

صفحہ ۷۹
ب، ابرا، کہتے ہیں۔
اجابتی۔ تابع مہمل ہے۔
شتر دیدی ندیدی۔ اونٹ دیکھا نہ دیکھا۔
ضرب المثل ہے۔

صفحہ ۸۰
باپے شدن۔ کسی کا تعاقب کرنا۔ پیچھا کرنا۔
از حوصلہ در رفتہ۔ عاجز ہو کر۔ جھلا کر۔
ہم۔ حرف ظرفیت محذوف ہے۔
ارواح پدرم۔ روح کی بجائے ارواح کا استعمال
ہوا ہے۔ (عامی)
بروز دادن۔ ظاہر کرنا۔ بتانا۔
بشنوم۔ اس کے پہلے حرف عاطفہ محذوف ہے۔
خود بدانید۔ اب تم جانو۔ (اور تمہارا کام)۔
رو بروے الخ۔ کیا ہم ایک دوسرے کے سامنے نہ
ہونگے۔
دروغگی۔ جھوٹ موٹ۔

صفحہ ۸۱
بادروت }
شاہسوند } قبائل کے نام ہیں۔
معاملۂ ما سر نگرفت۔ ہمارا سودا نہ ہو
سکا۔

صـ۸۱ بال ـ بازو +
چہ لازم کردہ ایخ۔ انہیں کیا ضرورت پڑی ـ ۔۔ کہ ایخ +

صـ۸۲ ازیں قبیل ـ ایسے۔ ان جیسے +
نادرست ـ بدمعاش ـ بدروش +
قارقا بازار ـ ایک قصبہ کا نام ہے +
جمعہ بازار ـ وہ بازار جو جمعہ کے دن لگتا ہے +
آں طرف تر ـ ذرا ادھر ـ صفت کے علاوہ ۔۔۔ کلمات
کے ساتھ علامت تفضیل کو استعمال کرنا ۔۔ وغیرہ
جدید ہے +
مزاق ـ تابع مہمل ہے +
برخوردم ـ برخوردم ـ برخوردن ـ دوچار ہونا ـ ملنا ـ ملاقات کرنا ۔
صائب ـــہ

از تو تا دوریم از ما دورے گرد حیات
با تو چوں برے خوریم از زندگی برے رویم

صـ۸۳ اگر می شد ـ کاش کہ یہی ہوتا +
درہ خوناشین ـ کوہستان قفقاز میں ایک درہ ہے +
روئے الاغ ـ گدھے پر سوار +
چاہ انبار ـ گھتے ـ وہ گڑھے جو غلہ کی حفاظت کے لئے
کھودتے ہیں +

ص ۸۳ تاپو - غلہ رکھنے کا کھتہ - پنجابی - کوٹھی ۔
محال دبزاق - علاقہ وبزاق (جو ایک شہر کا نام بھی ہے) ۔

ص ۸۴ بے خود - اکیلا - تن تنہا ۔
رو - طنز آ کہا گیا ہے ۔
دست و پا زدن - کوشش و سعی کرنا ۔ سعید اشرف ۔

براے پردہ پوشی کسی چہ دست و پا زند اشرف
با پوستے کہ از عصا شے خود باشد گوا آنجا

نہفت - باید کہ شفقتی ہمت نہ ہار بو - گھبرا کر دل نہ چھوڑ بو - اپنی جگہ سے نہ ہلیو ۔
جلوہ گرفتن - سامنے اور رو کر کر آرش سے ہو جانا ۔
این ورہ بمانند - ور بین ورہ بمانند ۔ حرف جبا محذوف ہے ۔
تا چشم شاں کور شود - جب تک کہ انکی آنکھیں اندھی نہ ہو جاویں یعنی وہ مر نہ جاویں ۔
پیہم شدہ - ٹھٹکا ہوا - دیکھو نوٹ صفحہ ۔

ص ۸۵ سر محو زبان باشمار اے زخم یا تشنیہ کے لئے ہے ۔
دیگر یا الہ ابیغ - کہ تاکید کے لئے ہے - اب ہم نے تمہارے خلاف تو کوئی بات کی نہیں ہے ۔ (دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۶)
راستش را بگو - سچ سچ بات کہو ۔

ص۵۸ طوغ - ایک جگہ کا نام ہے - وہاں کے باشندوں کو
طوغی کہتے ہیں
دروکردن - فصل کاٹنا
دردِ مال - بھاری کٹائی
مے روم خانہ ہاں بہ خانۂ ماسے رویم
مرا نمے پیچانید - مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو - میرے
خیال کو پیدا ہونا چاہتے ہو
کہ چہ - یعنی چہ - اس کا مطلب کیا ہے ؟
شل و کول - شل - دست و پائے فالج زدہ

ص۵۹ واس - وراثتی
ایں - منا رالیہ محذوف ہے
بنجہ سرم نمے شود - میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا
سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا
باج بدہ - باج دہ - باج گذار - محصول ادا کرنے والے
توجیہ بدہ - توجیہ دہ - توجیہ - مالیہ محصول زرع
بیگار - بے اجرت کام کرنا
حول و حوش - گرد و نواح
کسے گفتہ باشد الخ - اگر کسے گفتہ باشد تو شنیدہ باشی
قورہ شش - قرش ایک عثمانی سکہ ہے

ص۸۷ پیشہ ما نباشد۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور حرف شرط اگر محذوف۔

گیر آمدن - حاصل شدن۔

مے خواہید... باور کنم - مے خواہیہ کہ ایں۔

مات ماندہ ام - حیران ماندہ ام۔

ص۸۸ ایں راہ... شد - یہ راستہ تمہارا ہی سہی - آجکل مال عموماً حرف اضافت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

"مال فرانسہ" فرانس کا۔

ہرگز - نفی کی تاکید کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔

خوب... کردہ اید - طنزاً کہتا ہے۔

حساب... مے کنی - خیال مے کنی حساب بمعنے خیال۔

ملا ہاتفی ؎

بمردن کن امروز آسان حساب
کہ فردا تو انیش گفتن جواب

خانہ مردم خراب کن - لوگوں کے گھر لوٹنے والا۔

چوب دار - پھانسی۔

ص۸۹ بیک پول نمے ارزد - بے قیمت ہے۔ فضول ہے۔

از یراق... بدوید - اپنے ہتھیار ڈال دو۔

بُرندہ - کاٹنے والا ہتھیار۔

ص ۸۹ | آتش کردن - انگریزی فعل "فائر" کا ترجمہ ہے - بندوق وغیرہ کا چلانا۔ یہ محاورہ پہلے مطلق آگ لگانے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ سلمان ؎

ز آب رز و ز مجلس باغ آتشے کن کین زماں
شاخ عریان است و سرما برنتابد بیش ازیں

خود بداں - تمہاری مرضی۔

غلط خوردن - بمعنے غلطیدن لپٹ جانا۔ گر پڑنا - عموماً غلط زدن آتا ہے - خوردن کا استعمال یہاں غلط ہے دیکھو بہار عجم (غلط)

ص ۹۰ | بدو - دویدن سے امر حاضر ہے۔

ہے - کلمہ تنبیہ ہے۔

ہوہ - حقارت آمیز کلمہ تعجب ہے۔

جار - ترکی لفظ ہے بمعنے دستہ - نادر شاہ کی فوج میں ایک دستہ کا نام "جارچی" تھا۔ جس کا کام بادشاہ کے احکام کو فوجوں میں اعلان کرنا تھا - (بہار)۔

دہشتیم - بدہ تیم - گھبراہٹ اور پریشانی میں دال حذف کر دی گئی ہے۔

ص ۹۱ | ہو ورا او... گیرید - مطابق قواعد گیرید ہونا چاہیئے تھا لیکن محاورۂ جدید میں یہ عام ہے۔

ص۹۱ | مقصر - تصور دار +

ص۹۲ | جانہ (ٹھوڑی) زدن - بکواس کرنا - فضول گفتگو کرنا - جانہ بے جا زدن بھی آتا ہے + محسن تاثیر ؎

واعظ این سنت تحت الحنک دانی چیست

جانہ بندی است کہ ہر جانہ بے جانہ زنی +

رفیقہانت را بگو - اپنے ساتھیوں کا پتہ دے +

دزدان ارامنۂ اکلیس - وہ چور جنہوں نے اکلیس کے ارمینوں کو لوٹا ہے - اکلیس ایک شہر کا نام ہے جس میں ارمنی بستے ہیں - اور ریشم کی تجارت میں مشہور ہیں +

ازم - از من - جار کے ساتھ ضمیر متصل کا استعمال محاورہ جدید میں عام ہے +

آنہا کیست - دیکھو ضمیر جمع کے لئے "کلمہ ربط" (قائم مقام فعل) واحد آیا ہے +

دروگر - کسان - کھیت کاٹنے والے +

ص۹۳ | دست این الخ - دست کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

وانمود مے کردند - وانمودند - ظاہر کردند +

التماس التجا - واو عاطفہ محذوف ہے +

ہمیں حالا - ابھی - اسی وقت - فوراً +

ص ۹۳ سر در بردن - سمجھنا، معلوم کرنا +
ہر سہ تا شش - تینوں کی "ش" کا مرجع حاجی وزرا عین طوخ ہے +

ص ۹۴ از سر مو تا نوک ناخن پا - از سر تا پا - من وعن - کچا چٹھا +
دف و دائرہ - دف و چنبر +
خواندن - گانا +

ص ۹۵ گردش - گردیدن سے حاصل مصدر ہے - یہاں معنے آوارہ گردی - بے راہ روی - اور لوٹ مار استعمال ہوا ہے +
دست بیفتی .... بگیرندت - تو سرکاری افسروں کے ہاتھ میں پڑ جائے - اور وہ تمہیں گرفتار کر لیں +
من بعد - اس کے بعد +
دزدی مردی - چوری چکاری - مردی تابع مہمل ہے +
چنداں نقلے ہم ندارد - اتنا مشکل و اہم کام نہیں کہ تو بھی رضا سے اجازت نہ دیوے +
دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۸ لفظ ہم نقلے ندارد +
مایہ - راس المال - اصل و مادہ کہ چیزے (بہار عجم) +
قیمت - حصہ +

صـ۹۵ گوش مے دادم نمے رفتم - حرف عاطفہ محذوف ہے۔
گوش مے دادم و نمے رفتم +

صـ۹۶ تنبیہ وارد - جرم کی بات ہے +
راستش - در راستش این است) سچی بات تو یہ ہے +
ماچ کردن - چومنا - بوسہ لینا - ماچیدن بھی آتا ہے +
فوقی یزدی سے فوقیا مے ماچمت لبہا کہ غیر از تو کرا
درمرخرف نشاء صاف حقیقت دادہ اند
قربانت برم - قربانت بروم - دیکھو نوٹ صفحہ ۹۰ +
تو کار ندانشتہ باش - تم اس کی پرواہ نہ کرو - تم اس بارے
میں کچھ نہ کرو +
بگوید الخ - بگوید و الخ +
احتیاط کردن - ڈرنا - فکر کرنا +
برات - برائے تو +
سیہ روز - ماتمی و مصیبت زدہ + ابوطالب کلیم سے
چشمت غم آں زلف سیہ روز ندارد
از ماتم ہمسایہ دریں خانہ خبر نیست
منکہ - کاف تاکید کے لئے ہے +

صـ۹۸ کدام دہ گذر کردہ - کسی گاؤں میں کسی کام کے لئے رک گیا ہوگا +
محصل - تحصیلدار - مالیہ و ٹیکس وصول کرنے والا افسر جو

عموماً سخت گیر واقع ہوتا ہے ۔
سر ما...... نیارے ہمارا مغز نہ کھپا ۔
دو ۔ تا دور ۔ گردا گرد ۔

ص۹۹ تخفیف تنبیہ خود الخ ۔ اپنے جرم کی تخفیف کے لئے بہتر ہے
کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ بتا دیوے ۔

ص۱۰۰ کاغذ رضامندی ۔ خوشنودی مزاج کا پروانہ ۔ سرٹیفکیٹ ۔
مدال ۔ میڈل ۔ تمغہ ۔
سرتیپ ۔ کپتان ۔
برات ۔ حصہ ۔ تنخواہ ۔ وہ چٹھی جو خزانچی وگودامی کے نام روپے
وغیرہ دینے کے واسطے لکھی جائے ۔ بل ۔
شہادت نامہ ۔ سرٹیفکیٹ ۔ سند ۔
درین دفتر نفوس ۔ مردم شماری کے رجسٹر میں ۔
حال...... پامال ۔ اب یہ شخص میری شرافت کو بٹہ لگانا
چاہتا ہے ۔ پامال کرنا چاہتا ہے ۔
بالمرہ ۔ فوراً ۔ دفعتاً ۔

ص۱۰۱ ازما کہ گذشتہ اند ۔ ہمیں چھوڑ کر ۔

ص۱۰۲ شراکہ ۔ کاف تاکید کے لئے ہے ۔

ص ۱۰۱ لنگ کردن - ٹھیرنا - قیام کرنا - لنگ جائے مقام
کردن در سفر ۔ صائب سے

اشکم بہ سر کوئے تو پیوستہ روان ہست
ایں قافلہ روز جز لنگ ندارد

لیکن یہاں متعدی معنوں میں ہے ۔ یعنی ٹھیرانا - روکنا ۔
قربون سرت - قربان سرت - سوقی لہجہ ہے ۔

ص ۱۰۳ سرک خانہ - چونگی خانہ - حاجی اپنی خدمات کا اظہار کرتا ہے -
کہ سکتا ہے کہ میں پنجاہ تومان ہر سال چونگی کا محصول
ادا کرتا ہوں - گویا حکومت پر یہ احسان کرتا ہوں ۔
ہے الخ طنزاً کہا گیا ہے ۔
ہے بادشاہ - یہ بات بھی سنجا لنگ طنزاً کہتا ہے ۔

ص ۱۰۵ قربون سرت - دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰۲ ۔
سر بارے رسیدہ ۔
سر اسب براسب ۔

ص ۱۰۶ گیرآمدن - سپے اجانا ۔
بفرست - ایہ ورند - بفرست کہ الخ ۔
خجالت کشیدن - خجالت بمعنے شرم و حیا غلط العام
ہے - صحیح خجلت ہے (سارہ) فارسی میں کشیدن کے ساتھ بھی

ص ۱۰۶ | مستعمل ہے، مرزا صائب ؎

اگرچہ سرو دارا از ازل منشور رعنائی
بجائے خود خجالت میکشد از نخل بالایش

خواجہ سلمان ؎

اگر چنیں نرگس مست تو ببیند در خواب
چہ خجالت کہ کشد نرگس مخمور از تو

بسر خودت ۔ تیرے سر کی قسم +

ص ۱۰۷ | گیر آوردن ۔ حاصل کردن +
قول ۔ وعدہ + قول دادن ۔ وعدہ کرنا +
سر پادشاہ تصدق کن ۔ بادشاہ کے سر کا صدقہ +

ص ۱۰۸ | کاغذ مے دہم ۔ ضمانت مے دہم + کاغذ ۔ ضمانت نامہ ۔ تمسک +
بالا ۔ حکام بالا ۔ افسران بالادست +
زاکون ۔ روسی لفظ بمعنے قاعدہ و ضابطہ قوانین +
روے پا ۔ برپا ۔ پاؤں پر ۔ روے، بمعنی "بر" ۔ محاورۂ جدید ہے +
شمارا دعا الخ ۔ برائے شما دعا الخ +

ص ۱۰۹ | عالم نرسیدنے میسر م ۔ حرف شرط محذوف ہے ۔ اگر عالم

ص۱۰۹ | نمے رسد مے میرم +
مے خواہی بمیر الخ - خواہ مرو خواہ زندہ رہو +

ص۱۱۰ | فرمان بردن - حکم ماننا +
صداقت اندیش - خیر اندیش - خیر خواہ +
ازو خوب متوجہ مے شوی - اس کی طرف اچھی طرح خیال رکھنا +
نمے گذارم الخ - نمے گذارم کہ الخ - فعل حال بمعنے فعل مستقبل ہے +

ص۱۱۱ | دَلہ - مکار - حیلہ گر - عیار - منافق - چور - اچکا +
بے غرضگی - بے انتظامی +

تمام شد

مطبوعات دوکان
شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مطالب الغالب	سے/	فرہنگ حاجی بابا	عہ/۸	بگڑے دل	۸/	شکوہ ہند	۲/
اردوئے معلی	عہ/۸	موازنۂ انیس و دبیر	سے/	ظفر کی موت	۴/	مسدس حالی	۸/
نقش بدیع	عہ/	ترجمہ عروض سیفی	۶/	تذکرہ دولت شاہ سمرقندی	عہ/۸	زہر عشق	۴/
چہار مقالہ	۱۲/	رباعیات ابو المعانی مع فرہنگ	عہ/	شعر العجم حصہ اول	سے/	لمعات اوج	۶/
ناٹک ساگر	عہ/۸	خلاصہ سیر المتاخرین	۸/	" دوم	عہ/۸	مرد حسین	۱۲/
ترجمہ فتاویٰ عالمگیری	۶/	چہار مقالہ مع مقدمہ	۱۲/	" سوم	عہ/۸	حکیم نباتات	۴/
" وزیر خان لنکران	۴/	تاریخ لاہور	عہ/	" چہارم	عہ/۸	یوسف شاہ بلج	عہ/
تحفۃ الاحرار جامی	۸/	حیات جاوید	للعہ/	" پنجم	عہ/	انتخاب مخزن دوم	عہ/
وزیر خان لنکران معہ فرہنگ	۴/	گیتان جلی	عہ/	درۂ نادرہ	للعہ/	" " سوم	عہ/
ترجمہ حکیم نباتات	۶/	رباعیات عمر خیام	۶/	پیام مشرق	پے/	دیوان میر درد	۶/
رقعات عالمگیری	۳/	اخلاق ناصری	عہ/۸	اسرار و رموز	عہ/۸	قصائد ذوق	۶/
سیر المتاخرین		گلدستہ محسن	۶/	طلوع اسلام	۴/	مقالات	عہ/۸
ناشتہ جوانی	عہ/۸	اخلاق جلالی	عہ/۸	فریاد امت	۱۳/	تکبر العروض	۶/
قصائد عرفی	۱۰/	مقدمہ حالی	عہ/۸	نالۂ یتیم	۴/	المامون	عہ/۸
قطعات	۴/	حاجی بابا اصفہانی	سے/	چپ کی داد	۴/	الفاروق	عہ/۸

ملنے کا پتہ — شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

ہو چکی ہے۔ جس کا جاننا بہت ضروری اور لازمی ہے۔

بنابریں مرزا جعفر قراجہ داغی کی تمثیل سرگزشت مرد خسیس شایع کی جاتی ہے جو اغراض بالا کو بہت حد تک پورا کرتی ہے۔ ایران میں فن تمثیل کی ابتدا و ترقی کے متعلق ایک مبسوط مقالہ بھی اس کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے اور آخر میں جدید الرواج الفاظ و محاورات کی تشریح بھی صفحہ وار کر دی گئی ہے۔

انگریزی ڈراموں کے تتبع میں "سرگزشت" کا مختصر خلاصہ اور اشخاص تمثیل کے سیر و خصائل بھی لکھے گئے ہیں۔

امید ہے کہ یہ کتاب طلبۂ فارسی کے لئے بہت دلچسپ اور مفید ثابت ہوگی۔

(گورنمنٹ کالج لاہور۔ یکم دسمبر ۱۹۱۹ء)

فضل حق

۲۳۳ج

۸۹۱۵۵۲

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.